۶۱

عنایت اللہ خان المشرقی

بانیِ خاکسار تحریک

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ

پھر اے مسلمانو! ہم نے ان کے بعد تمہیں بادشاہ بنایا کہ دیکھیں تم کیا کرتے ہو

جلد ۲ نمبر ۳۴
قیمت فی پرچہ ڈیڑھ آنہ
حروف ... شاہ علی کاتب جالندھری لکھا

درناں وہ سینی ہیں

سے کرے کہ علاج خواہ کچھ بھی ہو،

۔۔۔ حکیم یا ڈاکٹر کے پاس اس مرض

بندھ پھر تندرست ہو جاؤ۔ پھر لا قدور بھی

ہے کہ اس میں پھر عمل اور پھر ایکشن پیدا کر دیا جائے

ہے، یہی اس کے زوال کی علامت ہے لیکن

۔۔۔ یہ ہے کہ اس قوم میں عمل فعل حرکت

واز مات پھر جمع کر دیئے جائیں۔ پس اگر حقیقت

لیے کسی نسخے یا علاج بلکہ کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہیں تو قوم کا مرض

قوم مریض ہو کر علاج اور حکیم کی تلاش میں ہاتھ پاؤں ڈھیلے مار رہی

ہے، مرض کے ماتھے پر لکھا ہے۔ تم قوم کے ہر فرد میں ہمت

جسموں کی حرکت، جانوں کی حرکت، ارادوں کی

بشیر نقی

۔۔۔ اکیول ضروری ہے

الساری کی ۔۔۔ چند لفظوں میں یہ ہے کہ ہم اس وقت ہر جگہ جسموں اور

۔۔۔ حرکت سے کر رہے ہیں گھٹنوں سے درد نکال رہے ہیں جوڑوں میں

۔۔۔ رہے ہیں، ۔۔۔ بیٹوں کے ارادے ۔۔۔ کر رہے ہیں حرکت اور

۔۔۔ طاقت اور غلبۂ حکومت اور یاد شاہت ۔۔۔ مقابلہ اور جنگ کا ۔۔۔ پیدا

اور ۔۔۔ دے رہے ہیں جس کے بغیر کسی قوم میں ۔۔۔ ترقی بھی محال

۔۔۔ اگر تم از کم ۔۔۔ تو کیونکر ہو، اگر تمہارے ۔۔۔ پر چلنے کے قابل

۔۔۔ کی ۔۔۔ نہیں سکتے، چار قدم چل کر ہانپنے لگتے ہیں، حقوں اور

۔۔۔ مردوں اور مجنونوں کے گرد اگر دھنڈ دھالوں اور میٹنگ تو شی کے حلقوں میں

آرام ۔۔۔ اور ۔۔۔ میں انجمنوں اور مجلسوں میں تقریروں اور ریزولیوشنوں

۔۔۔ اور ڈھیبوں کی نسلوں میں مبتلا بیٹھے ہیں تو تم آ ۔۔۔

۔۔۔ مسلمان ۔۔۔ دنیا کے مسلمان ایک ۔۔۔ تو جیرا ایک جھونپڑی

۔۔۔ کسی دشمن کے ایک ۔۔۔ کا ۔۔۔ کس طرح ۔۔۔

۔۔۔ کافر قوم ۔۔۔ کی ۔۔۔ وقت

درا تحاد ۔۔۔

کا غالب آنا محال ہے کہ جب تک قوم میں ہاتھ پاؤں کی حرکت اور اتحاد پیدا

ہے کم از کم اصولاً درست ہے۔ یہ دونوں باتیں ہر قومی رہنما کے سامنے

ہوتی ہیں اور وہ انہی کی بنیاد پر اپنی عمارت کی پہلی اینٹ رکھتا ہے یا پیرو

ان کے خواب دیکھتا ہے، حرکت اور اتحاد سے جنگی قوت پیدا کرنے کی سعی کرتا

ہے، وہ تجویزیں ڈھونڈتا ہے جس سے مقابلے کی طاقت پیدا ہو جائے۔ لیکن کسی

تجویز کا اصولاً اور بطور نظریے کے درست ہونا ایک شے ہے اور اس کا عملاً اور

اندر سے نتیجہ درست ہونا بالکل دوسری شے ہے۔ "خاکسار تحریک" عملاً اور نتیجۃً

درست اس لئے ہے کہ اس کی پیدا کی ہوئی حرکت اور اس کا پیدا کیا ہوا اتحاد

دونوں طاقت، قوت، غلبہ، حکومت، اقتدار شاہت کی طرف سیدھے سے سیدھا

اور چھوٹے سے چھوٹا راستہ ہے۔ اس رستے میں کجی اور ٹیڑھا پن نام کو نہیں،

جس ۔۔۔ کے حاصل کرنے کی آرزو میں مسلمانوں بلکہ ہندوؤں کی ہزاروں انجمنیں اور

مجلسیں تمام عمر کوشش کرتے کرتے مٹ گئیں، جس مجاہدانہ طاقت کی خواہش میں کئی

گول میز اور ۔۔۔ طریقے ایجاد ہوئے اور چل نہ سکے، جس جنگی قوت کے ارمان میں

درد مندوں سے آہیں اور شاعروں سے نوحے پر نوحے نکلتے رہے، وہ مجاہدانہ طاقت

وہ مقابلے کی جنگی قوت یہ تحریک براہ راست ہر خاکسار میں پہلے دن سے اور

بے خوف و خطر پیدا کر رہی ہے! اس کا ایک ایک قاعدہ اور ایک ایک عمل جنگی اور فوجی

اصول ہے، جنگ کے قواعد سکھا رہا ہے، مقابلے کی طاقت پیدا کر رہا ہے،

نظم و نسق کا پہلا اور آخری سبق دے رہا ہے، مطیع ہو کر رہنے کے ڈھنگ بتا رہا

ہے، سردار بننے نہیں، حکومت کرنے کے طریقے بتا رہا ہے، خاکسار سپاہی ایک

نمائشی اور دکھاوے کا سپاہی نہیں بلکہ اور فوجی سپاہی ہے! خاکسار کے

سردار نہیں، فوجی اور جنگی سردار ہے! خاکساروں کی صف صرف کھلونوں کی قطار

نہیں جو خوبصورت لباس پہن کر سجے گئے ہیں، وہ سپاہیوں اور مجاہدوں

سرفروشوں اور جانبازوں کی صف ہے! یہ سب اس لئے کہ ہم نے تیرہ سو برس

کی بھول اور کئی سو برس کی خطاؤں کے بعد پھر اپنے سچے اور اصلی، پھر قطعی اور خدائی

ہاں آخری محمدؐ کے آخری اسلام کو پھر پا لیا ہے، فاروق اعظم اور خالد بن ولید

کے اس دین کو پھر سمجھا ہے جو بارہ برس میں چھتیس ہزار شہر اور قلعے فتح کیا کرتا

تھا، جس میں ۔۔۔ نمازیں اور تیس روزے ۔۔۔ سپاہی اور

خوبصورت لمبی داڑھی کی تعمیر [illegible] سر پر [illegible] ان کے [illegible] میں اور [illegible] نے آخر بھی [illegible] سکین [illegible] مذہب کا [illegible] تنہا [illegible] بادشاہ [illegible] بنا تھا، خدا کے [illegible] بنائی ہوا [illegible] بنا معلوم غلامی اور عاجزی نہ تھی، ذلت اور شکست نہ تھی [illegible] ایک دوسرے کے ساتھ لڑنا تھا [illegible] اور [illegible] فرقہ بندیاں نہ تھیں، علیحدہ علیحدہ قبلے نہ تھے پرستش نہ تھی، فرقہ بندی نہ تھی، شریعت نہ تھا، صرف ایک خدا کی عبادت تھی۔ خاکسار تحریک اسی اصلی دین کی طرف ایک راستہ اور وہ صراط مستقیم ہے۔

خاکسار تحریک اور مذہب اسلام کا احیا

[illegible] ہم [illegible] کوئی [illegible] شیر [illegible] بیٹھ [illegible] کوئی [illegible] ہے [illegible] مذہب کا [illegible] فلاح [illegible] ہے [illegible] دوزخ [illegible] بہشت [illegible] کے سامنے [illegible] جا بجا [illegible] عمل کرو اور جہاد [illegible] مسلمان [illegible] عمل [illegible] حالت میں [illegible] کر [illegible] خود حکومت کر [illegible] اسلام [illegible] کام کرنے والوں [illegible] کام [illegible] ایک [illegible] سپاہی [illegible] مذہب کا معاملہ ہے [illegible] مذہب کا [illegible] آخری رسول [illegible] لایا تھا [illegible] رسول [illegible] ہوگا [illegible] جس کے متعلق الملک تمام دنیا [illegible] اللہ [illegible] مذہب اور صرف [illegible] آخرت کی [illegible] دائمی جنت [illegible] ابدی دوزخ کا [illegible] سوال [illegible] ضعف [illegible]

خاکسار تحریک اور حکومت وقت

ہم نے صاف اور علی الاعلان حکومت وقت سے کہہ دیا ہے کہ ہم قانون کے اندر رہیں گے، تمہاری سیاست میں دخل نہ دیں گے، تم چھیڑو گے تو ہم نہ چھیڑیں گے، لیکن ہمارا مذہب، ہمارا دین، ہمارا اسلام، ہمارا ایمان سپاہی بنانا ہے، دنیا کو زیر نگین [illegible] ہے، انبیائے مرصوص یعنی سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح مضبوط اور جڑا ہوا رہنا ہے، خالد، طارق، محمود غزنوی [illegible] سرور کائنات اور ختم رسل کے [illegible] نقوش اور پیروں کے عمل کی پیروی کرنا ہے، اگر یہ ذکر یں تو ہم مسلمان نہیں رہ سکتے۔ تم انگریز قرآن اور حدیث دیکھو، اسلامی تاریخ پڑھو، اسلام کے کارناموں کا مطالعہ کرو، تم تو ابھی کل بادشاہ ہے ہو، ہم سال [illegible] سے بادشاہ بن کر نکلے تھے، بادشاہت ہمارا مذہب ہے، اور تم نے مذہب میں مداخلت نہ کرنے کا عہد کیا ہوا ہے! بس ہم اپنے مذہب پر چل رہے ہیں اور تمہیں نہیں چھیڑتے۔ آخرت کی بہتری کی خاطر ہم نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے! روز قیامت کا ڈر ہے! تم اگر اس مذہب کو پسند نہیں کرتے تو پہلے قرآن، حدیث، تیرہ سو برس کی تاریخ اور مسلمان کے خون کو دنیا سے مٹا دو، ہم خود بخود اپنا مذہب چھوڑ دیں گے۔ مسجد کے ملاؤں اور قل اعوذیوں، مکار پیشواؤں اور خود غرض رہنماؤں کا پیش کیا ہوا اسلام ہم اس لیے نہیں مانتے کہ اس کی سند قرآن، حدیث، روایت اور تاریخ میں کہیں نہیں، وہ مصلحت بینی اور بزدلی کا اسلام ہے، خدا کو دھوکہ اور نفس سے مکر کا اسلام ہے! نفس سے مکر ہو سکتا ہے خدا کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ ہمارا مذہب وہ مذہب ہے جو دن میں تو شیر اور قلعے فتح کیا کرتا تھا، جس پر خدا کا آخری رسول تئیس برس تک خود چل کر دکھا گیا، جس کا نشان فطرت گواہ ہے! ہاں وہ مذہب ہے جس کے ایک چھوٹے سے حصہ پر چل کر تم انگریز دنیا جہان کے بادشاہ بنے بیٹھے ہو، مسجد میں بیٹھے ہوئے غریب مولویوں اور بیاسی [illegible] کھانے والے

کہا ہے [illegible] اسلام کیا ہے؟

(۶۱)

خاکسار تحریک کا مقصد اور مذہب

پس دو لفظوں میں [illegible] آخری مقصد [illegible] بعد پھر خدا اور اسلام کے سپاہی [illegible] سپاہی بنانا ہے [illegible] مسلمان کو [illegible] سپاہی بنانا ہے [illegible] عاجزی [illegible] محنت کا ہتھیار [illegible] سپاہی بنانا ہے [illegible] کر کے خدا اور اسلام کے [illegible] سپاہی [illegible] خدا کی [illegible] ہے! [illegible] اگر [illegible] ایمان [illegible] مذہب [illegible] مسلمان [illegible] دوزخ کے [illegible] اسلام کو [illegible] اسلام ہے جس کا [illegible] آخری [illegible] مسلمانوں کے [illegible]

ملاؤں اور مولویوں کی مذہب اسلام سے ناواقفیت

[illegible] اسلام [illegible] رہنماؤں [illegible] اسلام [illegible] ہے [illegible] مذہب [illegible] روایت [illegible] تاریخ کو سامنے رکھیں جو صد [illegible] اسلام کو [illegible] ہے! اسلام [illegible] ہے خدا کا [illegible] آسمان سے [illegible] مجتہد مجدد کا [illegible] مذہب [illegible] لوگوں کی کمائی ہوئی روٹیاں ہضم کرنے والوں کا مذہب نہیں، [illegible] کا مذہب نہیں، مذہب اسلام تاریخ کے ایک ایک ورق پر صاف لکھا ہے جس کی مرضی ہو تاریخ پڑھ کر دیکھ لے، ہم خاکسار [illegible] تاریخی اسلام کو زندہ کر رہے ہیں، اسی تاریخی اسلام پر عملاً چلنے کے [illegible] مولوی [illegible] پس خوردہ [illegible] بدبودار [illegible] میں کھانا کھا کر [illegible] مسجد کے [illegible] بدبودار [illegible] چھپا بیٹھا ہے [illegible] سے بھری ہوئی مسواک سے دانت صاف کرنے کا دعویٰ کرتا ہے [illegible] بدبودار پسینے میں لتھڑے ہوئے اور [illegible] کپڑوں کو پہن کر [illegible] سردیوں میں غسل نہ کرنے [illegible] پاکیزہ اور مقدس [illegible] سمجھتا ہے [illegible] گھر میں پھینک کر [illegible] عالم کی گستاخ [illegible] خیال [illegible] گھر کو [illegible] شرم و حیا نہیں کرتا [illegible] ہندوستان میں دیا سے سب سے [illegible] اپنے جسم کی گندگی کو پانی سے صاف نہیں کرتا، [illegible] مذہب کے بہانے [illegible] طرح اپنی شرمگاہ کو [illegible] لوگوں کو دکھاتا پھرتا ہے، جس [illegible] مولوی نے تاریخ کا ایک صفحہ [illegible] نہیں پڑھا، جو اس علم تاریخ [illegible] مطالعے سے [illegible] کرتا ہے جس کی ایجاد کا فخر اسلام کو ہے، جس کو قرآن حکیم کی ایک آیت کا [illegible] معلوم نہیں، جو اس کو طوطے کی طرح رٹ رٹ کر اور [illegible] کی طرح [illegible] کر کے [illegible] اور عالم بنا بیٹھا ہے، جس کو یہ معلوم نہیں [illegible] کس طرح [illegible] میں پکڑتے ہیں، بندوق کی شکل کیا ہوتی ہے، تیر کمان [illegible] کس طرح [illegible] ہے، دہلی سے غزنی کدھر کو ہے، [illegible] دمشق کس [illegible] کا نام ہے اور کہاں ہے، [illegible] کیا ہے اور اس میں کس کی حکومت ہے [illegible] مولوی اور [illegible] اس بات کا اہل رہ گیا ہے [illegible] طرز عمل کو سکھیں [illegible] کے [illegible] ہم کو بتایا تھا

اپنی حالت اور اپنا مجلس کیا اس سے سکیں؟ اپنا خدا سے معاملہ کیا اس نابکار کے سپرد کر دیں؟ اپنے روز آخرت اور اپنی سیاہ رو دن میں مرکی زندگی کا پٹہ کریم سے جاہل سے لیں؟ اس جاہل کے مانگے کی سیاہی اس کی کمائی ہوا کم علمی اس کی ذلت اور مسکنت اس کی وا ماندگی اور سکون اس کی گندگی و بے چہرے سے بلند ہی ہیں کرتے اور کبھی بھی سر قوم کا سردار نہیں رہا۔ جو مسکین اپنا پیٹ بھی عزت سے نہیں سکتا اس کو کیا پڑی کہ ساتھ کر [illegible] اس کسی قوت اور عزت کی طلب رہے جس کے لپٹنے گرد اگر دس آدمیوں کا جمگھٹا نہیں رہا وہ ایک پوری قوم کی بہبود کی کیا جوندبیر کرے گا؟ وہ صرف زندہ گر کچھ کھا تو یہ کہ یاسی گرہ سے کھا لیا گرو ملے کچھ۔ وہ چیتھڑوں میں رہنا سمجھا گا کہ بیٹھے بیٹھ کر رکھو دکھا دکھا کر سنا ہا کہ غریب ہو جاؤ دنیا پر لعنت مارو پیٹ بھرنے پر آئے گا حلوائے منہ چھوٹ وا اور وہ وغیرہ نہیں ہمارا مذہب ہمارے تیرہ سو برس کے عمل سے ظاہر ہے اور کوئی ملا کوئی مولوی کوئی طاقت کوئی حکومت اس ہمارے اصلی اور آخری مذہب کو بدل نہیں سکتی۔

خاکسار کا طریق عمل

ان تنزل سے وہ نہ ہم اور سیر ہ کر کہ خاکسار اس لئے کھڑے ہوئے ہیں کہ بیرستی [illegible] کو اس مذہب میں داخل کر دیں اب خدا اور محمد ابوالآیات کو سب دین، اس طریق عمل اس کے بیان پر پہلا زمانہ بیان پر عمل کر ہم انی برس کی بادشاہ رہے، ہماری دو دست رہی، ہماری آخرت بالغ یقینی ہی ہے ہم زمین کے دارث بن کر صالح رہے۔ ہم جنت کے حق دار ہیں بیشک ہی اس عملی دین میں داخل کرنے کا طریق ہمارے پاس ایک ہی ہے وہ یہ کہ ہر شخص سے عاجزی برتیں، اس کی منت کر کے اس کو اپنی ذات طرف اور اپنے عمل کی طرف متوجہ کریں، اس کو اپنے عقیدے پر مضبوطی سے جمے رکھ کر مسلمانوں کی اس ایک اور عام قطار میں شامل ہونے کی دعوت دیں، کسی کے ساتھ مذہبی و سیاسی بحث نہ کریں، جنہی اور افتراق کا طریقہ اختیار نہ کریں، ہر شخص سے نیک نیتی کریں، اس کے کام کی خاطر اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالیں۔ اس کی [illegible] سے کریں، اطاعت کی اجرت نہ لیں اس سے کچھ نہ لیں، اپنا عملی ظاہر کر کے اس کو عمل پر اکسائیں، سب مسلمانوں کو برابر سمجھیں، سب کی عزت کریں، خاموش رہیں، جو مسلمان جان بوجھ کر اور ہٹ دھرمی سے مخالفت کرے اس کا جواب نہ دیں، جو ہمیں برا کہے اس کو کچھ نہ کہیں، لیکن ساتھ ہی اگر کوئی بدنیت طاقت ہمارے خلوص کو سمجھ کر دنیا سے نیکی کو مٹانے کے در پے ہے تو ہم بھی اپنی بے پناہ طاقت سے اس کے وجود کو پاش پاش کر دیں۔ خاکساری کا یہ مذہب اگر ملا اور مولوی کو پسند خاطر نہیں اور وہ دل میں اس کو صحیح سمجھ کر اپنی خاص مصلحتوں کے ماتحت اس کا مخالف ہے تو پھر جان لو کہ ملا اور مولوی کی اب ہندوستان میں خیر نہیں۔ ہمیں اپنے مذہب کا قرآن اور حدیث سے براہ راست یقین ہو چکا ہے اس لئے ہم کسی اور مذہب کو اس ہندوستان میں چلنے نہیں دیں گے جس مولوی کو نیک نیتی سے اس میں شک ہے وہ ہم سے نیک نیتی سے جدا رہے اور جب تک سمجھ میں نہ آئے نہ داخل ہو لیکن قرآن پڑھ پڑھ کر اس مذہب کو نہ سمجھنا اور تجاہل عارفانہ کر کے ہمیں غلط کہنا اب کسی کو گوارا نہیں، رہا ہم ذلت کی اس حالت سے جو آج مسلمانوں کی ہے آگے نہیں جائیں گے یہیں ٹھہر کر اپنے پچھلے کرتوتوں کا جائزہ لیں گے، مولوی اور ملا سے مواخذہ کریں گے کہ تم نے ہمیں کیا غلط بنایا اور کیا غلط چلایا۔ لیکن اب جو قدم آگے بڑھائیں گے وہی ہوگا جس پر ہمارے قوم ہمارے نبی کے صحابہ کرام ہمارے مجاہد آبا و اجداد ہمارے بادشاہ باپ دادا ہمارے فاتح بزرگ بڑھے تھے اور جو کئی سو برس تک ان کا جو بھیں سمجھنے کا چلن اور دن رات کا مذہب رہا۔

ذاتی طور پر میرے نزدیک مذہب صرف اسلام پر عمل ہے یہی "عقیدہ" کے معنی ہیں یہی معنی ایمان کے ہیں میرے نزدیک اگر قرآن حکیم میں لکھا ہے کہ سچ بولو تو سچ بولنے والے ہی کا سچا ایمان اور سچا عقیدہ قرآن پر ہے جھوٹا شخص کبھی اس کا دعوے دار نہیں ہو سکتا لیکن اگر عقیدہ کی درستی اس کے علاوہ کوئی اور شے ہے تو ہم کہتے ہیں کہ ہر لحاظ اس تحریک میں داخل ہو کر اپنے اپنے عقیدے پر مضبوطی سے جمے رہے ہمیں آج نہ کل نہ دس برس کے بعد نہ کبھی اس کے عقیدوں کو چھیڑیں گے نہ ان کو کہیں گے کہ فلاں عقیدے کو یوں مانو اور یوں چھوڑ دو نہ عقیدے کے متعلق بحث کریں گے نہ سنی کو شیعہ ہونے کیلئے کہیں گے نہ شیعہ کو کہیں گے کہ تم اہل حدیث ہو جاؤ۔ ہم تمہارا معاملہ براہ راست خدا سے ہے کا خاکسار تحریک کو تمہارے ذاتی عقیدوں یا عقیدوں کی بنا پر فرقہ بندیوں سے کوئی سروکار نہیں!

تحریک میں شمولیت کی شرطیں

تحریک میں شامل ہونے کے لئے صرف خدا پر کامل یقین، ایک اور آخری نبی (محمد صلعم) کا دلی اقرار اور روز قیامت پر سچے ایمان کی ضرورت ہے۔ اس سے زیادہ مسلمانی ہم کو درکار نہیں ہمارے نزدیک قرون اولے کے مسلمان انہی تین چیزوں کو مضبوط پکڑ کر دنیا میں سر بلند ہو گئے تھے اور انہی تین پر عمل آج ہم پھر چاہتے ہیں۔ باقی چیزوں میں امت کے درمیان اختلاف اگر ہو سب تو پھولوں کے مختلف رنگوں کا اختلاف ہونا چاہیئے، اس کو فیصلے فساد بنا لینا ہمارے نزدیک قطعاً روا نہیں، یہی وجہ ہے کہ خاکسار تحریک میں سیاسی اختلافات کے متعلق بحث و جدال بھی منع ہے۔ ایک کانگرسی جو اپنے سیاسی اصول کے مطابق حکومت وقت سے برسر پیکار ہے ایک حکومت کے طرف دار کے دوش بدوش کھڑا ہو سکتا ہے۔ اپنے عقیدے پر مضبوطی سے جما رہ سکتا ہے۔ لیکن اس سیاست کو بزور کسی خاکسار سے منوا نہیں سکتا ہم سیاست اور مذہب کے متعلق تمام بحث و جدال سے اس لئے بے نیاز ہو چکے ہیں کہ اس قسم کی خانہ جنگی قومی کمزوری کا باعث ہے۔

خاکسار تحریک اور مخالف طاقتوں سے جنگ

لیکن اس تشریح کے بعد کہ ہماری غرض دین اسلام [illegible] خاکسار کس مذہب کو پھر ہندوستان میں رائج کرنے کیلئے کھڑے ہوئے ہیں اس امر کو کھول کر رکھ دینا لازمی ہے کہ ہماری جنگ کس سے ہے؟ ہم کس شے کو فنا کرنا اور کس کی بقا چاہتے ہیں؟ وہ کیا طاقتیں ہیں جو ہماری تعمیر کی راہ میں حائل ہیں؟ ہم کس کی تخریب کر کے اپنی آبادی چاہتے ہیں؟ کس رکاوٹ کو پاش پاش کر کے آگے بڑھنے کے در پے ہیں؟ کس شے کو آج سے اسلام میں چلنے دیں گے؟ کس کو لازماً ملیا میٹ کر دیں گے؟ ہم محض کے پیچھے اسلام تک کس طرح پھر پہنچ سکتے ہیں؟ بادشاہت اور حکومت [illegible] کسی انسان، کسی زمینی طاقت، کسی کثر قوت، کسی ماسوا اللہ زور کے آگے جھکنے کے لئے نہیں آیا۔ اس کا پہلا اور اولین مقصد بے شک خدمت خلق ہے، وہ بے شک ہر انسانی درد کے لئے دوا اور ہر جسمی زخم کے لئے مرہم ہے، نہیں وہ بلا لحاظ ملت و مذہب اور بے پاس رنگ و نسل ہر شخص، ہر انس، ہر جان، حتیٰ کہ ہر حیوان اور نباتات کا بے مزد نوکر ہے، لیکن بے مزد نوکری اور بے اجر خدمت ہی اس امر کی دلیل ہے کہ وہ کسی بڑے سے بڑے مخدوم کے آگے اپنی نظریں نیچی نہیں کر سکتا، بڑی سے بڑی مخلوق کے آگے سر جھکا نہیں سکتا، اس کی اجرت اور تنخواہ سب سے بڑے حاکم کائنات کے پاس ہے! وہ اسی کا نوکر اور اسی کا خاکسار ہے! انسان اور مخلوق کا خاکسار ہرگز نہیں!

خاکساری کا غلط مفہوم

نادر بین ہیں وہ لوگ جو خاکسار کو سطحی نظر سے دیکھ کر ہمیں کہتے ہیں کہ ہمیں! تم خاکسار ہو، توبہ توبہ لڑائی نہ کرو، ٹھہرو ٹھہرو اس سے نہ الجھو، خدا کیلئے جنگ نہ کرو، خاکسار ہو تو صحیح خاکساری کرو، ہر ایک کے آگے جھکو، ریشم کی طرح نرم ہو، مزے مزے سے کام کرو، نرم نرم ہاتھ پھیر کر قوم کو جگاؤ۔ اس طبقے سے نہ بگڑو، اس فریق کو نہ چھیڑو، خود غرض کارکنوں سے نہ الجھو، بگڑوں کے چھتوں کو نہ چھیڑو، بڑے بڑے ہیں تمہیں چمٹ جائیں گے، ان کو لگا رہنے دو، ان کیچڑوں پر پتھر نہ پھینکو چھینٹے پڑیں گے، اپنے کپڑے ہی خراب ہوں گے، ان سے بچ کر نکل جاؤ اور اپنی راہ لو! ہاں عنایت اللہ خاکساروں کا قائد ہے اس کو چاہیئے کہ سب سے بڑا خاکسار ہو کر رہے، سب سے زیادہ جھکے، سب مخلوق کو خدا بنائے، سب سے زیادہ بنا کر رکھے، پوری بناوٹ اور پوری منافقت کرے، ہر ایک سے مسکرائے، چھپتے گئے ہیں تو لگے رہنے دے، پھر پڑا ہے پڑا رہنے دے! دیکھو فلاں لیڈر کیا نرم ہے باتوں باتوں میں دل موہ لیتا ہے، فلاں کیا ستھرا ہے بات بات پر ہنسا دیتا ہے، فلاں کیا بھانڈ ہے تقریر سن کر پیٹ میں بل پڑ جاتے ہیں! فلاں کس حکمت عملی سے پہلو بچا کے بات کہہ دیتا ہے اور گراں نہیں گزرتا! ان کو کہہ دو کہ تم نے خاکسار اور خاکسار تحریک کو غلط سمجھا ہے! یہ کوئی نفس کو موٹا کرنے، شہرت اور عزت کو بڑھانے

اپنے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالنے، چندہ بطور کربلا ڈالنے، کباب کھانے، پکی گدی بنانے یا مستقل دکان چلانے کی مشین نہیں! ہم خاکسار اس لئے باہر نہیں نکلے کہ لوہار کے مشہور کتے کی طرح سرجی سے اپنا ہی خون مزے لے لے کر چاٹیں، قوم کے بدنما اسوروں پر سیدھی کا لیپ کر کرکے عبث چھپائیں اور یہ بات کریں کہ سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے، مرہم مرہم سر پر مالشیں کریں کہ آدمی بنیں رہتے، نوریاں دیں کہ موت کی نیند بڑھے قوم کو تھپکیاں دیں کہ جیب کاٹنے کا موقع ملتا رہے، بیلدار جوکھٹوں میں غزلیں لکھیں کہ جیب بھری رہے۔

صدر اسلام کی مخالف طاقتیں

ان کو کہہ دو کہ تیرہ سو چالیس برس کے بعد ہم جس بادشاہت اور عروج، جس غلبہ اور تمکن فی الارض، جس ہیبت اور جلال کے مشکل مذہب کی طرف مسلمان کو پھیرنے جانے کا عہد کر چکے ہیں، وہ تکلیف دہ مذہب ہے اور قوم کے نابکار حصوں پر وہ جراحی عمل ہے جو خدا کا سچا اور آخری رسول تئیس برس تک کر کے آپ دکھا اٹھا رہا، جس کی وجہ سے اس کے رستے میں دانوں کو کانٹے بچھائے گئے، ان کے جسم اطہر پر اوجھ اور گندگی پھینکی گئی، ان کے مقدس جسم کے دانت توڑ دیئے گئے، ان کے پاکیزہ چہرے پر خون کا دریا بہایا گیا، اسکے ساتھیوں کو تپتی ریت پر لٹا کر پیٹا گیا، اس کے دوستوں پر پتھر کی سلیں رکھ کر کھڑا کیا گیا! اسلام کے شہیدوں اور اسلام پر گواہی دینے والوں کے جگر چبائے گئے! اس کے جگر پاروں اور عزیزوں ... کو قتل کیا، اس کے نواسوں کو قتل کیا گیا!

خدا اور رسول خدا کی مخالفین سے جنگ

ہاں اس مذہب کو انسان کی صدہا برس کی بھول اور خطا کاری کے بعد پھر زندہ کرنے کے لئے آسمان سے جہنم کی آگ اور بجلی کی کڑک، موت کی چیخوں اور عذاب کی بجلیوں کے سے دشمنوں کے لئے نازل ہوئے، اس مذہب کے مخالفوں کے ماتھے کافر و فاسق، ظالم اور ناجر، مشرک اور منکر کے القابوں سے خود قرآن نے بھی سیر بھر کر داغے، خدائے پاک نے بدعملوں اور نابکاروں کو اپنی کتاب کے ہر صفحے پر دھڑلے سے کھول کھول کر کوسا، ان سے کھلے جنگ کا اعلان کیا کہ ان کی بیخ و بنیاد اکھاڑ دو، ان میں سے کوئی ایک فرد روئے زمین پر باقی نہ رہے! اس دین کو پھر حاصل کرنے کے لئے قبیلوں کے قبیلے کٹ مرے، ہزاروں دل اچھل اچھل کر حلق کو آئے، سرور عالم کا سر اتار کر لانے کے لئے سو سو اونٹوں کی شرطیں لگیں، ان کو غار میں پناہ لینی پڑی! کیا کئی سو برس کا مجوّزہ کھویا ہوا دین دلوں کو موہ موہ کر، مخالفوں کو ہنسا ہنسا کر، مسخروں کے تمسخر سے اور غزلوں اور گیتوں کو گا گا کر پھر حاصل ہو سکتا ہے! سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاموش اور عملی دونوں قسم کی جنگ سب سے پہلے اپنی قوم سے تھی، ان کے حرکت اور عمل پیدا کرنے والے مذہب کے منکروں سے تھی! آج خاکساروں کی پہلی جنگ بھی یہی نفس، اپنی ہی ملت اور اپنی ہی قوم سے ہے!

بے نیازانہ تقدم فتح کی دلیل ہے

ہم جب تک بھیڑوں کے چھینٹوں کو تیل سے بھرے ہوئے چیتھڑوں سے آگ لگا کر کیوں ندیں گے اور چھینٹوں کو اٹھا کر جگہ صاف نہ کریں گے گھر کے مالک دکھلا سکیں گے کہ ہم دہلی کے بانکے نہیں کہ کیچڑ کے خوف سے دامن سنبھالتے پھریں ہم سپاہی ہیں، سپاہی کا مذہب دنیا میں پھیلانے کے لئے آئے ہیں، ہم آہن پوش موٹروں اور فیل پیکر برق رفتار انجنوں کی طرح کیچڑ پر سے بے نیازانہ گزر کر کیچڑ کو اڑا دیں گے! کیچڑ کیا چھینٹے اڑانے گا، وہ تو خود کیچڑ ہے اور ناقابل توجہ ہے! سپاہی کی سپاہ گری اس میں ہے کہ اس کے چہرے پر دنیا جہاں کی گرد ہو، سر پر خاک بس رہی ہو، بار بار ان سے جنگ کی نشانیاں اس کے ماتھے پر ہوں، کیچڑ کے چھینٹے بے پرواہی سے پڑے ہوں لیکن عمل کی مقدس اور بے پناہ ہیکل چاپ، اور رکاوٹوں سے بے نیازی کی برق اس میں بھری ہو، وہ دہلی کا بانکا اور لکھنؤ کا "ملنگا" ہو تو ہو سپاہی اور فاتح ہرگز نہیں! خدا کے سب سے بڑے پیغامبر پر کیا کیا چھینٹے نہ پڑے؟ اس کو کاہن کہا گیا، جھوٹا اور بے معجزہ نبی، شاعر اور پاگل تک خطاب دیا گیا، ساحر کذاب، مفتری علی اللہ اور نہ جانے کیا کیا کہنے کے بول بولے گئے، اس کی پیاری اور چہیتی بیوی پر صاف صاف الزام لگایا گیا، خود اس کا بیٹا ملوث تھا۔ اس الزام کے لگانے میں غیرت اور حیا چھوڑ کر پیش پیش ... ہے!

اپنے اور قریبی رشتہ دار سانپ بن بن کر ڈستے رہے، ابولہب اور اس کی بیوی نے وہ دردناک تکلیفیں دیں کہ بالآخر آسمان کا عرش ہل گیا، جبرئیل کے ہاتھ روز قیامت تک لعنتیں اور قیامت کے دن گندھے ہوئے سن کا رسا اس کی گردن کے لئے بھیجنا پڑا، رسول خدا صلعم کی بیویاں امہات المومنین اور ازواج مطہرات ہو کر پاک اور معصوم خاوند کو تکلیفیں دیتی رہیں، آپس میں اور خاوند سے ناخوشگوار تعلقات رہے، بیویوں سے علیحدگی اور ایلا کرنے پڑے، آسمان سے آیتیں اتریں کہ اے دنیا اور دولت کی خواہشمند بیبیو! اگر دولت اور آرام چاہتی ہو تو آؤ ہمارا رسول تمہیں رخصت کر کے ایک دفعہ تمہارا قصہ ہی پاک کر دے! الغرض اس مقدس نبی کی مقدس زندگی پر کیا کیا چھینٹے نہ پڑے لیکن محمد صلعم سپاہی اور جرنیل تھے، عمامہ پوش مولوی اور ٹھنڈی سڑک کا جنٹلمین نہ تھا! سب سے بازی لے گیا! منکروں کی کمر توڑ گیا! رشتہ داروں سے پاک تر مان لیا! مطہر جیسا تند خو اور بڑی بہن کے منہ پر تھپڑ مارنے والا دشمن سب سے بڑا دوست بن گیا! ہاں تلوار کی نوک سے بازی لے گیا! منکرین سے جنگ کر کے جیت گیا! محمدؐ کے دین تک قوم کو پہنچانا کیا خالہ کا گھر ہے؟ کیا مسخروں کا شیوہ ہے؟ اگر رسول خدا کو یہ تکلیفیں ہوئیں تو کیا عنایت اللہ، لیڈر جو رسول خدا کے جوتے کی میل کے برابر پاکیزگی کا دعویٰ نہیں کر سکتا، جو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر اپنی برائیوں کو چھپاتا اور اپنی روسیاہیوں سے شرمندہ ہو ہو جاتا ہے، اگر اس پر قوم کو اس ازلی اور ابدی دین تک پہنچانے کے سلسلے میں کسی کیچڑ سے کچھ چھینٹے پڑیں یا وہ دربدر اور خاک بسر ہو جائے تو کیا مضائقہ ہے!

چنانچہ بیسیوں قیمتی جانیں، صدہا بیش قیمت عزتیں، ہزارہا عزیز جسم اس منزل تک قوم کو پھر پہنچانے کے لئے تیار نہ ہوں گے تو قوم کیونکر اس مقام محمود تک خود بخود پہنچ سکتی ہے؟

خاکسار تحریک ذاتی اغراض سے پاک ہے

الغرض خاکسار تحریک ہر مسلمان کو تکلیف دے کر جگانے کے لئے ظاہر ہوئی ہے، کوریاں اور تھپکیاں دینے، تیر اور ... کے لئے نہیں آئی! اس تحریک میں کسی شخص کے گھر کی روٹیوں، کسی کی بیوی کے زیوروں، کسی کے مکان کی اینٹوں اور جوتے کے تلوے کا حساب شامل نہیں۔ اس میں کسی مرد کے زنانہ نان و نفقہ، کسی شخص کے روزانہ لڈوؤں، کسی جنٹلمین کے کوٹ پتلون، کسی رضاکار کی ماہانہ ذاتی اجرتوں یا کسی قلم فروش کی روزانہ آمدنیوں کا سوال قطعاً نہیں! اس میں جو آتا ہے خدا اور مذہب کی خاطر اپنی جان کو تکلیف میں ڈالنے اور اپنی جان کا خرچ آپ برداشت کرنے کے لئے آتا ہے! اس کا منشا قرون اولیٰ کے عملی اور سپاہیانہ اسلام کو پھر زندہ کرنا ہے، اپنی جان اور اپنے مال سے خود جہاد کر کے قوم کو پھر غالب کرنا ہے، اس میں ہر عامل کو مسلسل جسمانی تکلیف اور بوقت ضرورت کچھ گرہ سے خرچ کرنا بھی ہے، لیکن کسی سے کچھ لینا اور کسی کو کچھ دینا نہیں! یہ وہ سچا اور بے غرض مذہب ہے جو قرون اولیٰ کے مسلمان کا تھا، اس کے سوا کوئی اسلام اسلام نہیں! اس میں بے غرض اور مخلص کے سوا کوئی آ سکتا نہیں، اس میں سب کو بے غرض اور مخلص بنا کر شامل کرنے کی سعی ہے اور اس مذہب کے خلاف کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں!

غرضمندوں کی طرف سے مخالفت اٹل ہے

لیکن غرضمند لوگوں کی طرف سے ضرور ہے کہ اس کی مخالفت اسی طرح پر ہو جس طرح کہ قرون اولیٰ میں ہوئی تھی، ضرور ہے کہ نفس پرست لوگ اس سے بگڑ بیٹھیں اور رکاوٹیں پیدا کریں۔ جب رسول خدا صلعم کا خلق عظیم اور رحمۃ للعالمین کا لطف و کرم اس مخالفت کو نہ روک سکا اور بالآخر تلوار تک نوبت پہنچ کر رہی تو ہم محض انسانوں کا ایک جگمگھٹا اس جنگ کو کیوں کر روک سکتا ہے؟ ہم جوں جوں زور آور اور طاقت کے مالک بنتے جائیں گے غرضمند اور حریص مسلمان اس منظر کو دیکھ نہ سکیں گے، جوں جوں بے غرض اور بے حرص لوگ متحد ہوں گے، غرضمند اور حریص لوگوں کی آمدنیاں کم ہوتی جائیں گی، غرض اور حرص کے بت ٹوٹتے جائیں گے اور غرض اور حرص کے پجاری اپنے لات و منات کو ٹوٹتے دیکھنا کیونکر گوارا کریں گے؟ وہ اب بھی پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ ایلو! عنایت اللہ تمہیں کفر و الحاد کی تعلیم دے رہا

نمبر ۵ مطبوعہ ۱۸ مئی ۱۹۳۵ء

ہے! ایلو تمہیں اکٹھا کر کے کسی دن نبوت کا دعوےٰ کر دے گا! ایلو! تمہارے آرام دہ اور باپ دادا کی طرف سے وراثت میں آئے ہوئے پیارے اور آسان مذہب کا ستیاناس کر دے گا! صحیح اسلام وہی ہے جس پر ہم آج چل رہے ہیں، صاف دیکھ لو کہ ہم "سیاست" میں خاکساروں سے کیا بڑھے ہوئے ہیں، قوم سے لاکھوں روپے چندہ جمع کرتے ہیں، ہزاروں کو جیل خانے بھیج دیتے ہیں، کیا پتے کے لاف اور ہاتھ مارتے ہیں، انگریزوں پر کیا آواز سے کستے ہیں، تعلیں کیا خوش الحانی سے پڑھتے ہیں، فقہ پر کیا تبحر کرتے ہیں، کیا مضامین اکبر پر بار شکست کھاتے ہیں وہاں اپنی غرض اور مسلمانوں کے دل کی بھڑاس تو نکال لیتے ہیں!

تحریک کے مخالفین کا دروغ بیفروغ

"عنایت اللہ" کی تحریک مسلمانوں کو سب سے الگ کر رہی ہے، وہ "غرض و مقصد" سے بالکل خالی ہے، اس کے سامنے کوئی نصب العین نہیں، اس میں شبہات ہیں، اس کے "اسباب" معلوم نہیں، یہ شخص دیکھو اپنی الگ کھچڑی پکا رہا ہے، ہم حامیان ملت کو شرکت نہیں کرتا، گدی تو شیر چھوڑ دی لیکن صاف انگریز پرست ہے، انگریزوں کو نہیں چھیڑتا، وغیرہ وغیرہ! اگر گہری نظر سے دیکھو تو ہر سچائی کے لئے مخالفت کا ہونا طبعی ہے، ہر سچائی کا بالآخر باطل سے ٹکرانا اٹل ہے۔ باطل تو ٹکراتا ہے خواہ سچائی کتنا ہی خاموش، بے ضرر، در مرنجان و مرنج ہو کر چلے! ہم خاکسار روز اول سے خاموش ہیں، کسی مسلمان کے خلاف بولنا ہمارے اصول میں داخل نہیں، پچھلے چار سال میں باطل قوتیں ہماری خاموشی، طاقت کو دیکھ کر بھڑک گئیں، ہمارے خلاف باطل کے علمبرداروں نے بیہودہ سے بیہودہ گندے الفاظ میں اور نام لے کر تقریریں کیں کہ ہم بھڑک اٹھیں اور بازاری لڑائیاں لڑیں۔ ہمیں اپنے زعم میں انتہائی طور پر برافروختہ کرنے والے القاب و سخت اخبارات میں مضحکہ اڑایا گیا، لیکن ہم نے ایک بار بھی جواب نہ دیا، ایک بار بھی کسی پر ذاتی حملہ نہ کیا، اپنے مخالفوں کو سلامیاں دیتے اور ان کی خدمت کرتے رہے۔ باطل خود اس لئے ٹکراتا ہے کہ ہر سچائی کے رواج سے باطل کو نقصان ہے! باطل اپنی ہستی کو بچانے کے لئے حق کے خلاف جھوٹ نشر و اشاعت اور پوری ضمیر فروشی کر دیتا ہے، پہل جب بھی ہوتی ہے ہمیشہ باطل کی طرف سے ہوتی ہے۔ یہ اس لئے کہ باطل کو اپنے مٹ جانے کا ہر لحظ خوف ہے، حق خاموش رہتا ہے! حق بے نیاز ہو کر بڑھتا جاتا ہے اور باطل کی پرواہ نہیں کرتا۔ لیکن یاد رکھو کہ باطل بالآخر مٹنے کے لئے ہے اس لئے حق کی خاموش طاقت، اس کی مرنجان و مرنج قوت، اور اس کا دل سے اتر کر جگر تک پہنچنے والا اثر ہی باطل کو بالآخر پاش پاش کر کے رہے گا خواہ یہ "جنگ" برسوں تک لگی رہے۔ خاکسار تحریک اور عنایت اللہ المشرقی نے تہیہ کر لیا ہے کہ یا باطل باطل نہ رہیگا یا اس کو ہم مٹا کر رہیں گے!!

معترضین کو جوابات

خاکسار تحریک بے شک مخالف کی نظروں میں "اغراض و مقاصد سے خالی" ہے کیونکہ اس میں غرضمند کے "اغراض" اور ہوس پرست کے "مقاصد" پورے نہیں ہوتے! خاکسار تحریک دشمن کی نگاہ میں "بے غرض و مقصد" بے شک اس لئے ہے کہ بے غرض آدمی ہی اس کو چلا سکتے ہیں! ہاں اس تحریک کو بے شک ہر کوئی "تن تنہا" ہی چلائے گا کیونکہ اس میں کسی دوسرے کو "شریک" کرنے کے لئے کوئی "حصہ" موجود نہیں! اس میں ضرور "شبہات" اس لئے رہیں گے کہ اہل غرض اور کرایہ دار کا رہنما ایک قدم اپنی اجرت لئے بغیر چل نہیں سکتا اور یہ تحریک بے غرض اور بے دھڑک لوگوں کی سعی سے اجرت کے بغیر چل رہی ہے مخالف لوگ اس کے "اسباب" کبھی معلوم نہ کر سکیں گے کیونکہ ارباب ہوس سے آج تک کوئی بات "بے سبب" نہ ہو سکی اور یہاں سب کچھ حسبۃً للہ اور بے سبب ہو رہا ہے۔ اس تحریک کے بانی پر آئندہ "نبوت" کے الزام اور انگریز پرستی کی تہمتیں ضرور لگیں گی کیونکہ مخالفت پیدا کرنے کا آسان طریقہ ہے اور کسی دوسری طرح سے مخالفت کرنے کی لیاقت اور طاقت نہیں۔ ہاں بوالہوس جب تک انتہائی جھوٹ نہ بولے آئندہ نبوت سے خبردار کرنے کے لئے پہلے آپ ہی نبی بنے، خدا پر افترا نہ باندھے، ضمیر کو قتل نہ کرے، بے حیا اور بے شرم ہو کر نہ لڑے تو وہ بوالہوس کیا ہے؟

موجودہ مسلمان اور ختم نبوت کی توہین

میرے نزدیک ختم نبوت پر پکے اور مکمل یقین کے بغیر کوئی مسلمان مسلمان نہیں رہ سکتا، میں بارہا اعلان کر چکا ہوں کہ قرآن حکیم کے بعد کسی کتاب، کسی قانون، کسی رسول، کسی نبی کی دنیا میں ضرورت نہیں رہی، جو نبوت کا دعوےٰ کرے یہ غلی و غش جھوٹا ہے، جو اسلام میں فرقے بنائے دجال و کذاب ہے! رسول خدا صلعم کے بعد کسی کی نبوت کے متعلق بحث کرنا نبوت کی توہین ہے! جو کم فہم لوگ ندا فاتا یا دل لگی سے اخباروں میں لکھتے ہیں کہ فلاں قصبہ میں فلاں "نبی" پیدا ہوا، فلاں شخص سودیشی نبی ہے، فلاں "خلیفۃ المسیح" ہے فلاں نے "مقصر خلافت" بنا لیا ہے فلاں مسیح موعود ہے، اتنے نبی پنجاب میں پیدا ہو گئے ہر شخص نبی بن رہا ہے "فلاں نبی" کا یہ قصہ ہے وغیرہ وغیرہ وہ دراصل نبوت کی توہین کے مجرم ہیں، ان کو معلوم نہیں کہ "نبوت" کیا شے تھی اور مسلمانوں کے لئے اس لفظ کی کیا قدر و منزلت ہے، یہ بے علم اسی طرح لوگ "خلافت" کے لفظ کی طرح "نبوت" کے لفظ کو بھی بدنام اور قابل نفرت بنا کر اسلام کی نادر روایات کو ذبح کر رہے ہیں، نادر ہیں اور نا انجام شناس ہو کر پوری قوم کو قتل کر رہے ہیں۔ اگر ہندوستان میں اسلامی حکومت ہوتی تو سلطان کی تلوار ان اخبار فروشوں، محرروں کو کبھی کا قتل کر چکی ہوتی! "نبوت" کے لفظ کو کوئی معمولی شخص چھو نہ سکتا، دین اسلام سے یوں مخول بازی نہ کرتا! آج اسلامی ادب کا یہ رنگ اس لئے ہے کہ سب نادر بے اور آزاد ہیں، سب بے ادب ہیں! خدا، رسول، قرآن، نبوت، مسیح، مہدی، خلیفہ، خلافت، کسی کی عزت دلوں میں نہیں رہی! مسلمان مٹ ہوئی دولت، حکومت اور طاقت سے کھیل چکے اب خدا اور نبوت سے کھیل رہے ہیں! خدا کی غیرت آج ان کی سوزوانہ تحریروں اور تقریروں سے انتقامت کا آخری نشان نہ مٹا دے تو کیونکر ہوا! اپنا پیٹ بھرنے کے لئے ہر ایک پر "نبی" بننے کا الزام دھر دیں تو کیونکر نبے!

موجودہ رہنما اور ذاتی اغراض

ہاں خاکسار تحریک میں چندہ نہیں، پر کوئی کسی سے کچھ کھا پی نہیں سکتا! یہ وہ باتیں ہیں جو ہمارے دشمنوں کی شفاف رنگ پر تلوار ہیں! وہ ان کو سمجھ کر دم بخود نہیں رہتے اور نکتہ چینی شروع کر لیتے ہیں۔ ایک پُر غرور مسخرے ہیں جو اپنے آپ کو مسلمانوں کا رہنما تصور کرتا ہے اور حاشیہ نشینوں کو سامنے بٹھا کر تکیہ لگا کر بیٹھتا ہے۔ کچھ مدت ہوئی مجھے بلا کر نہایت متانت سے کہا، فرمائیے! آدم علیہ السلام کے ہبوط کے سوا دنیا کا کون سا کام بغیر چندے کے ہوا؟ کیا رسول خدا نے (معاذ اللہ) چندہ جمع نہ کیا؟ کیا صحابہ کرام اسی چندے سے کھاتے پیتے نہ رہے؟ آپ اس تحریک میں کیوں چندہ نہیں رکھتے؟ آپ چندہ رکھیں تو ہم سب جنہوں نے آپ کو بلایا ہے خدمت کے لئے حاضر ہیں! میرے پاس حضرت عمرؓ کا درہ نہ تھا ورنہ اس نابکار کو دُرّے لگا کر جہنم واصل کر دیتا اور کم از کم رسول خدا اور صحابہ کرام کے الفاظ بولنے نہ دیتا، لیکن ان لوگوں کی مخالفت کی یہ ذہنیت ہے۔ ان کو پھر کہا کہ ہم لوہار کے مشہور کتے کی طرح ریتی سے اپنا خون چاٹنے میں کچھ مزہ نہیں دیکھتے، قوم سے چندہ جمع کر کے قوم کو اور کمزور کرنا، اور اپنوں پر ڈاکہ مارنا قوم کی رہنمائی نہیں، سفاکی اور جلادی ہے! ہم اگر ڈاکہ بھی ماریں گے تو غیر قوم کی دولت پر، غیر کے ملک و سلطنت پر، غیر کے حسن و مکر پر، غیر کی طاقت اور ہیبت پر دشمن کے پیٹ اور خزانے پر! قوم سے چندے کر کے ہوا میں اڑا دینے اور پھونک تماشہ دیکھنے میں ہم خاکسار کوئی لطف نہیں دیکھتے! ہم قوم کو اپنا خون اور جنس رعایت دینے کے لئے آئے ہیں، اس کی مردہ قوتوں کو جھنجھوڑ کر بیدار کرنے کے لئے آئے ہیں، اس میں ہاتھ پاؤں کی حرکت، فکر و عمل کا اتحاد، اطاعت کی نفس کش طاقت، نظم و نسق کا تکلیف دہ منظر پھر پیدا کرنے کے در پے ہیں آرام جان کے خوبصورت بتوں اور سنہری خداؤں کو توڑ کر خدا ذوالجلال کی مستقل حکومت دلوں پر پھر قائم کرنے کے لئے ظاہر ہوئے ہیں، چندہ جمع کرنے اور اپنی روٹیوں کی فکر کرنے کے لئے نہیں ظاہر ہوئے۔ ہم میں سے ہر ایک فارغ البال ہے، اپنا کھاتا ہے، کسی کا کھاتا نہیں کسی کے سامنے نیچی نظر نہیں کرتا کیونکہ نفس کش اور خدا پرست ہے تمہاری طرح اسلام کش اور نفس پرست نہیں! تم اگر اس وجہ سے جنگ پر تلے ہو تو جنگ ہے! ہاں پہلی جنگ تم سے کریں گے، تمہاری بیخ و بنیاد اکھاڑ کر رہیں گے۔ تم نے قوم کے ساتھ کیا مخول بنا رکھا ہے، روٹیاں چاہتے ہو تو محنت کرو، مزدوری کرو،

لوگ یاں اشاؤ او [illegible] رہنمائی بھی کردہ رہنمائی کو [illegible] [illegible] بنا لینا پڑے دسبے کی حقیقت [illegible] لکھا ہے:

رہنمائی کی سند کیا ہے

ہاں خاکسار تحریک کی ان نابکاروں سے جنگ ہے! لیکن یاد رکھو کہ بات اللہ اور پیر خاکسار کا پہلا اور آخری اصول ہر مسلمان سے خواہ وہ مخالف ہو یا موافق دلی اور عملی محبت ہے۔ مخالفت کے باوجود [illegible] کسی کے ساتھ مخالفت میں پہل کرنا نہیں [illegible] خود [illegible] ذاتی مخالفت نہیں [illegible] مخالفت ہوگی خدا کے لئے ہوگی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مسلمانوں کو جمع ہونے سے روکتا ہے ان کی ذات [illegible] اپنے چھوٹے سے فائدے کی خاطر کروڑوں کا نہ زیادہ فائدے کو نہیں دیکھتا [illegible] سادہ لوح مسلمانوں کی جیبیں کترتا ہے [illegible] رسول خدا کی رہنمائی چھین کر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بنگال کے [illegible] خوشامد [illegible] [illegible] جس شخص کو کچھ نہیں سوجھتا [illegible] رہنمائی کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کہ قلم کو لکھنا گوارا نہیں کہ مسلمان اپنا [illegible] [illegible] [illegible] ہیں کہ کوئی قربانی [illegible] [illegible] کسی عنوان سے بہتر ہوا نہیں ہے [illegible] [illegible] بخش دیں گے۔ جو رہنما بنا چاہتا ہے پہلے اپنا گھر [illegible] رہنمائی کی سند حاصل کرنے [illegible] [illegible] [illegible]

ہمارا طریق عمل

ہاں [illegible] اس جنگ سے [illegible] سب سے بڑا ہتھیار محبت کا [illegible] ہم مسلمانوں [illegible] نقصان وہ خوشی سے [illegible] [illegible] کسی شخص کی ذات پر حملہ نہ ہو [illegible] [illegible] اپنے نفس کو [illegible] [illegible] [illegible] مقصد [illegible] کو درست کرنا ہے [illegible] اس بڑے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] میں شامل کرنا ہے جو [illegible] خود اپنی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] منسوب کر کے مسلمانوں کے [illegible] [illegible] قرآن حکیم کے عالم بڑے [illegible] کے ایڈیٹر قوم کے [illegible] [illegible] مولوی [illegible] معنوں میں [illegible] [illegible] اسلام کی عمارت کو [illegible] [illegible] خاکسار تحریک میں شامل ہیں [illegible] ایسے ہیں جنہوں نے قوم کی [illegible] [illegible]

[illegible]

آج بھی عنایت اللہ المشرقی ان سے [illegible] اور ہر خاکسار [illegible] [illegible] سلام کہے گا [illegible] محبت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

موجودہ مولوی اور دین اسلام

ہاں خاکسار تحریک نابکار [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہرگز نہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] تو [illegible] رسول [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مسلمانوں [illegible] [illegible] [illegible] اور مولوی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مسلمانوں تک پہنچی تو دین اسلام [illegible] [illegible] [illegible] مہینوں کے نام [illegible]

[illegible] [illegible] میلاد النبی کہاں ہوتے [illegible] سائل یتیم کہاں [illegible] حج کا نام بھی باقی [illegible] [illegible] قرآن کو کون پڑھتا [illegible] زکواۃ خیرات صدقے [illegible] مسلمان کے تمام [illegible] [illegible] [illegible] آخری نشان [illegible] [illegible] [illegible] اسلام کی صورت سے آشنا ہیں [illegible] ان کے اس [illegible] [illegible] جنگ ہے اور [illegible] [illegible]

اسوہ رسول صرف سپاہیانہ زندگی ہے

ہاں خاکسار تحریک تیرہ سو پچاس برس کے بعد [illegible] اصلی مذہب کی طرف ہر مسلمان کو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اسلام کے عمل اور [illegible] سپاہی [illegible] [illegible] اصلی [illegible] [illegible] لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ قرآن [illegible] [illegible] [illegible] سپاہیانہ زندگی کو ہم خاکسار اسوہ رسول سمجھتے ہیں اور اس کے سوا ہم تمہارے بنائے ہوئے [illegible] اسوۂ رسول کو [illegible] نہیں دیں گے! یہ عجب [illegible] ہے کہ تم [illegible] رسول خدا [illegible] مسواک کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

تم بھی ویسا ہی کلاہ گرتہ یا بنیان سرٹیت [illegible] رہ سکتے ہو اگر پاجامہ ٹخنوں سے اونچا پہنتے ہو تو [illegible] اسی طرح [illegible] اور [illegible] عجب مسخرہ پن ہے کہ تم رسول خدا [illegible] چند عملوں کے [illegible] ہو لئے ہو پیوستہ عمل کو ان کے ساتھ انتہائی محبت کا [illegible] اپنے دین وایمان کا جزو خیال کرتے ہو لیکن ان کی دن رات کی بیانگاہ [illegible] ان کی [illegible] کی سپاہیانہ زندگی ان کے ہر وقت تلوار اور تیر کمان سے مسلح رہنے [illegible] جہاد کی نار ہلا [illegible] اور پہرے [illegible] ان کے خندقوں کے کھودنے [illegible] میدان جنگ میں دشمن سے مقابلے [illegible] ہر وقت مستعدی اور کیفیت [illegible] کو بسر یاد [illegible] کا [illegible] جاتے ہو [illegible] ان کا تمہارے [illegible] شیطانی [illegible] تمہارا [illegible] رسول خدا سے [illegible] اسوۂ رسول [illegible] المسیح [illegible] رسول خدا [illegible] اسوۂ رسول بنا کر ان تے جھوٹے نوشتوں [illegible] کیا!

مسلمانوں کی خطرناک تحریف قرآنی

[illegible] اور [illegible] اصول کر دیکھو کہ تقدیمان تک [illegible] اسوۂ حسنۂ [illegible] رسول خدا کا عمل تمہارے [illegible] عمدہ نمونہ [illegible] قرآن [illegible] کس صورت میں ہے [illegible] سورۂ احزاب [illegible] دشمن سے تلوار [illegible] میدان [illegible] سپاہی دل [illegible] لشکروں میدان جنگ میں [illegible] علاق [illegible] میں بیٹھے [illegible] سے موت اور دشمن سے بھاگنے [illegible] فوجوں کا مرد میدان بن کر [illegible] وکفی اللہ المؤمنین القتال [illegible] ایک عمل [illegible] کیا ایسا [illegible] اول سے آخر تک [illegible] سب باتوں کو فوڑ کے ہیں یا نہیں؟

کیا ان کے عین عہد کی آیتوں میں پھر وہی سپاہیانہ زندگی کا ذکر نہیں [illegible] کیا ان پہلی آیتیں [illegible] عہد کی ساخت [illegible] ہر مسلمان کو [illegible] لڑنے [illegible] ایسا [illegible] کوئی [illegible] لفظ [illegible] سپاہیانہ [illegible] اسوۂ [illegible] فوجوں اور لشکروں کے سوا کچھ اور [illegible] ؟ کیا تمام سورۂ احزاب میں [illegible] نہیں کیا تمام قرآن عظیم میں کسی [illegible] بیٹھے [illegible] پاجامہ ٹخنوں سے اونچا رکھنے کا [illegible] چھوٹا سا اشارہ [illegible] ہو کہ نہیں کہ تمہارے قرآن جاننے والے اور تمہارے دین کے علمبردار [illegible] کہاں سے کہاں لے جا رہے ہیں! [illegible] تحریک نے تیرہ سو چھپن برس [illegible] مسلمان کو بتایا ہے کہ اسوۂ حسنہ اسوۂ رسول دین اسلام [illegible] مذہب حرف اور صرف سپاہیانہ زندگی ہے۔

دین رسول سے مسلمان کی دلی مخالفت

اسوۂ رسول کو صرف اور صرف سپاہیانہ زندگی ثابت کر دینے [illegible] اور کیا [illegible] اور رسول خدا سے تمہاری [illegible] محبت کا [illegible] ثبوت ہے کہ جب کوئی شخص [illegible] پھر سے سپاہیانہ زندگی پھر اسی محبت اور مواخات، پھر اسی حرکت اور اتحاد، پھر اسی [illegible] اور [illegible] انداز [illegible] جانا چاہتا ہے جس پر رسول خدا تمہارے [illegible] کو لے گئے تھے تو تمہارے [illegible] مشغلت [illegible] نفس فوری پکار اٹھتے ہیں کہ اسے [illegible] شخص [illegible] بننا چاہتا ہے اسے [illegible] کسی دن مہدی ہونے کا دعویٰ کرے گا [illegible] عقائد درست نہیں [illegible] دجال [illegible] کیا مکاری اور شرارت کی [illegible] کے اندر [illegible] کر دیتے ہو یہ بدنیتی صاف نظر نہیں آتی کہ تم عمل سے بھاگنا چاہتے ہو اس غریب کو بدنام کر کے [illegible] اپنی چندہ خوری کی دکان کی حفاظت کرنا چاہتے ہو، رسول خدا کے مسلسل [illegible] سے منہ موڑنے کے لئے ختم نبوت کی آڑ لیتے ہو انہیں کیا مولوی [illegible] تمہاری [illegible] اس سے نہیں کہ [illegible] تمہارے گھر کا چولہا [illegible] کھا کر نہیں آسان طور پر مسلمان بنائے رکھتا ہے۔ ایک مسواک اور ایک تہمد [illegible] اور ایک ڈاڑھی کے بدلے تم کو جنت کا حقدار بنا دیتا ہے تم سے ذرا [illegible] اپنے پیٹ کے دوزخ کا فکر کر کے قرآن کی آیتیں چھپاتا ہے [illegible] کی نص [illegible] ایشا پیٹ آگ سے بھر رہا ہے تم مولوی اور ملا کو [illegible] اپنا [illegible]

پھر رہے ہو؟ کیوں اس وعظ گو کا گلا نہیں گھونٹتے اور کافر نہیں کہتے؟ کیوں اسکے قرآن اور اس کے اسلام پر جز اک اللہ اور سبحان اللہ کہہ دیتے ہو؟ کیا صرف اسلئے جلیبی کو بھی [illegible] قرآن ہو کر وعظ کہتا ہے تمہارے دل لگتی بات کہتا ہے [illegible] اسلام لگتی قرآن لگتی کچھ نہیں کہتا! تمہارے گھر [illegible] روٹیاں کھا کھا کر تو کروں اور [illegible] کی طرح تمہارے حکم کا بندہ ہے [illegible] جلیبی تم نے چاہو پڑھا دیتا ہے مالک مسجد کو کام پڑ جائے تو [illegible] کو [illegible] بتا دیتا ہے [illegible] جیسے چاہو دے شرک کر دیتا ہے طلاق چاہو طلاق کا فتویٰ دیدیتا ہے رجعت چاہو [illegible] کرا دیتا ہے حرام عورت سے چاہو نکاح کرا دیتا ہے [illegible] کے خلاف [illegible] دے دیتا ہے! قرآن کے مشکل حکموں کو نظر انداز کر دیتا ہے جہاد اور قتال پر عمل کو [illegible] بتاتا ہے! کیا وہ تمہیں اسلئے پسند نہیں کہ تمہارے مطلب کا آدمی ہے تمہیں اسلام کا کوئی تکلیف دہ حکم نہیں سناتا، تمہاری عقلوں کی تاویلیں اور [illegible] کے جیسے ڈھونڈتا ہے! ہاں جو شخص اسوۂ رسول کو صرف تہمد اور [illegible] ڈھیلے اور ڈاڑھی پر ختم کر کے تمہیں جنت کے سبز باغ دکھلاتا ہے وہ تمہارا مولانا اور مولوی ہے وہ تمہارا لیڈر اور مرشد ہے وہ تمہارے دین کی سند [illegible] عالم! لیکن جو شخص سرور کائنات کے چوبیس گھنٹے کے عمل اور ہر وقت کی دھن کو دہرانے [illegible] تمہیں اس پر عمل کے لئے بلائے وہ دجال اور [illegible] وہ ختم انبیاء کے بعد نبوت کا مدعی اور مہدی! کیا وہ اس بات کا [illegible] نہیں کہ تم نبوت کے ختم ہو جانے کے بعد کسی انسان کا حق نہیں سمجھتے کہ وہ [illegible] کی صحیح تعلیم تم میں پھر رائج کرے؟ کیا یہ اس امر کی روشن دلیل نہیں کہ تم نبوت کے ختم ہونے کے بعد نبی کی تعلیم کو پھر رائج کرنے کے [illegible] نبوت کے ختم کر دینے کے بعد نبی کی تعلیم بھی [illegible] سمجھتے ہو ختم نبوت [illegible] ہو کر اب قرآن کو ختم کرنا چاہتے ہو کہ قرآن اٹھا کر تمہیں پھر پڑھائے اس کو نبی ہونے کے طعنے دے کر خاموش کرنا چاہتے ہو! تمہیں یہ تمام [illegible] جو تم نے ہر مخلص شخص کی آواز پر چپا رکھا ہے کیا اس امر کا ثبوت نہیں کہ تم کو نبی نبیوں کی صحیح تعلیم نبی کے قرآن اور اسلام خدا اور خدا کے آخری نبی [illegible] سے صاف دشمنی ہے تم ہر اس آواز کو مردہ سمجھتے ہو جو تمہیں غفلت کی نیند سے جگائے اس کے گلے میں روئی ٹھونسنا چاہتے ہو جو تمہیں [illegible] کا ارادہ [illegible]

ختم نبوت کی آڑ میں مسلمانوں کی کج بحثی

تو کیا تمہاری رسول خدا سے متقیانہ محبت کی گفت یہی ہے کہ ختم نبوت کے معنے آج یہ نہیں کہ چونکہ عمل پر تکلیف دینے والا اور خدا کی راہ میں جان اور مال مانگنے والا محمد مدت ہوئی چل بسا اور شکر ہے کہ چل بسا بلکہ الحمد [illegible] قیامت تک کوئی دوسرا تکلیف دہ نبی آنے کا نہیں اس لئے اب جو شخص بھی ہمیں قرآن پر عمل پر چلائے ہم اس کو نبی کا طعنہ دے کر اسلام سے خارج اور خاموش کر دیں گے! ہم ولہ سے پہلے اس کی عزت اور شہرت کا گلا گھونٹ کر [illegible] گے کہ [illegible] سو برس تک ہمارے باپ دادوں کو ایک نبی نے بے حد تکلیف دی۔ اب اس نبی کے خاتمے کے بعد کوئی دوسرا شخص اس کے صحیح اسوہ پر چلانے [illegible] آیا تو ہم قرون اولیٰ کے کافروں کی طرح اس کی بے حد مخالفت کریں گے اس کو جھوٹا نبی اور دجال کہہ کر اس کی عزت کو ختم کر دیں گے! خدا خدا کر کے [illegible] برس کے بعد [illegible] ہوئی تھی [illegible] قرآن پر عمل بھی ختم ہے! قرون اولیٰ کے مسلمان بھی ہمیشہ کے لئے [illegible] ہو گئے [illegible] ہماری دوستی [illegible] ہمارے نمک خوار مولوی اور ملا سے ہے جو جنت کے لئے خانگی ٹکٹ کی [illegible] قرآنی [illegible] کی بجائے تہمد مسواک اور ڈاڑھی کی آسان اسلامی شرطیں پیش کرتا ہے نبوت کے ختم ہونے کے بعد قرآن پر پھر عمل کرنے کی مجال اب کس انسان میں ہو گی؟ جو [illegible] اسلام کئی سو برس سے موجود ہے تو کسی کو کیا ضرورت کہ پرانے اور [illegible] قرون اولیٰ کے اسلام کے متعلق کسی شخص کے ڈھکوسلے سنیں ان هذا الا اساطیر الاولین جملہ مقولہ رسول خدا کے عہد میں نئے اور تکلیف دینے والے اسلام سے بھاگ رہا آج بھی وہی ہے!

ہمارے پیش نظر کیا ہے

یاد رکھو خاکسار تحریک کا ہر فرد مسلمان کے اس جھوٹے اسلام کی بنیادیں اکھیڑنے کے در پے ہے! ہماری ہر مسلمان سے جو عملاً مسلمان نہیں بنتا تلوار کی جنگ ہے! ہمارے نزدیک ہر مسلمان جو حسب طاقت اپنے عمل سے چند برس کے اندر اندر وہی قرون اولیٰ

ترجمہ قرآن حکیم میں لکھا ہے کہ جو لوگ اللہ کی آیتوں کو چھپاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں۔

[illegible] قرآن حکیم میں لکھا ہے کیا تم جنت میں داخل ہو بیٹھے گمان میں ہو حالانکہ ابھی اللہ نے یہ نہیں [illegible] تم میں کون تلوار سے [illegible] والا ہے؟

مطبوعہ الاصلاح ۱۸ جون ۱۹۳۵ء

کا سماں پیدا کرنے کے لئے تیار نہیں دائرہ اسلام سے باہر ہے! ہم تو جب تک اپنے عمل سے وہی بات پھر پیدا نہ کر لیں جو قرآن نے کئی سو برس تک پیدا کی اپنے آپ کو مسلمان نہیں سمجھتے! ہم دین اسلام کو از سر نو زندہ کرنے کے لئے اٹھے ہیں اور کسی مردہ اور لفظی اسلام کو ماننے کے لئے تیار نہیں! اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے جو بھی ہماری راہ میں روڑا اٹکائے گا ہمارا دشمن ہے اور اس سے ہماری کھلی جنگ ہے۔ ہم کسی دشمن کے کفر کے فتووں یا مہدی بننے کے الزاموں سے ڈر کر خاموش نہیں ہو سکتے۔ ہندوستان بلکہ خود دین کی دکانیں ہم اجاڑ کر رہیں گے ان کے تمام بدمعاشی کے اڈے اور عیاشی کے چیلے تباہ کر دیں گے سادہ لوح مسلمانوں کو لوٹ کر ان کے عیش و عشرت کے طریقے چلنے نہ دیں گے ہمارا سیدھا سادہ اسلام یہ ہے کہ مسلمان دنیا میں بے غرض سپاہیانہ زندگی اختیار کرے جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی تھی یہی اسوۂ رسول ہے!

آسان اسلام کی حقیقت اور علمائے مصر کا اسلام

ہاں مہاراج! آسان اسلام کے پنڈتو! بے دھڑک لوسپے سند نتے چلے آئے ہیں کہ داڑھی کے بغیر کوئی مسلمان نہیں! ہم اس سے ہزار گنا زیادہ وثوق اور یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ توپ اور تلوار کے بغیر کوئی مسلمان مسلمان نہیں بلکہ توپ چلانے کے بغیر کوئی مسلمان مسلمان نہیں! تمہارے پنڈتو داڑھی کے سامنے داڑھی رکھنے کی غلط قرآنی سند کا تاکید حکم لانے ہیں اگر یہ ہے تو ہمارے سامنے تلوار رکھنے کی صحیح سند قرآن حکیم کی آیات ہیں پھر تم اپنی سند کو ہماری سند سے مقابلہ کر کے دیکھو اور اندازہ کرو کہ تمہاری سند کس قدر بودی اور بے ہودہ ہے! ہم نے داڑھی رکھنا تسلیم کیا لیکن ہم ہمیشہ اس کے خلاف اور ہم ہمیشہ تلوار اٹھا کر کام کرنے والے مسلمان بن کر رہے ہیں۔ تمہاری داڑھی کے بالمقابل ہماری تلوار کس قدر مفید ہتھیار ہے یہ درست ہے کہ داڑھی کا رکھنا رسول اللہ صلعم کے ایک سنت ہے لیکن یہاں دین اسلام کا انحصار اس پر نہیں ہے۔ میں مصر کی ملاقات کے وقت پورٹ سعید کے سٹیشن پر کم از کم ایک ہزار جامعہ ازہر کے علماء اور پروفیسر میرے استقبال کے لئے موجود تھے وہ سب کے سب پلیٹ فارم پر ایک قطار میں کھڑے تھے اور غالباً کسی کا لباس میرے نزدیک غیر شرعی یا قابل اعتراض نہ تھا لیکن [illegible] ان کی داڑھیوں کی طرف بغور تکنے کے باوجود ایک کو بھی ہندوستان کے مولویوں کی شرعی داڑھی کے ساتھ نہیں دیکھا سب خوبصورت جاذب نظر چند کتری ہوئی داڑھیوں یا صفاچٹ رخساروں والے جوان نظر آتے تھے شیخ الاسلام کو چھوڑ کر شیخ کی داڑھی مٹھی بھر بھی نہ تھی شیخ حسین والی سیکرٹری المعارف الدینیہ کی داڑھی کالی دو انچ لمبی تھی شیخ مصطفیٰ المراغی کی داڑھی ایک انچ اور شیخ الاسلام کی داڑھی سے قدرے لمبی تھی شیخ فرائح المنیاوی سیکرٹری مؤتمر صفاچٹ تھے علمائے ازہر میں سے کسی کے بدن پر میں نے تمہارا ٹخنوں سے اونچا پاجامہ نہیں دیکھا مسجدوں میں نمازیں پڑھیں ہیں لیکن کسی ایک مسجد میں تمہاری گندگی سے بھری مسواکوں کو طاقچوں میں نہ دیکھا کسی ایک امام نے بھی تہمد پہنا نہ تھا کوئی ایک ڈھیلے سے استنجا نہ کرتا تھا کسی ایک خدا کے گھر کے اندر تمہارے پیشاب خانے اور پاخانے نہ دیکھے کوئی ایک کھیتوں اور تھوکوں سے نجس کیا ہوا حوض نہ دیکھا کسی ایک مسجد میں تمہارے بے حیائی سے بھرے ہوئے غسل خانے نہ دیکھے کسی ایک جماعت میں تمہارے جسم کی گندگیاں نہ دیکھیں! دیکھے تو دس دس ہزار روپے کے مصفا اور صاف قالین مسجدوں میں دیکھے ہزاروں روپے کے برقی جھاڑ اور فانوس دیکھے امام مسجد کی عظمت اس کی بلندئ خیال اور سلیقے کو دیکھا مسجد میں نمازیوں سے اٹاٹ بھری ہوئی مسجدوں اور خطیبوں کو ایک نظام اور ایک صف میں دیکھا سب کی ایک نماز اور ایک چلن دیکھا ہر نماز کی اذان عین وقت پر دیکھی نماز کے لئے شوق اللہ ہر کوٹ پتلون والے نمازی کا اضطراب دیکھا مسجد سے باہر کرسیوں والے صاف وضو خانے دیکھے مسجدوں کے اندر معتکف درمسجد ہم نرم صوفوں اور آرام کرسیوں سے مزین ملاقات کے دالان دیکھے ان کے اندر کیا عمدہ کتابوں والے کتب خانے دیکھے مسجدوں کے گول کمروں میں گھنٹوں تک نمازیوں کی صحبتیں دیکھیں چائے اور قہوہ کے دور چلتے دیکھے آپس میں مہمان نوازیاں دیکھیں شیخ الاسلام بلکہ ہر عالم کی سچی دینداری اور اسلام کی حفاظت کے لئے اس کی سچی تڑپ دیکھی! دین کے معاملے میں جامعہ ازہر کا ادنیٰ عالم بلکہ قاہرہ کی ہر مسجد کا ادنیٰ خطیب تمہارے ہندوستان کے بڑے بڑے ریش بردار مولوی کا باوا ہے کہ تم میں کوئی بڑا سے بڑا مولوی دو سطریں صحیح عربی کی نہیں لکھ سکتا کسی کو قرآن حدیث فقہ ادب فلسفہ ریاضیات پر وہ عبور نہیں جو مصر کے ایک اچھے تنخواہ دار ملازم مکتب کو ہے جن دینی علوم اور علمی کتابوں کا تم ہندی [illegible] نام تک نہیں [illegible] علوم پر تصانیف اور ان کتب کی شرحیں [illegible] علمی دینیات کے [illegible] ڈائریکٹروں نے مجھے [illegible] اور [illegible] تک [illegible] (نعیمہ خانم نے سنہ [illegible] میں مشہور ملا عبد الغنی والے [illegible] (رفیق پاشا) کی وصیت کے مطابق دس ہزار جلدوں میں [illegible] کے علماء کے حصے کی کئی سو جلدیں تقسیم کرنے کے لئے مجھے کہا گیا [illegible] ایک پیر کے کسی کی [illegible] عزلی [illegible] میں بھی [illegible] نہیں پائی کہ مولوی کیا جانتے تھے کہ تصنیف کیا بلا ہے۔ الغرض [illegible] کی اس تصویر کے بعد تمہاری اسوۂ رسول کی تشریح کہ [illegible] داڑھیوں اور ڈھیلوں کی کیا قیمت ہے تمہاری [illegible] نزدیک کیا وقعت ہے میرے پاس نابو کے [illegible] جامعہ ازہر کے ان علماء کی تصویر کھینچ کر بتا دیتا کہ جہالت [illegible] نہ لینی کہ اس اندھیری کوٹھڑی میں بیٹھ کر تم دین اسلام کو دیکھ رہے ہو [illegible] اسوۂ رسول کی تعمیر دنیا کے کسی گوشے میں نہیں!

قرآن سے بچنے کے لئے تعلیم یافتہ مسلمان کے شرعی حیلے

نمبر ۲ مطبوعہ [illegible] ۲۶ جون ۳۵ء

مولویوں اور علمائے اسلام تو اس نالائق تنقید کے بعد بلکہ اس تنقید کے ساتھ میرا روئے سخن ان توم کے مجرم اور غافل لوگوں کی طرف بھی ہے جو قرآن کو بطور خود پڑھ کر اور خود صاحب علم ہو کر اس سے بھاگ رہے ہیں کہ قرآن نہیں پڑھتے کہ سارا کام ہمارے قرآن والوں کی [illegible] الکسی لئے ہوئے [illegible] ہیں۔ جلسے ہیں کہ مولوی [illegible] ہے یہ معاملہ کہہ رہا ہے لیکن آپ بھی مسلمان [illegible] اس سے ملے ہوئے ہیں اس کو "مولانا" اور "بالکل" [illegible] رہے ہیں کہ [illegible] فی الحقیقت ہمارا مولا اور ہمارا خدا [illegible] قرآن میں کہ جو شخص قرآن کو پھاڑ رکھ کر قرآن سے محروم رہتا ہے اس کو بڑی سزا اور عذاب جہنم ہے [illegible] صحیح الفاظ یاد نہیں لیکن مطلب یہی ہے لیکن یہ لوگ قرآن خود پڑھ کر پہلے یہ ان سے ہوتے ہیں اس میں لودھا اسلام نہیں بلکہ جو مولوی نے بنایا ہے [illegible] قرآن کو مولوی کے پاس لے جاتے ہیں کہ خود مولوی قرآن سے بچنے کا کوئی حیلہ بتائے اور ان کے سامنے زانوئے ادب تہ کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور مولوی کو مولانا یعنی اپنا رب کہہ کر قرآن سے [illegible] کہتے ہیں "مولانا" فلاں [illegible] ان میں کیوں لکھی ہے؟ حضرت [illegible] اس طرح کیوں آیا؟ اس وقت ان کی آنکھوں اور کیفیت خطاب میں [illegible] مولوی سے صاف خفیہ سمجھ نہ سکے کہ عاجز ہیں یہ لوگ تمہیں معصوم مانے ہوئے سمجھتے ہیں اس تکلیف دہ قرآن سے بچنے کا کوئی شرعی حیلہ بتاؤ! تمہاری بزرگی تو اس سے مسلم ہے کہ ہم دو سو روپیہ تنخواہ لیتے ہوئے ہو کر تمہارے سامنے مؤدب ہو کر بیٹھے ہیں۔ انگریز کی ملازمت کر کے اور انگریز کو خدا مان کر ہم گورنمنٹ سروس رولز یعنی انگریزی ملازمت کے قواعد کی حرف بحرف تعمیل ہو سکتی ہے لیکن قرآن بھی حضرت کے "سروس رولز" کی طرح ہے باپ کے ورثے میں ہم نے ماں کے پیٹ سے نکل کر یہی کلام کان میں پھونکا تھا اس سے بھی اگر اور زیادہ نہیں تو کم از کم پنشن تک کچھ نہ کچھ لگی ہے کہ زندگی پنشن تک تو خدا سے دال دلیا کرنے کی کچھ سبیل کیجئے۔ بلکہ ہم تو تمام دین تمہیں تمہاری مسند ہی کچھ کر سکتی ہے اپنے منہ سے یہ کہہ کر عمر بھر اطمینان دلا دیجئے آخرت کے دن آپ سے زیادہ کس کی عزت ہوگی! آپ کی وجہ سے ہی [illegible] سے اس دن کسی نہ کسی طرح جان چھڑا لیں گے"

انگریز کی خدائی اور مسلمان کی عبادت

وہ انگریز تمہارا خدا ہے کبھی نہیں رہتا جیسا میٹھا [illegible] اس کا خوف ہے کہ جس میں تمہارے بدن کی رگ رگ [illegible] بدن پر رونگٹے کھڑے کر دیتی ہے اس کے حکموں کو [illegible] نیند نہیں آتی [illegible] دن اس کی خوشنودی کی فکر تم کو گھلاتی ہے اور ابتدا ہی کے ڈر سے سوکھ کر کانٹا ہو گئے ہیں۔ کھانا بھی ہضم نہیں ہوتا مگر ٹھیک [illegible] بجے دفتر جاتے ہو تمام دن دم بخود کام کرتے ہو [illegible] حاکموں [illegible] خوش دلی سے [illegible] حالت میں قرآن کے حکم جو انگریز کے حکم کے صریح مخالف نظر آتے ہیں [illegible] جائیں دنیا کو درست رکھنے کا [illegible] خدا اسی کا حکم ہے اگر قرآن [illegible] نہیں تو [illegible] ہو جائے گا اور [illegible] جو تمہارے بیوی پر [illegible] اپنے زور سے [illegible] ہیں

کیونکہ پل سکیں گے۔ نہیں تو یہ تو پتہ خدا ہی کا مال ہیں اور ان کا پالنا بھی تو خدا ہی کا کام ہے"۔ غرض مولوی اپنی خوشامد سن کر تمہیں پھسلا لیتا ہے اور اس دو سو روپیہ نقد تنخواہ پانے والے مسلمان نما انگریز پرست سے آنکھ ملا کر کہتا ہے کہ میاں قرآن خوان! یہ معاملہ "شریعت" کا ہے، یہ آیتیں جن کے متعلق تم پوچھنے کے لئے آئے ہو "غزوۂ اُحد کے وقت" نازل ہوئی تھیں۔ فلاں کا "شان نزول" اس طرح ہے، فلاں فلاں کی حقیقت کا تمہیں علم نہیں ہو سکتا جب تک تفسیریں نہ پڑھو، تم قرآن کے متعلق ان جھمیلوں میں کیوں پڑتے ہو "کنز الدقائق" اور "مالابد منہ" پڑھو تاکہ تمہیں مسلمانی کے مستند مسائل سے واقفیت ہو۔ ڈاڑھی تو تم نے بھی رکھ لی ہے ذرا لمبی ہونی چاہیئے تھی لیکن خیر اس کو درست رکھا کرو، جیسا تمہیں علم ہی نہ تھا کہ دل کا جس سے ہر آفت سے جان بچے گی، نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ پر عمل رکھو بلکہ زکوٰۃ اگر ہمارے مدرسے میں ہی بھجوا دو تو بہتر رہے گی۔ اس کا ثواب بہت زیادہ ہو گا۔ اللہ سے خاتمہ بالخیر اور آخرت میں نجات کی یہ آخری دعا ہی ہے، اس کو لے جاؤ۔ خدا خیر کرے گا، تم کوٹ پتلون پہنتے ہو لیکن خیر تمہاری نوکری کا معاملہ ہے کچھ فکر نہیں!

انگریز کی عبادت کا صحیح کیف

ان مکاّر، ٹرک نما اور نیم مسلمان قرآن خوانوں سے جو مولوی کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے خدا کو دھوکہ دینے کے زعم میں ہیں یہ کہو کہ اور کسی کو نہ ہو تمہیں ضرور بڑی سزا ہے اور مسلمان تو خیر جانیں یا نہ جانیں تم ٹھیک سمجھتے ہو کہ عبادت کیا ہے کیونکہ انگریز کی عبادت یعنی غلامی میں دن رات عملاً لگے ہوئے سوچو کیا وقت کے پابند رہتے ہو، کیا "دفتر کے وقت" کا تمہارے گھر میں بجا ہے، کیا بیوی سے زیادہ ہی الجھنے لگتے ہو، ذکر ہے اس وقت کیا بھاگ دوڑ کرتے ہو، کیا دل کی دھڑکن ہر وقت لگی ہے، کیا انگریز کا کھٹکا ہر آن ہر عضو پر رہتا ہے، کس طرح ہر ادنےٰ افسر کے آگے ہر دم دست بستہ کھڑے ہو جاتے ہو، کس طرح دم بخود تمام دن دفتروں میں کام کرتے ہو، ججوں کی کرسیوں پر پھانسیوں کی سزائیں دیتے ہو، لیکن ذرا انگریز کا بنایا ہوا قانون جو اوپر سے آتا ہے ختم کر کے کیونکر غور سے پڑھتے ہو، کیوں اس کی تاویل کر کے اس کو ٹالنے کا خیال تک نہیں گذرتا؟ کیوں ان حکموں کے بارے میں کسی وکیل سے مشورہ نہیں لیتے کہ ٹل جائے؟ کسی قانون دان سے سمجھوتہ نہیں کرتے کہ ملتوی ہو جائے؟ کیوں ان حکموں پر حرف بحرف اور سرتاسر فوراً عمل کرتے ہو، کیوں ان حکموں کو چوم چوم کر طاق پر نہیں دھر دیتے، کیوں ان کے ریشمی غلاف اور جزدان نہیں بناتے، کیوں الفاظ پڑھاتے وقت ہونٹوں پر پپڑیاں جم جاتی ہیں، کیوں ہوش خود بخود ٹھکانے نہیں رہتے، کیوں دس روپیہ اگر بطور اضافہ تنخواہ کی دھن میں دن رات ایک کر دیتے ہو، صاحب کے بنگلوں پر در بدر پھرتے ہو، خانساموں اور بیروں کی خوشامد کرتے ہو کہ ایک ملاقات ہو جائے، کیوں انگریز سے ہاتھ ملانے کی باتیں سر دست کرتے ہو، کیوں اس کی ملاقات کا سرور گھنٹوں اور ہفتوں تک چڑھا رہتا ہے، کیوں جب اس کے بنگلے پر جاتے ہو تو ٹانگے کو ایک میل دور چھوڑ دیتے ہو، کیوں جوتے کو تین سو گز کے فاصلے پر اتار دیتے ہو، کیوں انتہائی ستھرے اور بے داغ کپڑے پہن کر جاتے ہو، کیوں منہ ہاتھ دھو کر، کیوں بالوں کو درست کر کے، کیوں طرّہ نکال کر جاتے ہو، کیوں چست نظر آنے کی سعی کرتے ہو، کیوں اس کے بنگلے کے اندر تو خیر صحن بلکہ باغ میں پیشاب نہیں کرتے، کیوں وہیں منہ ہاتھ نہیں دھو لیتے، کیوں وہاں ... بھر کر نہیں پھینکتے، کیوں بنگلے کی نالیوں میں نہیں تھوکتے، کیوں جب حضوری میں جاتے ہو منہ سے بات نہیں نکلتی، رستے میں یاد کر کے جاتے ہو کہ ... کہوں گا، کیا پوچھیں گے، کیا جواب دوں گا، یہ داغ جو کپڑے پر بیوقوف بیوی نے لگا دیا ہے اور دھویا نہیں کہیں صاحب نہ دیکھ لے، خیر اس کو چھپاؤ، مجھے بتلاؤ تمہاری عبادت کا یہ کیف انگریز کے ساتھ کیوں ہے اور اس کیف کو جان کر پھر اللہ کی عبادت کے معنی مولوی سے پوچھنے جاتے ہو؟ قرآن پڑھ پڑھ کر پھر اس کے دیس میں شامل ہونے ہو کہ کہیں کا مجبوری کی کوئی سبیل پیدا ہو! تمہیں تقوےٰ کا صحیح کیف معلوم ہے؟ تمہیں معلوم ہے کہ انگریز کا تقویٰ دفتر کے ہر کلرک کو دوسرے کلرک سے متحد العمل کر دیتا ہے، سب اپنے اپنے کام پر ڈلے رہتے ہیں، کسی کی کسی سے کچھ لاگ نہیں ہو سکتی، ایک دفتر والے کی دوسرے سے دشمنی ہو یا دشمنی کی وجہ سے کام میں رکاوٹ ہو تو جھٹ شکایت پر سزا ہو جاتی ہے؟ تمہیں حضوری حاکم کا ٹھیک مطلب معلوم ہے؟ نہیں! آپس میں دفتری مساوات کا صحیح مشق ہے؟ تمہیں دفتری کام میں دیانت داری، راست بازی، رواداری، ایک باپ ہونے سے نزول امانت، روپیہ کا صحیح خرچ، وقت کی پابندی، اطاعت امیر

الغرض کوئی قرآنی آیت اور حکم نہیں جس کا سچا احساس اسی جیسی روپیہ کی ملازمت میں حاصل نہ ہو گیا ہو۔ پھر تم اس قرآن کے معنی پوچھنے کے لئے ملّا اور مولوی کے پاس کیوں جاتے ہو!

انگریز کے ملازم کا علم قرآن

انصاف کرو کیا اس انگریزی ملازمت نے ہی تمہیں قرآن کا صحیح علم نہیں دیا؟ کیا "اللہ کی عبادت" کا وہ عملی علم نہیں دیا جس کی بیچارے کم علم مولوی کو ہوا تک بھی نہیں؟ جب تم قرآن خود پڑھ سکتے ہو، نہیں جب قرآن خود پڑھ جاتے ہو اور ایک دنیاوی حاکم کی ملازمت اختیار کر کے عملاً اس عبادت میں لگے ہو اور دن رات اس عبادت کو محسوس کر کے اللہ کی عبادت کو خوب سمجھ سکتے ہو کہ یہ مراد ہے، سمجھ سکتے ہو کہ جب ساڑھے آٹھ کروڑ مسلمان "اللہ کی عبادت" میں لگ جائیں گے تو وہ کتنے بڑے دفتر کے مالک ہوں گے اور وہ سلطنت کس قدر ہیبت ناک ہو گی! تو صاف بتلاؤ کہ کیا تمہیں قرآن کا علم نہیں؟ قرآن کریم میں "علم" سے مراد وہ علم ہے جو تمہاری آنکھوں نے دیکھ لیا اور کانوں نے سن لیا (وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا) کیا تم نے اپنے دفتروں میں اور اپنے عہدوں کی کرسیوں پر قرآن کی آیتوں اور حکموں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اور کان سے سن کر علم حاصل نہیں کیا؟ جب علم حاصل کر لیا ہے تو سنو! قرآن کہتا ہے کہ حیف ہے اس سب سے بڑے جھوٹے اور خدا سے باغی شخص پر کہ جو اللہ کا حکم کو پڑھے جانے کے وقت صاف سنتا ہے پھر ان سے روگردان ہو جاتا ہے کہ گویا سنے ہی نہیں، تو اے نبی! ایسے شخص کو دردناک عذاب کی بشارت دو۔ لیکن جس شخص نے ہمارے احکام کا علم حاصل کر کے اس کے عینی مشاہدے کے بعد ان کو ٹالنے کے بہانے کئے، ان کو رسوا کرنے والا عذاب اور آخرت میں جہنم ہے! ان کو ان کے دنیا کے عمل کچھ فائدہ نہ دیں گے، نہ وہ خدا جو انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر دنیا میں پکڑ رکھے ہیں اور ان کے لئے بڑا عذاب تیار ہے۔ (وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ○ يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ○ وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ○ مِّن وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ ۖ وَلَا يُغْنِي عَنْهُم مَّا كَسَبُوا شَيْئًا وَلَا مَا اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○ (سورہ جاثیہ پارہ ۲۵ آیات ۷–۱۰)

کیا اب اس صاف تشریح کے بعد قرآن کا علم رکھ کر اس سے مکر کرنے والوں کی سزا جہنم نہیں؟

خاکسار تحریک میں ملازمین حکومت شامل ہو سکتے ہیں

لیکن کیا آج اس حالت میں کہ مسلمان غیر کا محکوم ہے قرآن پر معمولی عمل بھی نہیں ہو سکتا؟ خاکسار تحریک میں اس وقت بیسیوں ملازمین اور مجبور لوگ عملاً شامل ہیں، بیلچہ پکڑ کر قطار میں آتے ہیں، سپاہیانہ قواعد کرتے ہیں، خدمت خلق کرتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، مسلمانوں کی ایک قطار پھر بنانے کی فکر میں ہیں، پانچ پانچ سو اور ہزار ہزار روپیہ کی آمدنیوں والے بھی ہیں، چودہ چودہ روپے کے چپڑاسی بھی ہیں، پولیس والے بھی ہیں، فوج والے بھی ہیں، کیا ان کو کبھی انگریز نے روکا؟ کیا انگریز جس کا اخلاق مسلّم طور پر بلند ہے اس قدر مجبور اور ادنےٰ ہے کہ ایک خالص مذہبی تحریک کو جس میں بنی نوع انسان کی ہمدردی ہے، جس میں خدا کے آگے سر جھکانا ہے، جس میں حسن اور نظام پیدا کرنا ہے، جس میں حکومت کے اعمال پر نکتہ چینی نہیں، جس میں کسی قوم سے الجھنا نہیں، جس میں ہر خاکسار کو تعلیم دی جاتی ہے کہ بلا لحاظ مذہب و ملت اور بے پاس رنگ و نسل ہر مخلوق کی حتیٰ کہ حیوان اور نباتات کی بے مزد خدمت کرے۔ کیا انگریز کے پاس کوئی دلیل ہے کہ اس کو برا سمجھے یا اپنے ملازمین اور کارندوں کو اس میں شامل ہونے سے روکے؟ کیا ہندوستان میں اور قوموں کی کئی تحریکیں مثلاً سیوا سمتی، فوج، مہا بیروں، قادیانیت وغیرہ وغیرہ موجود نہیں جن میں کثرت سے ملازمین کو روکا؟ کبھی کسی ملازم کی پنشنیں ضبط ہوئیں، کسی کو نوٹس ملا کہ تحریک سے علیحدہ ہو جاؤ؟ کسی سے تعرض کیا؟ میں نے اگرچہ ابھی تک اپنی پنشن نہیں لی لیکن میری پنشن ضبط نہیں ہوئی۔ بلکہ سرکار کے ہاں سے مسلسل

---

* ترجمہ: اور اے مخاطب! اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تمہیں علم نہیں کیونکہ تمہارے کان اور آنکھ اور قلب سلیم سے پوچھ ہو گی کہ دیکھ سن کر کیوں یقین کیا۔ گویا اللہ کے نزدیک قرآنی علم کان اور آنکھ اور قلب سلیم کے ذریعے سے حاصل ہوتا ہے۔

اطلاعیں اب تک آتی ہیں کہ پنشن کب لو گے؟

الغرض سرکار والا تبار کو ہمارے مذہب سے کوئی سروکار نہیں، نہ ہو سکتا ہے، خاکسار تحریک کا مقصود بالذات اسی مذہب کو پابند کرنا ہے حکومت کی سیاست میں الجھنا ہرگز نہیں۔

خاکسار تحریک کا پروگرام

خاکسار تحریک کے مقاصد کی اس مسلسل تشریح کے بعد جو نہ لائق شرح و بیان ہے یہ بتانا ہے کہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہمارا طریق عمل کیا ہے اور کیوں ہے؟ ہم نے مسلمان کو پھر حقیقی معنوں میں سرپابند کرنے کے لئے کیا پروگرام رکھا ہے اور اس پروگرام کی منطق کیا ہے؟ خاکساری کا پروگرام یہ ہے کہ اے مسلمانو! محلہ وار جماعتیں بناؤ دیہات میں نماز مغرب سے پہلے (یا شہروں میں نماز عشاء سے پہلے) ایک قطار میں اپنے محلے میں کھڑے ہو جاؤ پھر مقرر کردہ سالار کے حکم کے ماتحت بیلچے سے سپاہیانہ قواعد کرو، عام خاموشی اختیار کرو، قواعد کے بعد خدمت خلق کرو، خدمت خلق کے بعد ایک قطار میں نماز پڑھ کر گھروں کو رخصت ہو جاؤ۔ اس پروگرام میں قوم کی سربلندی اور فتح و ظفر کا راز کیونکر ہے؟

مذہبی فرقہ بندی کا علاج

۱- مسلمانوں کی شکست کا باعث پچھلے تیرہ سو برس کے کئی حادثے ہیں۔ ان میں سے ایک بڑا حادثہ مذہبی فرقہ بندی ہے۔ اس روگ کا آخری اور حکمی علاج خاموشی ہے۔ بحثیں اور مناظرے ذہنوں کو اور ... کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہیں اور بالآخر کوئی صورت اتحاد عمل کی باقی نہیں رہتی۔ خاکسار کو کسی دوسرے خاکسار کے "عقیدے" میں کوئی دخل نہیں! سب مسلمان جو ایک خدا، آخری نبی اور ایک روز قیامت کے قائل ہیں خاکساری میں داخل ہو سکتے ہیں۔ داخل ہونے کے بعد ہر ایک کو حکم ہے کہ اپنے اپنے عقیدے پر مضبوطی سے جما رہے اور کسی دوسرے مسلمان سے اپنے عقیدے کے متعلق بحث نہ کرے کیونکہ بادشاہ قوم کا اخلاق یہ ہے کہ وہ کسی دوسرے فرد کی ذاتیات میں دخل نہ دے۔

مساوات کیونکر پیدا ہو سکتی ہے

۲- مسلمانوں میں مساوات نہیں رہی، ہندوؤں کی دیکھا دیکھی ذات پات کے تفرقے اور اپنے نفس کی آواز پر چھوٹے بڑے کا فرق پیدا ہو گیا ہے۔ دولت، علم، عزت، عمر، طاقت، لباس وغیرہ کے پیدا کئے ہوئے تفرقے اس "جاہلی فرقہ بندی" میں شامل ہیں اور ان کا باعث قوم میں اصلاح نفس کا نہ ہونا ہے۔ نفس کو مارنے کا آخری اور حکمی علاج بیلچے کے شرمندہ کن ہتھیار کو کندھے پر رکھ کر سربازار لوگوں کے سامنے ایک قطار میں قواعد کرنا ہے۔ بڑے آدمی کی "مصنوعی بڑائی" اس عمل سے کافور ہو کر اصلی بڑائی بن جاتی ہے وہ غرور کی بلند سطح سے نیچے اتر آتا ہے اور بعینہ یہی کیفیت "چھوٹے" شخص کے ساتھ کندھے سے کندھا جوڑ کر ایک قطار میں چلنے کا عمل "چھوٹے" شخص کو سربلند کر دیتا ہے۔ مساوات پیدا کرنے کا سب سے آسان طریقہ سب کو ایک قطار میں کھڑا کر دینے کے سوا کچھ نہیں۔ مدرسے کے ہم جماعت اسی وجہ سے برابر ہیں۔ مسلمانوں کی غلطی تھی کہ پچھلی کئی صدیوں سے وعظ کہہ کہہ کر مساوات پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہے، یہی فلسفہ نماز کی قطار کا تھا لیکن اسلامی نماز اب قومی نماز نہیں رہی صرف غریبوں کی نماز رہ گئی ہے، بیلچہ کا مزدوری کا ہتھیار جہاں زمین کو ہموار کرتا ہے وہاں انسان کی اونچ نیچ کو برابر کر کے مزدور کی شان بڑھاتا ہے، ایک قطار میں کھڑا ہونا جہاں بڑے اور چھوٹے کو برابر کر دیتا ہے، وہاں ڈسپلن یعنی نظم و نسق بھی پیدا کرتا ہے۔ محمد عربی (صلعم) پہلا شخص تھا جس نے انسان کو ایک قطار میں کھڑا کیا۔ فاروق اعظم پہلا شخص تھا جس نے انسان کو قطار میں چلایا۔ اس لئے قطاروں میں کھڑے ہو کر چلنا دین اسلام کا جتنے نہیں دین فطرت کا حکم ہے، آسمان پر پرندوں کی قطاریں اور زمین پر چیونٹیوں کی قطاریں اس کی شاہد ہیں۔ یہ حکم کوئی انگریزوں یا کسی اور قوم کی ایجاد نہیں، دین فطرت کا وہ پہلا سبق ہے جو عرب کے آخری پیغمبر نے دنیا کو دیا۔

سربازار لوگوں کے سامنے ایک قطار میں چلنا اس زنانہ حجاب اور شرم کو دور کرنے کے لئے ہے، جو گری ہوئی قوموں کے افراد میں اکثر پیدا ہو جاتی ہے۔ گری ہوئی قوموں کے افراد کام کرنا باعث "عار" سمجھتے ہیں حالانکہ عزت نفس بہت بعد درجہ ہو جاتی ہے۔ لوگوں سے حجاب کرنا زنانہ اخلاق ہے۔ وہ کام کے لئے شرمندہ ہونا مردانہ اخلاق نہیں۔ قوم کے لئے لازم ہے کہ اس کے اخلاق بہ سر مردانہ ہوں انگریز وقت پر جو کام آ پڑے بے دھڑک کر دیتا ہے۔ اس کی فتح مندی کا راز اس کے بلند مردانہ اخلاق میں ہے۔

ایک قطار میں سپاہیانہ قواعد ... پیدا کرنی ہے ... محبت اور اخوت پیدا کرنے کا سب سے بڑا طریقہ ... لہٰذا دلوں کے ملنے کا ... نماز کی وجہ ... مسلمانوں ... میں پیدا ہو گئی تھی ... سپاہیانہ قواعد ... ایک لباس ... کر دیتی ہے۔

سمع و طاعت کیونکر پیدا ہوتی ہے

۳- مسلمانوں میں سمع اور اطاعت کا مادہ باقی نہیں ... کی بنیاد ہے اور سنن اور قبول ... تمام اطاعت کا ... قرآن ... اس قوم کو کہا ہے جو ... اور ... حکم ... مرضی سے حکم ... والے لوگ قوم کو ... جہنم میں ڈال دیتے ہیں ... سمع اور طاعت پیدا کرنے کا ... ذریعہ سپاہیانہ قواعد ہے، ایک قطار ... کسی حاکم کے ماتحت کام کرنا ہے۔ جماعت کا ... جب سامنے کھڑا ہو کر حکم دیتا ہے تمام جماعت کان ... کرتی ہے، بڑے اور ... ایک ... انتظار کرتے ہیں، سردار کے چھوٹے چھوٹے حکم ... وغیرہ ... بالآخر جماعت میں ... کی قابلیت پیدا کر دیتے ہیں۔ پھر بڑے بڑے حکموں پر عمل ... جان دینے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے ... میں اگر ہندوستانی مسلمانوں نے انگریز کے حکم سے ... کو لیوں سے ... اس کی وجہ ان کی سپاہیانہ ترتیب تھی، جماعت میں داخل ہو کر ہر شخص حکم ... پر مجبور ہے اور جب اطاعت کی ہوا بندھ جائے تو سب نافرمانی مفقود ہو جاتی ہے۔ اطاعت کی ہوا باندھنا اصلی اطاعت پیدا کرتا ہے۔ اطاعت جو مرضی کا ... کوئی اطاعت نہیں، صحیح اطاعت وہ ہے جو ناراضگی میں سپاہی کو خاموش کر دے، خاکسار تحریک کے پیش نظر یہ ہے کہ تمام قوم میں اطاعت امیر کی ہوا باندھ دے۔

نماز کا منتہا کیا تھا

سپاہیانہ قواعد کا منتہا صرف انہی حکموں کو ماننا نہیں جو قواعد کے وقت دئے جاتے ہیں بلکہ سپاہی میں ہر افسر کے ہر حکم کے ماننے کی قابلیت ہر وقت اور ہر حالت میں پیدا کرتا ہے، قواعد جاننے والا سپاہی ایک مدت کی تربیت کے بعد اطاعت امیر کا طبعی خوگر ہو جاتا ہے۔ نماز نے مسلمانوں میں اخلاق ابتدائے اسلام میں پیدا کر دیا تھا، اس وقت امام جماعت صحیح معنوں میں سردار تھا۔ امام کی حرکتوں پر تمام جماعت کی اسی طرح کی حرکت امام کا خوف پیدا کر لی تھی، حکم تھا کہ جماعت امام کی حرکت سے ایک لمحہ پہلے یا پیچھے حرکت نہ کرے "جو کرے گا قیامت کے دن اس کا سر گدھے کا ہو گا"۔ (حدیث) نماز ... قرآن میں ہے ... صف میں کھڑے رہو ... میں سستی سے اور ... کھڑے ہوتے ... سب سے پچھلے درجے کے مستحق ... ان کی مناقفت ... نماز ... میں سستی کھڑے ہو کر نفاق ... پیدا کرتے ... حکم تھا کہ اگر امام عادتاً (یعنی معمول کے خلاف) حرکت کرے تو جماعت ... نہیں بلکہ سیدھی رکھو ... اور خاموش کھڑے رہو ... جماعت سے پہلے حضرت عمر درہ ہاتھ میں لے کر صفیں سیدھی کیا کرتے تھے اور کسی کو قطار سے ایک انچ باہر کھڑے ہونے کی مجال نہ تھی ... بیت المقدس کی طرف مدت تک رخ کرنے کے بعد قبلہ کی تبدیلی کا حکم عین نماز میں پہنچا اس وقت رسول خدا صلعم خود امام تھے جماعت نے اسی طرح بلا عذر منہ موڑ لیا، قرآن نے اس حیرت انگیز اطاعت کو ایمان کہا اور کہا کہ تمہارے اس ایمان کا بڑا انعام ملے گا۔ (وما کان اللّٰہ لیضیع ایمانکم)۔ گویا امیر کی بات کے حکموں کی کامل اطاعت ایمان تھی آج امیر جماعت تو ہے نہیں بلکہ رسول خدا کے حکموں کی اطاعت صرف ڈھیلوں اور ڈاڑھیوں تک رہ گئی ہے

بانی سے متعلق تھیں، ہر محلے کے امام کو تو یا سی تکلیف دے کر اپنا صحیح بنا لیا ہے کہ اول نہ سکے۔ آج ملا امام بننا گالی ہے۔ قرون اولیٰ کی نماز میں امام کی سرداری کا تقرر آپس میں کامل اخوت اور بے مثال اطاعت امیر تھا۔ موجود تھی۔ مشہور منافق عبداللہ ابن ابی کے متعلق ایک صاحب نے ابھی اصلاح کے کالموں میں کہا ہے کہ وہ نماز پڑھ کر اپنی قوم میں پیمبر کی مذمت کرتا۔ وہ کہتا کہ یہ شخص (یعنی محمد صلعم) بظاہر اپنی قوم کو عبادت خدا کے لئے جماعت کے ساتھ شامل ہونے کی تاکید کرتا ہے۔ مگر دراصل یہ ہے کہ ہم سب کی تعلیم دیتا ہے کہ ہم اس جنگ کی تعلیم دیتا ہے۔ دشمن کا یہ قول نماز کے متعلق اس وقت کے امام ان کا مفہوم کرنے میں بہت مفید ہے۔ بالآخر نمازیوں نے ... امام اور تمام نمازی ... آج کل کے نمازی ... اکثر خلاف دین سمجھتے ہیں۔

محلہ وار تنظیم کا مقصد

۴۔ خاکسار تحریک میں محلہ وار جماعتیں بنانے سے پیش نظر یہ ہے کہ محلہ کے بہترین افراد میں سالار بننے یعنی حکومت کرنے کی لیاقت پیدا ہو۔ محلہ کا سالار اپنے محلہ کا لیڈر (سردار قوم) اس لئے ہے کہ اس میں تن تنہا تمام محلے کو اپنے ہاتھ میں لینے کی طاقت پیدا ہو۔ اگر سالار محلہ جماعت کو چلا نہیں سکیگا اگر قابل ہے تو تمام سپاہیوں کو تحریک کے رنگ میں رنگ کر ثابت کر دے گا کہ قوم میں حکومت کرنے کا اہل شخص موجود ہے۔ محلہ وار جماعتیں اس نقطۂ نظر سے قوم کے ہزاروں ٹریننگ سکول (تربیتی درسگاہیں) ہیں جن میں سالار بنتے ہیں اور اس تربیت پر ایک پائی صرف نہیں ہوتی۔ قوم کو جلد سے جلد بلند کرنے اور اس میں کثرت سے قابل افراد پیدا کرنے کا اس سے زیادہ آسان اور سستا طریقہ ممکن نہیں۔ محلہ وار جماعتوں کا اس سے بھی بڑا فائدہ یہ ہے کہ ان کو دیکھ کر عوام الناس میں روزانہ تنظیم اور اطاعت امیر کا وہ حس پیدا ہوتا ہے جو اور کسی طریقہ پر کروڑوں روپیہ خرچ کرنے سے قرنوں بعد بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ کسی قوم میں محلہ وار تنظیم کا ہونا اس قوم کی سب سے بڑی خوش قسمتی ہے۔ پہلے وقتوں میں امام یا چوہدری اس کام کو سرانجام دیتا تھا لیکن وہ سلسلہ اب بگڑ چکا ہے۔

۵۔ ہر قومی اصلاح کی تمام بنیاد سننے اور ماننے والی جماعت پر ہے۔ حکومت اصلاح جلد از جلد اس لئے پیدا کر سکتی ہے کہ رعیت کو بزور سنا اور منا سکتی ہے لیکن اگر حکومت میسر نہ ہو تو اصلاح پیدا کرنے کے لئے جماعت پیدا کرنا لازمی ہے۔ جس محلہ میں خاکسار جماعت قائم ہے وہاں ہر قسم کی اصلاح کے لئے زمین تیار ہے۔ سالار محلہ صرف زبان ہلا کر نہ صرف اپنے خاکسار سپاہیوں بلکہ اکثر اوقات تمام محلہ میں مقدمہ بازی، فضول خرچی، قرض داری، شراب خوری، رسوم بد وغیرہ کی اصلاح کر سکتا ہے۔ سالار محلہ فی الحقیقت امیر محلہ ہے اگر وہ اپنے آپ کو ایسا بنانا چاہے اس کا فرض ہے کہ سپاہیانہ قواعد، اخوت اور مساوات کے ذریعے سے اپنے محلہ میں وہ طاقت سمع و طاعت پیدا کرے کہ تمام اصلاح اس کے صرف لب ہلانے سے پیدا ہو سکے۔

جسمانی صحت کی قومی ضرورت

۶۔ ہر قوم کی فتح مندی اور غلبے کا راز اس کے نوجوانوں کی جسمانی صحت میں ہے۔ جس قدر ایک قوم صحت مند ہے اسی قدر وہ فتح کے قریب تر ہے۔ اور اسی قدر جسمانی خیالات اور اعمال میں ہے مسلمان جسمانی صحت میں غالب قوموں سے بہت پیچھے ہیں۔ مسلمان کی کمزوری زیادہ تر مفلسی، ان کا معاش اور معاشری بدکاریوں کی وجہ سے ہے۔ خاکسار تحریک کی روزانہ سپاہیانہ قواعد قوم کی پسماندہ جسمانی صحت کے معیار کو جلد بلند کرنے کا ایک ارزاں اور بے مثال ذریعہ ہے۔ ایک غریب اور پسماندہ قوم کے لئے سپاہیانہ قواعد بہترین ورزش ہے۔ اس پر کچھ خرچ نہیں پڑتا اور قوم کی آئندہ جنگ میں سینہ سپر ہو کر لڑنے والے سپاہی لاکھوں کی تعداد میں جلد پیدا ہو سکتے ہیں۔ چونکہ سپاہیانہ قواعد کا وقت مقرر ہوتا ہے اس لئے یہ تحریک شہری نوجوانوں کو سینما، تھیٹر، زنا اور فضول خرچی سے عملاً روک دیتی ہے۔ سپاہیانہ قواعد کے علاوہ خاکسار مختلف قسم کی ورزشوں مثلاً کبڈی، تیراکی، دوڑ، رسہ کشی، نیزہ بازی، گتکہ بازی میں شامل ہو سکتے ہیں۔

روزانہ عمل کی منطق

۷۔ اگر غور سے دیکھو تو فطرت کا ہر عمل جو انسان سے متعلق ہے بلکہ فطرت کے اکثر عمل روزانہ ہیں، کھانا پینا، سونا، جاگنا، بول و براز، چلنا وغیرہ سب عمل انسان سے روزانہ ہوتے ہیں۔ اسی ڈیوٹی (یعنی ہمیشہ کرنے) میں انسان کی حیات کا راز ہے۔ قوموں کی زندگی کا راز بھی روزانہ بلکہ لگاتار عمل پر ہے۔ خاکسار تحریک کی بنا روزانہ عمل پر اس وجہ سے ہے کہ قوم کے ہر فرد میں استقلال کا نشہ ہونا ہے اور جب کوئی نالائق اور بے علم رہنما پچھلے کئی برسوں سے قوم کے ہنگامی جذبات کے ساتھ کھیل کر ان کی رہی سہی قوتوں کو فنا کر رہے ہیں اور اپنے ذاتی نفع کے سوا کوئی شے پیش نظر نہیں رکھتے۔ استقلال کے اخلاق کو پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ہنگامی یا وقتی تحریکیں کمزور قوم کی ملی قوتوں کو اسی طرح جلد فنا کر دیتی ہیں جس طرح کہ بوڑھے یا کمزور شخص کی قوت رجولیت کو محرک شہوت دوائیں۔ ان دواؤں کے استعمال سے رہی سہی طاقت بہت جلد از جلد نکل جاتی ہے کیونکہ ان کا کام صرف باقیماندہ طاقت کو جوش میں لا کر خارج کرنا ہے نئی طاقت پیدا کرنا ہرگز نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خلافت، ہجرت، سرخپوشی اور احرار کی اسلامی تحریکوں کے فنا ہونے کے بعد نہ قوم اب پچاس لاکھ روپیہ پھر جمع کر سکتی ہے، نہ ایک لاکھ آدمی پھر کبھی ہجرت کے لئے تیار ہو سکتے ہیں، نہ ایک لاکھ پھر سرخپوشی کے لئے تیار ہو سکتے ہیں، نہ بیس ہزار آدمی پھر جیل خانوں میں جا سکتے ہیں۔ یہ قوتیں مسلمانوں کی قوم میں بیشک موجود تھیں اور اگر موقع پر خرچ کی جاتیں تو ان سے بے حد نتیجے پیدا ہو سکتے لیکن قوم کے بدبخت اشتہاری حکیموں نے اپنے نفع کی خاطر قوم کو جوش دلا دلا کر ان قوتوں کو قوم کے بدن سے خارج کیا۔ اب حالت یہ ہے کہ جس طرح ایک بوڑھا شخص مباشرت اور سرعت انزال کے بعد نڈھال ہو کر اٹھ نہیں سکتا اور پسینوں پر پسینے آتے ہیں قوم نڈھال ہے اور ان حکیموں کو بے نقط سنا رہی ہے۔ اب ان نام نہاد لیڈروں کے لئے کسی تقریر کے بعد دس روپیہ چندہ جمع کرنا یا دس رضاکار پیدا کرنا مشکل ہے۔ ابھی ابھی سندھ میں ہمارے سالار گئے تھے انہوں نے کہا کہ پنجاب کے ایک مشہور رہنما نے اس ملک میں دس مختلف مقامات پر دھواں دھار تقریریں کیں اور چندہ کے لئے اپیل کی دس جلسوں میں پنتالیس روپیہ دس آنہ گویا فی تقریر چار روپیہ نو آنہ چندہ جمع ہوا! ایک مشہور رہنما نے کچھ مدت ہوئی مجھے کہا کہ ڈھائی گھنٹے کی تقریر کے بعد جب دہلی دروازہ کے باہر اس نے کی صرف اکتیس اکنیاں یعنی چار روپیہ سات آنہ وصول ہوئے! ۱۹۳۵ء میں ایک انجمن نے جو مسجد شہید گنج سے اپنے آپ کو "آزادوں" کی انجمن کہتی ہے، جو فی الحقیقت نہ انجمن ہے نہ آزاد، مفت خور بدمعاشوں کی ایک بھیڑ ہے جو مردار کی تلاش میں رہتی ہے۔ اور چندہ جمع کرنے کے لئے انگریزی صیب کو بھی اپنے بازو پر لگا لیتی ہے، گلہ پھاڑ پھاڑ کر خاکسار تحریک کے خلاف کئی دن تک تقریریں کیں، ان کی جماعت کے دو بڑے چند رہنما رے مارتے ہوئے لاہور پہنچے۔ لاہور سے خاکی وردی میں ایک لاکھ والنٹیر مانگنے کی بڑ ماری اور کہا کہ ہم بھی روزانہ قواعد کیا کریں گے۔ بڑی مشکل کے بعد وہ آنہ روزانہ رات کی ردلی کی اجرت پر کوئی درجن والنٹیر دہلی دروازے کے باہر کے باغ میں جمع کئے یہ تماشا دو تین ہفتے لگا رہا پھر ان کرایہ کے رضاکاروں نے سوچا ہوگا کہ دو آنہ میں دو گھنٹے تک قواعد کرنے کا سودا مہنگا ہے یہ بدمعاش ملا نے آپ تو ہزاروں روپوں کے بنگلوں میں رہ کر پلاؤ کباب کھائیں اور ہمیں دو آنہ دے کر اکڑنے پھریں کہ

ہر ہوسناکے نہ داند جام و سندان باختن!

ہنگامی حرکتوں کا نقصان

الغرض ہنگامی حرکت کوئی حرکت نہیں۔ دوران خون وہ ہے جو روزانہ اور وقت پر ہو۔ دوا دے کر چند لمحوں کے لئے پیدا کیا ہوا نہ ہو۔ جو دوران خون کسی محرک دوا سے پیدا ہوگا شراب کی طرح چند لمحوں کے لئے جسم کو چست ضرور کر دے گا مگر اس چستی اور کود پھاند کے بعد وہ پہلا دوران بھی نہ رہیگا۔ قوم کا روزانہ اور خاموش عمل بعینہٖ وہ لازوال طاقت، وہ طبعی اور فطری قوت، وہ ہمیشہ کی صلاحیت پیدا کر دیتا ہے جو روزانہ کھانا پینا، روزانہ سونا جاگنا، روزانہ محنت مزدوری، روزانہ چلنا پھرنا، روزانہ بول و براز کرنا وغیرہ وغیرہ

ہر انسانی جسم میں پیدا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہر فوج میں جو دنیا کی سلطنتیں دشمن کی طاقت کے بالمقابل اپنی حفاظت کے لئے بناتی ہیں روزانہ عمل ہوتا ہے ہر سپاہی کا عمل روزانہ ہے، پیادہ قواعد روزانہ ہے، چاندماریاں روزانہ ہیں، جرنیل روزانہ ہے، سنگروٹوں کی تربیت روزانہ ہے گھوڑوں کی مالش روزانہ ہے وغیرہ وغیرہ اسی طرح دنیا کے ہر محکمے میں جو کوئی کام کر رہا ہے روزانہ عمل ہے۔ نماز کے روزانہ ہونے میں بھی یہی حکمت تھی خدا چاہتا تھا کہ مسلمان روزانہ بلکہ پانچ وقت روزانہ، اتحاد قومی، اطاعت امیر، مساوات، اخوت، خدا کے حضور میں حاضری، قرب خدا، خشوع و خضوع، عاجزی اور انکساری کھینچا اور [illegible] سے بچنے کا اخلاق پیدا کریں۔ یہ روزانہ عمل ہی اسلام کے چند برسوں [illegible] غالب آ جانے کا باعث تھا اور آج بے مغز ہو جانے کے باوجود [illegible] سے اسلام کی جو بھی زندگی باقی ہے

[illegible] اعلان ہے کہ اگر مسلمان روزانہ صرف ایک وقت اپنے [illegible] گھنٹے کے لئے ایک سردار کی قیادت میں صرف خدا کے [illegible] قرون اولیٰ کی وہی شان پھر واپس آ جائے گی بلکہ [illegible] چلتی رہیگی جیسے مقدم ہیں، مستقلال کا [illegible] فال ہے۔ [illegible] اور [illegible]

انجمنوں کی حقیقت اور چندہ

جس قوم میں چندہ جمع ہو کر ایمانداری اور دیانت سے اس کا استعمال ہوتا ہو اور جس مطلب کے لئے چندہ جمع کیا گیا ہے وہ مطلب حاصل ہوتا جائے اس قوم کے ترقی یافتہ ہونے میں کیا شک ہے اور وہ قوم کیا کچھ نہیں کر سکتی۔ اسی طرح جو قوم "ریزولیوشن" پاس کرے اور ان ریزولیوشنوں کو صحیح معنوں میں "عزم" (یعنی پختہ ارادہ) سمجھ کر عمل کرتی جائے اس کے یہ کاغذی گھوڑے خطرناک آہن پوش جنگی موٹروں سے بڑھ کر ہیں اور اس قوم کے عروج یافتہ ہونے میں کوئی شک نہیں، اس کا ہر کاغذ پر لکھا ہوا ریزولیوشن توپ اور مشین گن کے برابر ہے، اسی طرح میرا یقین ہے کہ جس قوم کی انجمنوں میں عہدہ داروں کی کثرت کے باوجود مخصوص کام ہو رہا ہے اور وہ عہدہ دار آپس میں نہیں لڑتے وہ قوم انتہائی طور پر ترقی یافتہ ہے انگریزوں کی قوم میں تینوں باتیں (یعنی چندہ، ریزولیوشن اور عہدے) انگلستان اور ہندوستان کی ہر سوسائٹی، ہر کلب اور ہر نظام میں کامیابی سے موجود ہیں، اور اس لئے وہ قوم انتہائی طور پر ترقی یافتہ ہے۔ یہ چیزیں دراصل ان میں فتح اور غلبے کے بعد کی رہائشی اختراعیں ہیں جن سے ان کے چھوٹے چھوٹے کام عمدگی سے ہو رہے ہیں۔ لیکن انگریز بڑے معاملہ فہم اور انتہا درجہ کے چالاک لوگ ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ بعینہٖ یہی تینوں باتیں جب گری ہوئی قوم میں رائج کر دی جائیں گی تو وہ اس قوم کو تحت الثریٰ میں فنا کر دینے کے لئے کافی ہیں، اسی لئے وہ ہندوستان میں انجمنوں کے بننے پر بڑے راضی ہیں، انجمنوں کے پریزیڈنٹوں سے گورے ہاتھ ملتے ہیں، ان کو خان بہادری اور سر کا خطاب دیتے ہیں، ان سے خاموش سمجھوتہ ہے کہ اگر اخیر عمر میں سرکار کے بڑے بڑے "پبلک" عہدے لینا چاہتے ہو تو پہلے تمام عمر انجمنیں بنا بنا کر قوم کی بیخ کنی کرو، چندے نے کر یعنی قوم کی آخری طاقت کو لیموں کی طرح نچوڑ کر، آپس میں خوب کھاؤ، ہوائی کاغذی ریزولیوشن جی بھر بھر کر پاس کرو اور قوم کے تمام ارادوں کو گھن لگا کر کھوکھلا کر دو، ممبروں کی اتنی کثرت نہ ہو جتنی کہ انجمن میں عہدے دار بنیں تاکہ عہدوں کی مستی میں سب لڑتے رہیں اور کچھ کام نہ بن سکے۔ مجھے ایک بڑے سرکار پرست لیڈر نے جو اب اقلیم آخرت میں منتقل ہو چکا ہے اور خان بہادر، سر اور نہ جانے کیا کیا بن گیا تھا چائے کی دعوت دی۔ اس کے بنگلے کے ہال (ڈیوڑھی) میں بلا مبالغہ بیسیوں تصویریں لگی تھیں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ فلاں انجمن کا صدر رہا، فلاں کانفرنس کا استقبالیہ صدر تھا، فلاں کانگریس کا ہمدرد تھا، فلاں لیگ کا پریزیڈنٹ اور فلاں مجلس کا سیکریٹری تھا وغیرہ وغیرہ۔ وہ مجھے یہ تصویریں فخر سے دکھاتا رہا۔ اور چونکہ اس سے پہلے میں بڑے سرکاری عہدے پر تھا اور وہ کچھ نہ تھا اور مجھے اکثر سلام کرنے کے لئے آیا کرتا تھا۔ میں نے بے تکلفی سے کہہ دیا "بڑے چالاک ہو جو ان تصویروں کو ڈیوڑھی میں لٹکائے ہوئے ہو"۔ اب چونکہ وہ مجھ سے بھی بڑے عہدے پر متمکن ہو گئے تھے میرے چالاک کہنے پر بگڑ گئے۔ میں نے بالآخر ذکر کر دوست کہا "بھائی اپنی چالاکیوں سے اس

مقام پر پہنچے ہو اور اب محض گھر کے بھیدیوں سے گھاٹ بانٹ رہے ہو" تو مسکرا کر بات ٹال دی۔ اب بھی قوم میں کئی ایسے شخص موجود ہیں جو خاص مقاصد یا منصب خاص، ذاتی نفع کو مد نظر رکھ کر تمام عمر قوم کی لیڈری کر کے پبلک کو دھوکہ دیتے رہے اور اب پبلک پر ہنسنے کے ساتھ [illegible] خطابوں، جاگیروں اور عہدوں پر فائز ہیں حتیٰ کہ بعض نے اب قومی علم ادب بھی اس رنگ میں ڈھالا ہے کہ نفع کی دکان بن سکے۔

گری ہوئی قوم کا علاج صرف روحانیت ہے

الغرض گری ہوئی قوم میں چندے سے فتح و ظفر کی کسی منزل تک پہنچنا [illegible] ریزولیوشن پاس کرنا محض کاغذوں کا ضائع کرنا ہے اور عہدوں کی کثرت سے قوم کی بگڑی نہیں بن سکتی۔ یہ عہدے دار قیصر، خاقان اور نپولین ہرگز نہیں بن سکتے۔ گری ہوئی قوم میں جو اس قدر فلاح کے لئے قدم اٹھائے اور یا بھی امتیاز نہیں ہوتا اس لئے صحیح معنوں میں [illegible] کا علاج اگر چاہئے روحانیت ہے جس نے قوم کو فتح کی آخری منزل تک پہنچایا ہے پیدا نہیں ہوتی ہر شخص یہی سمجھتا ہے کہ فلاں شخص کھا گیا۔ خدا جانے کتنا کھا گیا اور اگر کئی چور آپس میں مل کر کھائیں تو وہ بھی دیر تک راضی نہیں رہتے۔ یمن کی چادروں اور حضرت عمرؓ کا قصہ مشہور ہے وہ بدبخت جہنمی اعرابی چونکہ خود چور ہوگا اس لئے حضرت عمرؓ کی دیانت پر حملہ کئے بغیر نہ رہ سکا۔ لیکن اس وقت چونکہ اسلام میں روحانیت آ چکی تھی اس کا الزام غلط نکلا! چونکہ روحانیت آ چکی تھی اس لئے حضرت عمرؓ نے اس کو کچھ نہ کہا، چونکہ روحانیت آ چکی تھی اس ایک اعرابی کے بعد کوئی دوسرا بدبخت مسلمان تمام تاریخ میں پیدا نہ ہوا جو اپنے امیر پر غلط الزام لگا سکے! آج چونکہ روحانیت مفقود ہو چکی ہے، اور اندھا کیا مانگے دو آنکھیں، یمن کی چادروں کے قصہ کی غلط سند موجود ہے ہر مسلمان دوسرے مسلمان پر بددیانتی کا الزام لگاتا ہے، ہر ایک کہتا ہے کہ دیکھو فلاں لیڈر اتنے لاکھ چندہ کھا گیا، فلاں نے فلاں جگہ فرسٹ کلاس بنگلہ بنا لیا، فلاں نے موٹر خرید لی، فلاں نے ہزاروں کا زیور بیوی کو پہنا دیا، فلاں نے مکانات بنا لئے وغیرہ وغیرہ اور چندہ ہوتے ہوئے ہر شخص لئے کام کی اجرت مانگتا ہے اور تمام معاملہ دنیاداری اور کاروباری بن جاتا ہے کہ گری ہوئی قومیں چونکہ لازماً بڑی دولت کی مالک نہیں ہوتیں اس لئے جس وقت چندہ ختم ہوا پبلک لیڈروں سے بدگمان ہو گئی۔ اسی وقت تحریک بھی ختم ہو جاتی ہے اور مسلمان اپنا سر پیٹتے ہیں کہ قسمت بڑی تھی! ہر گری ہوئی قوم کو پھر بلند کرنے کے لئے سب سے پہلی و آخری شئے روحانیت ہے تمام تاریخ میں کوئی ایک ایسی مثال بیان کرو جس میں کوئی ایک قوم بے غرض اور بے نفس نہ ہو کر منزل مقصود تک پہنچی ہو، کوئی ایک بتلاؤ جس نے خدا کا دامن پکڑے بغیر عروج حاصل کیا ہو، جس نے چندہ کر کے اپنے آپ کو آزاد کرایا ہو، جس نے اللہ کو اپنا مولا نہ سمجھ کر اور اس کی خاطر جان ہتھیلیوں پر رکھ کر آزادی حاصل کی ہو۔ روحانیت یہ ہے کہ ہر شخص صرف خدا کا ہو، بے غرض اور بے نفس ہو، اللہ کی دی ہوئی جان کو اللہ کے سامنے پیش کر دے! سب اللہ کے بندے مست قلندروں کی طرح باہر نکل آئیں اور اللہ والے بن جائیں دھنے جائیں! گری ہوئی قوم اس قدر دولت اور طاقت نہیں رکھتی کہ دشمن کے مقابل توپیں اور طیارے آہن پوش جہاز اور جنگی موٹریں، مشین گنیں اور بندوقیں خرید سکے، ایسا خیال مجذوب کی بڑ ہے، اس کا واحد ہتھیار روحانیت ہے! یہ روحانیت دشمن کے بڑے سے بڑے نظام کو جو اکثر کرایہ کا ہوا کرتا ہے تھوڑی مدت میں پاش پاش کر دیتی ہے۔ اس روحانیت کو دنیا کا کوئی قانون پکڑ نہیں سکتا، کسی تعزیرات ہند، کسی آرڈیننس، کسی دفعہ کی زد میں وہ لوگ نہیں آ سکتے جو بے غرض اور بے نفس ہوں، جو صرف خدا کے ہوں، جو آپس میں محبت، آپس میں رواداری، ایک دوسرے کی خدمت کا جرم عظیم کر رہے ہوں، جن کا سپہ سالار خدا اسے منظم ہو، جن کا جرنیل کوئی خدا کا بندہ ہو، جو خدا کی دی ہوئی جان کو خدا کا مال سمجھ کر اس امانت کو واپس کرنے پر تلے ہوں، دشمن اس خطرناک گروہ کو دیکھ کر بے دست و پا ہو جاتا ہے، سر پیٹتا ہے مگر توپیں اور طیارے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں! اس بنا پر گری ہوئی قوم کے اندر چندہ کا لالا رہنما کی بدبختی یا جہالت کا کھلا ثبوت ہے، چندہ آنے سے ایک مفلس اور نادار قوم اور پیچھے گی، دلوں میں بے اعتباریاں پیدا ہوں گی، رہنما اور پبلک کے درمیان چاندی سونے کی خطرناک خلیج حائل ہو گی جس پر درگاہ خدا سے دُھتکارے

ہوئے ان دل کے لئے اعتبار کا پل باندھنا محال ہے! پس اگر خدا سے بچے ہوئے کمزور بندوں کو پھر نور آور کرنا ہے تو سب کام بے مزد کیا جائے، نبیے بجز خدا کی رسولی شان پھر پیدا کی جائے، صرف خدا کو دلوں میں پھر اتارا جائے، اور کسی دوسرے "قاضی الحاجات" کی طرف رخ نہ کیا جائے! دشمن کی کروڑوں روپیہ کی توپوں اور تلواروں کا مقابلہ چند ہزار یا چند لاکھ روپیہ کے چندے سے منزل تک پہنچے پہنچنے رستے میں لٹ جاتے ہیں مگر نہیں کر سکتے۔ حج مقابلہ رنجیدہ کی طرح دلوں کو ملائم کر کے ایسی میں روحانی طور پر متحد ہو کر یک غرض ہو سکنے سے ہے۔ دشمن کی بندوقیں تلوار کاٹ نہیں سکتیں، قرآن حکیم نے اس حقیقت کو صاف بغیر ذرا بر واضح کیا اور پھر ملا کا کہ دیا گیا! اگر دنیا بھر کے خزانے ان لوگوں پر خرچ کر کے ان کے دلوں کو جوڑنا چاہتا تو نہ جوڑ سکتا، ان کے دل صرف اللہ کی وجہ سے جڑ گئے ہیں "لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم ولکن اللہ الف بینھم" اس لئے ثابت ہو گیا کہ دولت کے نقشے نہیں ہوتا ہے جھٹ روپیہ خرچ کر کے کرایہ کے سپاہی بھرتی کر لینا ہے، گری ہوئی قوم کے پاس کیا رکھا ہے جو اس زور کا مقابلہ ہو سکے بس وہ اللہ ہی اللہ ان کا کام سنوار دیتا ہے۔

بدنیت رہنما اور ان کا علاج

پس اگر گری ہوئی قوم کا کوئی رہنما چاہتا ہے کہ اس کے گرد اللہ والوں کی ایک خطرناک اور ناقابل شکست جماعت پیدا کرے نہ کہ چندہ مانگتا ہے تو وہ رہنما بدنیت ہے، بڑا ہوشیار اور چالاک ہے قوم کو دھوکہ دے کر اپنے یاروں کے لئے روپیہ وصول کرنا چاہتا ہے۔ اس چور اور بدمعاش کے گھر کی تلاشی لی جائے اور اگر تجربہ سے اس کا اپنا پیدا کیا ہوا کچھ نہ نکلے اور سب چندہ ہی کا ہو تو ہتھکڑی لگا کر اس کو جیل واصل کر دیا جائے، وہ رہنما نہیں، خطرناک ڈاکو ہے خواہ اس کی تقریریں اور تحریریں کتنی ہی بھلی لگیں، خواہ وہ بدمعاش مذہبی پیشوا بن کر جتلانے کے لئے کہ شیطان زادہ ہے "محمد" کو نانا کہے، اپنے آپ کو کالی کملی والے کا نواسہ کہے قادیان کے غلام احمد کو دجال اور کافر کہے اور سب سے پہلے آپ دجال اور کافر ہے کہ رسول خدا کی بے چین کر دینے والی محبت سے فائدہ اٹھا کر وہ اپنے آپ کو نواسہ کہہ کر غریب مسلمان کو اور غریب کرتا ہے۔ وہ قادیانیت کی لعنت کو کہاں ختم کرنا چاہتا ہے وہ اس کو پورے ... کروڑ مسلمانوں کی زبان پر لا کر اور امت کے دل میں شیطانی وسوسے پیدا کر کے غلام احمد کو مشہور کرنا چاہتا ہے تاکہ کم از کم چھبیس ہزار اور مسلمان تو قادیانی بنیں اور وہ شور مچاتا ہے کہ قادیانیت کا سیلاب بڑھا جا رہا ہے، بھلا چندہ کافی نہ تھا!

خاکسار تحریک میں چندہ نہیں کیونکہ ہم جان دینے والے اور منزل مقصود پہنچانے والے آدمیوں کی جماعت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جب یہ غرض جماعت پیدا ہو گئی اور منزل مقصود سامنے نظر آئی ہم چندہ مانگتا کیا، ہر مسلمان سے اس کا پورا مال بزور لے لیں گے، یہ مال صحیح معنوں میں فی سبیل اللہ ہو گا، بھیک منگوں والا یا انجمنوں اور لیڈروں والا "فی سبیل اللہ" نہ ہو گا۔ خدا نے جنت کے بدلے مومن سے اس کی پوری جان اور مال خرید لیا ہوا ہے یہ قرآن عظیم کی آیت ہے اس لئے منزل تک پہنچانے والی جماعت پیدا ہو جانے کے بعد ہمارے پاس مسلمان سے مال چھیننے کی سند موجود ہے لیکن وہ مال جب چھینا جائے گا جب ایک حرام خور بھی ہم میں نہ ہو گا، وہ مال سب کا سب "اللہ کی راہ" میں صرف ہو گا حضرت علامہ کی راہ میں نہ ہو گا، ہم ابھی سے اس مقصد کے لئے نہایت وسیع پیمانے پر بیت المال بنانے کی پیش بندی کر رہے ہیں۔ اور اگرچہ ادارہ علیہ نے اس کا باضابطہ اعلان نہیں کیا لیکن درد مند مسلمان اب بھی بن مانگے ہم کو روپیہ بھیج رہے ہیں۔ جان کی قربانی کرنے والے اگر پیدا ہو جائیں تو مال قربان کرنے والوں کا پیدا کرنا آسان ہے

اصلاح فرد واحد ہی پیدا کر سکتا ہے

۹۔ گری ہوئی قوموں میں جہاں انجمنوں اور عہدہ داروں کی کثرت سے کسی اصلاح کا پیدا ہونا محال ہے وہاں اصلاح کے خیال سے ان میں جمہوریت یا اکثریت کے تخیل کو رائج کرنا بھی انتہائی طور پر مضر ہے، اصلاح قوم کا خیال ہی لامحالہ اس امر کی دلیل ہے کہ قوم میں بہ حیثیت مجموعی چند در چند خرابیاں ہیں جن پر قوم کے اکثر افراد مطمئن ہیں اور وہ از خود ان خرابیوں کو دور نہیں کر سکتے۔ ایسی حالت میں جمہوری طاقت کے ذریعے سے جمہور کی اصلاح ممکن سمجھنا خیال خام ہے۔ جمہور کی کسی مجلس کا عوام الناس کے میلان طبع کے خلاف مقابلے کے لئے کھڑا ہو جانا ناممکن ہے وہ عوام کے بالمقابل کوئی بڑی انقلابی تجویز چلا نہیں سکتی، اس کے ارکان چونکہ جمہور سے منتخب شدہ ہیں اس لئے وہ اصلاح کے تخیل کو عوام الناس سے علیحدہ ہو کر وضع نہیں کر سکتے، وہ جو اصلاح پیدا کریں گے عوام الناس سے ڈر ڈر کر کریں گے، بلکہ در حقیقت کوئی اصلاح پیدا نہ کر سکیں گے۔ اصلاح اور انقلاب کے لئے ضروری ہے کہ ایک فرد واحد تمام قوم کے بالمقابل ڈٹ کر کھڑا ہو جائے، قوم چلاتی رہے لیکن اس کے ناکارہ اور نقصان دہ زخموں پر جراحی عمل کرتا جائے، بیکار اعضا کو جو قوم کی نشوونما کو روک رہے ہیں بے دھڑک کاٹ کر پھینک دے، سب دنیا مخالف ہو جائے لیکن وہ اپنی جگہ پر ڈٹا رہے، مخالفوں سے بے پرواہ ہو کر اپنا کام کرے، مخالف پر مسکرائے، بے دھڑک ہو کر قوم کا علاج کرے، بے نوبی سے عوام الناس کی چیخ و پکار سنے! یہی وجہ ہے کہ دنیا کی تمام تاریخ اصلاح و انقلاب میں جب کبھی کسی قوم کو عروج حاصل ہوا ہے فرد واحد کے ذریعے سے ہوا ہے، فرد واحد اپنی ضمیر کی آواز کا پابند ہے دماغ، دل اور جگر اس کے رہنما ہیں، دم بدم نتائج کا انتظار اس کو مضطرب رکھتا ہے، اس لئے اس کا ہر عمل منزل کی طرف ایک قدم ہے، انجمنوں اور مجلسوں میں ضمیر، دماغ، دل، جگر، اضطراب کچھ نہیں ہوتے، کثرت رائے اور اکثریت کا پاس ان کو سیلاب کی طرح جدھر مقدر ہو بہا لے جاتے ہیں اور طرفہ یہ کہ مجلسوں میں فرداً فرداً ذمہ دار افراد کی کثرت ہونے کے باوجود اس کی اکثریت کے کسی فعل میں ذمہ داری کا احساس موجود نہیں، اصلاحی انقلاب صرف ذمہ دار فرد واحد پیدا کر سکتا ہے اور آج چونکہ دنیا کی ہر ترقی اور عروج دراصل اصلاح اور انقلاب ہی کی ایک صورت ہے، یورپ کی اکثر جمہوری اور دستوری حکومتیں آہستہ آہستہ اس طرف مائل ہو رہی ہیں کہ عام ترقی اور عروج کے لئے بھی دستوری حکومت کی بجائے ڈکٹیٹرشپ یعنی مختار ناطق کی حکومت ہی زیادہ موزوں ہے۔

خاکسار تحریک اور اختیار ناطق

خاکسار تحریک کی بنا اول سے آخر تک ہر جگہ اختیار ناطق پر ہے، جمہوریت، اکثریت یا انتخاب پر کسی جگہ نہیں۔ محلہ کا سالار اس محلہ کا ڈکٹیٹر اس لئے ہے کہ اس سے محلہ میں اصلاح اور انقلاب پیدا کرنے کی توقع ہے، مجری انجمن سازی کی توقع نہیں۔ اسی بنا پر اس کو محلہ کے خاکسار سپاہی منتخب نہیں کرتے، وہ ادارہ علیہ کی طرف سے مقرر ہوتا ہے۔ محلہ کے تمام خاکسار باہمی اتفاق اور اتحاد کر کے بھی اس کو اپنی جگہ سے ہٹا نہیں سکتے۔ بلکہ بعض دفعہ ایسا ہوا ہے کہ ایک محلہ کی جماعت اپنے سالار کی دفعتہً تختی سے بگڑ کر اس امر کے درپے ہو گئی ہے کہ اپنے منتخب شدہ آدمی کو سالاری کے لئے پیش کرے۔ اس درخواست کو ہمیشہ رد کیا گیا ہے اور سالار کو موقوف کرنے کی بجائے اس جماعت کو توڑ دینا بہتر سمجھا گیا ہے اس فیصلے کا نتیجہ ہمیشہ یہ ہوا ہے کہ محلہ کی جماعت بالآخر اپنی کمزوری کو تسلیم کرنے کے بعد اسی مقرر کردہ سالار کے ماتحت پورے جوش سے کام کرتی رہی ہے اور کامل اطاعت کا نمونہ بن گئی ہے، انتخاب زور آور قوم کا حق ہو سکتا ہے لیکن کمزور قوم کو انتخاب کا حق دینا اس کے شیطانی جذبات کو بھڑکانا ہے گری ہوئی قوم کو عروج دینے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس قوم کے افراد کی خود رائی کو جو زوال کا لازمی باعث ہوا کرتی ہے فنا کر دیا جائے، کسی شخص کی کوئی ذاتی رائے نہ رہے یہ احساس نہ رہے کہ ہر شخص اپنی ذاتی رائے سے جماعت کو درہم برہم کر سکتا ہے، کمزور قوم میں کمزوری دراصل اس لئے ہے کہ اس میں ہر شخص صرف اپنا زور پیدا کرنا چاہتا ہے، ہر شخص پیر اور مرشد ہے! ذاتی رائے کو فنا کر دینے سے امن پیدا ہو گا اور امن کے بعد لامحالہ نظام، طوائف الملوکی سے نظام ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا، سالار ان محلہ کے تمام افسران بالا بھی علی ہذا القیاس اپنی اپنی جگہوں پر مختار ناطق ہیں۔ وہ اپنے اپنے علاقہ کی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہیں، ادارہ علیہ کی طرف سے ان کو گرفت ہوتی ہے، سزا دی جاتی ہے، انعام دئے جاتے ہیں۔ لیکن کسی سزا یا ناروا حکم کو جو وہ ایک دفعہ دے دیں واپس اس لئے نہیں لیا جاتا کہ جمہور میں ان کی ڈکٹیٹرشپ برقرار رہے۔ اگر کوئی سالار پے در پے اپنی ذمہ داری کو محسوس نہیں کرتا تو اس کی سزا یہ ہے کہ اس کو تبدیل کر دیا جائے یا خاکسار بنا کر پھر سپاہیوں کی قطار میں شامل کر دیا جائے۔

سالاروں کو حکم ہے کہ کوئی بڑی تجویز رائج کرنے سے پہلے اپنے ماتحتوں سے مشورہ لیں۔ تجویز کردہ اصلاح سے پہلے جمہور کا اس تجویز کے متعلق میلان دریافت کریں، پھر اس کے بعد اپنی ذمہ داری پر جو حکم مناسب سمجھیں نافذ کریں۔ وہ ادارہ کے سامنے جواب دہ ہیں لیکن ان کو حکم نافذ کرنے اور نافذ کرنے کے بعد منوانے کا پورا اختیار ہے۔ یہی اسلامی "شوریٰ" خاکسار تحریک میں اول سے آخر تک رائج ہے۔

خاکسار تحریک اور مساوات

خاکسار تحریک میں اصول یہ ہے کہ کوئی شخص اندر سے استحقاق افسر نہیں سب خاکسار اور سالار سپاہی ہیں۔ اس بنا پر ادارہ علیہ بلا وجہ ہر سالار کو جس وقت چاہے خاکسار کر سکتا ہے۔ اکثر ایسا ہوا ہے کہ علاقہ کا بڑا افسر کسی وجہ ظاہر کرنے کے بغیر سپاہی کر دیا گیا ہے اور اس نے نہایت خوشی سے یہ تنزل قبول کیا ہے۔ اسی طرح ہر سالار کسی دوسرے سالار کے علاقے میں محض سپاہی ہے اور اس کے سپاہیوں کی قطار میں شامل ہوتا ہے۔ خاکسار تحریک کی انتہائی داخلی مضبوطی کی دلیل یہ اسلامی نظام ہے جس کے اندر اسلامی اخوت اور مساوات صحیح طرح عمل کر رہی ہے۔

ادارہ علیہ کا نظام اور مقام

خاکسار تحریک میں تحریک کا بانی بھی صرف ایک سپاہی ہے وہ جماعت کے نام بڑے سے بڑا اور سخت سے سخت حکم جاری کر سکتا ہے۔ لیکن ادارہ علیہ کی طرف سے تمام جماعت کی کمان ہر وقت اور یہ بہر حال اس کے ہاتھ میں ہے لیکن عام طور پر وہ جس علاقے میں رہتا ہے اس علاقے کے سالار کے ماتحت بطور سپاہی سربازار کام کرتا ہے تاکہ اس کو اپنے مختار ناطق ہونے کا غلط احساس نہ ہو۔ تحریک کے بانی کا اصول یہ ہے کہ وہ سر دست تحریک کی قیادت بلا شرکت اسے خود کرے لیکن اگر ادارہ علیہ ترقیٔ تحریک کی کسی منزل پر تحریک کے اندر کسی شخص کے عمل کو بہتر سمجھے اور اس کی قیادت کو قوم کے لئے مفید تر تصور کرے تو بانی تحریک کا فرض ہے کہ اپنی قیادت اس شخص کے سپرد کر کے خود بطور سپاہی شامل ہو جائے۔ ادارہ علیہ بانیٔ تحریک کے تجویز کردہ اقتدار کی اعلیٰ صورت ہے جو تمام نظام اور اعتقادات کا مرجع ہے۔ اس میں قائد تحریک کے سوا کوئی دوسرا شخص شامل نہیں۔ اگرچہ تحریک کے تمام سردار اپنے تمام احکام ادارہ علیہ کی طرف سے نافذ کرتے ہیں۔ بانی تحریک یا قائد تحریک کی مجلس شوریٰ جو غالباً تحریک کے سب سے بڑے افسروں پر مشتمل ہو سکتی ہے۔ ادارہ علیہ بندیہ سے علیحدہ شے ہے اگرچہ اس کے مشورے میں شامل ہے اور ادارہ حسب ضرورت مجلس شوریٰ سے بے نیاز ہو کر احکام جاری کر سکتا ہے۔ تحریک کا قائد جب تک قائد ہے تحریک کا واحد ذمہ دار ہے اور ادارہ علیہ کے سوا کوئی طاقت اس کو اپنے منصب سے گرا نہیں سکتی۔

الغرض خاکسار تحریک کا تمام نظام اول سے آخر تک اختیار ناطق (یعنی ڈکٹیٹر شپ) پر مبنی ہے لیکن اس اختیار ناطق کی بنیاد باہمی محبت، بے پناہ عدل و انصاف، اخوت، مساوات اور انکساری پر مبنی ہے۔ محلہ کا سالار بے شک مختار ناطق ہے لیکن ہر دوسرے خاکسار سپاہی کے برابر ہے۔ وہ بے شک مختار ناطق ہے۔ لیکن ہر سپاہی سے مشورہ کر سکتا ہے اور مشورہ کے باوجود مختار ہے۔ وہ بے شک مختار ناطق ہے لیکن پے در پے غلطیوں کے بعد اپنے مقام سے وجہ ظاہر کرنے کے بغیر معزول کیا جا سکتا ہے۔ وہ بے شک مختار ناطق ہے لیکن اس کو اپنے محلہ کی بہبودی اور تحریک کی ترقی مدنظر ہے اس لئے وہ نا جائز احکام نافذ کرنے میں اپنی ضمیر، قرآن، اسلام، رسول اور خدا کی آواز کا پابند ہے۔ بانی تحریک اگرچہ مختار ناطق ہے لیکن اس کو ہر دم احساس دیا جاتا ہے کہ وہ ہر دوسرے سپاہی کے برابر ہے۔ وہ بے شک مختار ناطق ہے لیکن تحریک کے اندر کسی قابل تر فرد کی موجودگی میں اس کا فرض ہے کہ اپنی جگہ اس قابل شخص کو دے کر آپ بطور سپاہی نظام میں شامل ہو جائے۔ غرضیکہ قوم کا نظام اس اخوت اور مساوات، اس عدل و انصاف اس خدا ترسی اور گمنامی کے بغیر حل نہیں ہو سکتا۔ خاکسار تحریک کے ہر فرد کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ اطاعت امیر کے زریں اصول کو تحریک کی کسی منزل پر ہاتھ سے جانے نہ دے کہ کسی منزل پر تحریک کے عہدہ داروں کی ترتیب و تنظیم اسے پسند آئے یا نہ آئے دل کو روک کر اپنا پہلا اور آخری مقصد یہ جانے کہ تحریک کو کامیاب کر کے منزل مقصود تک پہنچانا ہے۔

خاکسار تحریک اور خاموشی

۱۰۔ خاکسار تحریک کی بنیاد خاموشی پر ہے۔ خاموش قوم صحیح معنوں میں طاقتور قوم ہے، خاموشی طاقت کی پہلی اور آخری علامت ہے، فطرت کی تمام بڑی طاقتیں خاموش ہیں اور خاموشی سے عمل کر رہی ہیں۔ زمین سے تیرہ لاکھ گنا بڑا سورج، چاند ستارے، ہوا، بادل، مخلوق، خالق، خالق کل اور فطرت سب خاموش ہیں۔ فطرت کی سب سے بڑی اور سب سے زیادہ تیز رفتار طاقت یعنی برق خاموش ہے سمندر جو زمین کی سب سے بڑی طاقت ہے خاموش ہے۔ یہی خاموش طاقتیں جب ٹکراتی ہیں مخالف کو پاش پاش کر دیتی ہیں۔ انگریز قوم کی خاموشی ہی اس کی قوت کا راز ہے۔ انگریز کی خاموشی سے ہی ہندوستان میں اس کا بے مثال وقار اور رعب سلطنت اب تک قائم ہے۔ خاموشی از روئے اسلام ایمان کی تقویت ہے اور مسلمان کو تعلیم دی گئی تھی کہ خاموش رہے۔ الغرض خاموشی تخلقوا باخلاق اللہ کی تعلیم پر عمل ہے اور وہ قوم جو خاموش ہے خدا اس کا دوست ہے۔ پچھلی جنگ عظیم میں جرمن قوم کا خاموش نہ ہونا اس کی دردناک شکست کا باعث ہوا۔ ہر شخص ہر قسم کی جھوٹی سچی خبریں عوام میں پھیلاتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لڑائی میں تمام نظام بگڑ گیا۔ انگریز کے ماتھے پر اس کی انتہائی مصیبت میں بھی بل نہ پڑا، وہ خاموش تھا اور خاموشی سے لڑتا رہا اس لئے آخر دم تک اس میں فتح و ظفر حاصل کرنے کا عزم قائم تھا۔ انگریز کے پاس ہر دم اٹھنے بیٹھنے والے کو بھی خبر نہ ہوئی کہ انگریز کے دل کی کیا کیفیت ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے وقار اور اعلیٰ کی پابندی رہی خاموشی اور نظام کا ادنےٰ کرشمہ جنگ عظیم میں یہ تھا کہ ایک "بانکا اور غدار" مسلمان سپاہی اپنی رجمنٹ کے ساتھ پنجاب سے گاڑی میں سوار ہوتا تھا، خاموشی سے جہاز میں سوار ہو کر چند دنوں کے اندر بغداد کے محاذ جنگ میں حاضر کیا جاتا تھا جہاں اس غریب اور بے بس حیوان کو حکم تھا کہ اپنے مسلمان بھائی کے سینے گولیوں سے چھلنی کر دو۔ اس کو تعمیل کے سوا چارہ نہ تھا کیونکہ سپاہی کا کام خاموشی ہے۔ خاکسار تحریک کا منشا نہ صرف قوم کو خاموش کر دینا ہے۔ اسی خاموشی کے اندر قومی کمزوری، بے نتیجہ بحث، مذہبی فرقہ بندی، غیبت، نافرمانی، بدنظمی، باہمی عداوتوں اور صدہا اخلاقی برائیوں کا علاج موجود ہے۔ اگر کسی قوم کے پاس اپنی بہتری کے اور وسائل موجود نہیں تو اس کا صرف خاموش ہو جانا اس کو سربلند کر سکتا ہے۔ مسلمان کے ناکارہ لیڈروں اور ناعاقبت شناس ملاؤں نے پچھلے کئی سالوں سے مسلمان کے شیطانی جذبات کو بھڑکا کر قوم کو اس قدر ناکارہ کر دیا ہے کہ اب اس کے پاس نعروں، محفلوں، جشنوں، دماغی عیاشیوں اور گپ زنی کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔

بیلچہ کا مذہبی پہلو

نمبر ۱۱ المطبوعہ ۲۶ر جولائی ۱۹۳۵ء

خاکسار تحریک میں بیلچہ کا ہتھیار اس لئے ہے کہ اس کو دنیا کے آخری پیغمبر نے مسلمانوں کی انتہائی کمزوری اور دشمن کے انتہائی زور کے موقع پر اٹھا کر تین دفعہ پتھر پر مارا اور کہا کہ میری امت کو روم، ایران اور یمن کی سلطنتوں کی کنجیاں مل گئیں۔ یہ موقع غزوہ خندق کا تھا جب مدینے کے بے ہتھیار مسلمان صرف ڈھائی ہزار تھے اور کفار کہ چڑھ کر آئے تھے دس ہزار کی تعداد میں تھے اور سب مسلح تھے۔ ادھر مدینے کے یہودیوں نے عین وقت پر عہد شکنی کی اور کفار سے مل گئے، بلفظہ یہ حالت آج ہندوستان کے مسلمانوں کی ہے اور ایسی حیران کن حالت میں پیغمبر عرب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیلچے کو تین دفعہ بڑے پتھر پر مار کر جو خندق (یعنی حفاظت) کی راہ میں حائل تھا اور تیسری ضرب پر اس پتھر کو توڑ کر کہنا کہ میری امت کو دنیا کی بڑی سے بڑی سلطنت مل گئی ایک دلچسپ راز ہے جو ہر مسلمان کو سوچ میں ڈال دیتا ہے۔ فلسفی کہے گا کہ حضرت نے محنت کی طرف اشارہ کر کے اعلان کیا تھا کہ محنتی قوم ہی بادشاہ ہو گی۔ معتقد کہے گا بیلچہ کرامت تھی کہ روم ایران اور یمن کی فتح کے وقت اسلامی سپاہ نے اس کا استعمال کیا، نقاد کہے گا کہ مقصود مزدور کی شان کو بڑھانا تھا۔ اور اسی لئے مسلمان بادشاہ بن کر بھی مزدور ہی رہے جیسا کہ آج کل انگریز اور دوسری زندہ قومیں ہیں، صاف گو کہے گا کہ مسلمان دراصل اس وقت بد دل ہو گئے ہوئے تھے

اور یہ بڑا پتھر جو رستے میں رکاوٹ تھا کسی سے ٹوٹتا نہ تھا۔ حضرت نے پتھر کو توڑ کر مسلمانوں کے حوصلے بڑھائے اور مزید حوصلہ بڑھانے کے لئے فتح کی خوشخبری دی۔ الغرض یہ واقعہ ہر قطع کے مسلمان میں کچھ نہ کچھ تعجب اور ولولہ ضرور پیدا کر دیتا ہے اور یہ وجہ ہے کہ اب جب کہ تلوار میسر نہیں، توپ اور مشین گن رکھنے کا بلند تخیل نہیں، جنگی قوم بننے کا سلیقہ نہیں رکھتے ہوئے ہندوستانی مسلمان ہیں اس غزوہ خندق کے واقعے کی وجہ سے ہی کچھ اس ہتھیار سے پیدا ہو سکتا ہے۔ ورنہ اگر یہ مذہبی رنگ موجود نہ ہوتا تو مولوی اور ملا اس قدر بے وثوق ہیں کہ اس کا پرانا کفن فاڑ دیتے۔ اب بھی ان میں سے بعض اور یہ بعض اعتراض کرتے ہیں کہ یہ بیلچہ جو خاکسار پکڑتے ہیں بعینہٖ اس شکل کا نہیں جو رسول خدا نے پکڑا تھا بلکہ وہ اس وقت بیلچہ نہ تھا کسی تھی! مولوی کی اس کج بحثی کا علاج حضرت عمر کا درہ یا مصطفیٰ کمال کی تلوار ہے۔ اور کسی طرح ان لوگوں کا دماغ درست نہیں ہو سکتا!

بیلچہ اور مساوات

لیکن بیلچہ کے ہتھیار میں اور بڑی کرامتوں کے علاوہ سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ قطار میں کھڑے ہو کر کندھے پر اٹھا لینے سے بڑے سے بڑے وجاہت پسند اور متکبر شخص کی بڑائی کی رعونت چند لمحوں میں مٹ جاتی ہے۔ قومیں جب گرتی ہیں تو ان کے گرنے کی پہلی علامت بڑے اور چھوٹے، امیر اور غریب کا نمایاں فرق ہے۔ یہ فرق بالآخر قوم کی رگ رگ میں اس قدر اثر کر جاتا ہے کہ ہر شخص اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر ہر دوسرے شخص سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور قوم سے رفتہ رفتہ قوت کا آخری نشان مٹ جاتا ہے۔ ایسی حالت میں بڑے شخص کو دو تین گھنٹے رہنا کہ بڑائی چھوڑ دو غلط ہے مگر سے گذارش کرنا کہ (سوا) خدا کا ہتھیار پکڑ کر قطار میں چند لمحوں کے لئے شامل ہو جاؤ۔ بڑا اثر رکھتا ہے۔ جو شامل ہو جاتا ہے اپنے اندر ایک فوری انقلاب محسوس کرتا ہے کہ اس کی کبریائی کی عظیم الشان عمارت خود بخود دھڑام سے زمین پر آگری ہے اور یہ بلا اثر جو اس کی طبیعت پر ہوتا ہے یہ ہے کہ سب انسان برابر ہیں!

بیلچہ اور مزدوری کی شان

الغرض بیلچہ مساوات پیدا کرنے کا بے نظیر ہتھیار ہے لیکن اس کو بطور نشان سمجھ کر اٹھانا مزدور کی شان کو بلند کرنا بھی ہے۔ غریب اور مزدور لوگوں کی قربانیاں قوموں کو سربلند ہمیشہ سے کرتی چلی آئی ہیں۔ اور جس جماعت کا امتیازی نشان مزدور اور غریب قوم کا ہتھیار ہو اس کی صداقت روز اول سے ظاہر ہے۔ اس کی طرف ہر غریب اور مزدور گروہ کی نظر محبت اور اخوت سے پڑے گی۔ اس جماعت کا نصب العین کبھی یہ نہیں ہو سکتا کہ مزدور کو کچل کر سرمایہ کا راج قائم کرے۔ الغرض جمہوریت بلکہ اسلامی اشتراکیت کا جو بیلچے سے متصور ہیں یہ ہے کہ یہ جمہوری نظام کی بنا مزدور کی عزت کے اعلان پر ہے اور بیلچہ اس امر کی روشن شہادت ہے کہ خاکسار تحریک عوام الناس کے عروج پر پہنچانے کے لئے ہے، خواص کو سربلند کرنے کے لئے نہیں۔ دین اسلام کا ادنیٰ جز آج کل کی یورپ کی مسخ کردہ اشتراکیت ہے اور ہر وہ جمہوری نظام جس کی بنیاد فرد واحد کے اس اختیار مطلق پر ہو جو اسلامی ہے۔ دراصل قرون اولیٰ کے اسلامی نظام کے مترادف ہے۔

بیلچہ کے اوصاف

بیلچہ کے اور نمایاں اوصاف اس قدر نمایاں ہیں کہ ان کو دہرانے کی یہاں ضرورت نہیں۔ ایک پنجابی شاعر نے جو مطلقاً پڑھا ہوا نہ تھا، مجھے بتایا کہ اس نے بیلچہ کے ایک سو پانچ فوائد پر ایک نظم تیار کی ہے۔ میں اس کی دقت نظر پر حیران رہ گیا جب اس نے کہا کہ بیلچہ ایک فوجی کے لئے میدان جنگ میں تلوار، دشمن سے بچنے کے لئے اس کی ڈھال، کیمپ میں سونے کے لئے اس کا تکیہ، بھوک کے وقت اس کا پیالہ، کھانا پکانے کے لئے اس کی ہنڈیا اور روٹی پکانے کے لئے اس کا توا، کھانا کھانے کے لئے اس کی پلیٹ، چلنے کے لئے اس کا عصا، خطرے میں اس کا سہارا، مسافرت میں اس کا رفیق، غریب کی ڈھارس، امیر کی انکساری کی نشان، اندھیرے میں رہبر، اجالے میں مسلمان کا مذہبی نشان، مزدور کی شان اور ... یورپ کے جدید فوجی سپاہی کا فوجی ہتھیار اور میدان جنگ میں خندق کھود کر دشمن کی زد سے بچنے کا واحد ہتھیار ہے۔ اس کا دعویٰ تھا۔

تلوار اور بندوق میں یہ خصوصیتیں ہرگز نہیں اور بڑا مزا یہ کہ کسی حکومت کے قانون کی گرفت میں نہیں بلکہ بیلچہ کو ممنوع قرار دینا روئے زمین پر تمام محنت اور مزدوری کو بند کرنا ہے۔ اگر ایک ان پڑھ شخص بیلچے میں یہ باتیں دیکھ سکتا ہے تو اور لوگ نہ جانے اس میں کیا کیا دیکھ سکیں گے! ایک سپاہی قوم کے لئے یہ سب معلومات بیش قیمت ہیں۔

خاکی وردی کی اہمیت

خاکسار تحریک میں خاکی وردی یا خاکی لباس صرف "خاکسار" کے لفظ کے تناسب سے ہی نہیں بلکہ اس میں سپاہی ہونے کا تناسب اور اس سے مشابہت کا اعلان بھی ہے۔ لباس کی مشابہت ہمدردی پیدا کرنے کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ اگر ایک ہندو اسلامی لباس اختیار کرے تو مسلمان اس کو عمدہ نظر سے دیکھے گا۔ ہزارہا ادنیٰ قسم کے ہندوستانی آج کل انگریزی لباس اور انگریزی ٹوپی صرف اس لئے پہنتے ہیں کہ انگریز کی ہمدردی ان سے قائم ہے۔ خاکسار کا خاکی لباس روئے زمین کے ہر خاکی پوش سے ہمدردی کا اعلان ہے اس لئے دنیا کی ہر حکومت کی فوج، پولیس، کارخانہ کے مزدوروں اور عاملوں کی ہمدردی ان سے ہے۔ اگر خاکسار کا لباس خاکی ہونے کی بجائے کسی اور رنگ کا ہوتا تو وہ اس قدر وسیع ہمدردی حاصل نہ کر سکتا۔

خاکسار تحریک اور خدمت خلق کا فلسفہ

۳۱۔ خاکسار تحریک کا نمایاں وصف خدمت خلق ہے۔ خدمت جہاں مخدوم میں شکر گزاری اور خادم سے سچی محبت کے جذبات پیدا کر دیتی ہے، ایک کمزور قوم کے لئے اپنے آپ کو متحد، نیک عمل، مستقل مزاج، حوصلہ مند، بلکہ خطرناک، نڈر اور ناقابل شکست بنانے کا خدمت خلق کرنے سے بہتر ذریعہ موجود نہیں۔ عام طور پر ہر نیک عمل نیکی کرنے والے کے دل میں ایک بلند تر دیکھنے والا نظارہ اور حوصلہ افزا طاقت پیدا کر دیتا ہے، لیکن مزدوری شدہ کر خدمت کرنے والا شخص نہ صرف طاقتور بلکہ خطرناک اس لئے ہے کہ اس کی نظر کسی بڑے سے بڑے شخص کے سامنے نیچی نہیں ہوتی، وہ کسی کا دست نگر نہیں اس لئے کسی سے دبتا نہیں۔ قرآن میں خدا نے پیغمبروں کے متعلق لکھا ہے کہ تم اپنی قوم کے لوگوں کو کہو لَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہ (یعنی میں تم سے اپنی خدمت کی مزدوری نہیں مانگتا میری تنخواہ دنیا کے بڑے حاکم اللہ کے پاس رکھی ہے) پس خدمت کرکے اجرت نہ لینا ہر مسلمان میں پیغمبری اور نبوی شان پیدا کرتا ہے، دنیا میں طاقتور اور خطرناک بنتا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام جدھر سے گزرتے کوڑھیوں کو اچھا، بیماروں کو تندرست، لولوں کو چنگا، اور اپاہجوں کو صحت مند کرتے گذر جاتے تھے لیکن حکومت وقت کو ان کی اس بے لوث خدمت کا خوف اس قدر تھا کہ قیصر روم کی خفیہ پولیس کا ایک آدمی ہر وقت ان کے ساتھ لگا رہتا اور حضرت کے روزانہ اعمال کی ایک مفصل ڈائری شہر کے مجسٹریٹ کو دیتا۔ اس ڈائری میں حضرت عیسیٰ جس جس شخص سے بات کرتے، جو جو بات کہتے تھے، جس گلی سے گذرتے سب کچھ درج ہوتا۔ ایک دفعہ خفیہ پولیس کے ایک سپاہی نے حاکم وقت کو اطلاع دی کہ اس شخص کی سنجیدہ آنکھوں میں ایک ہیبت اور خوف نظر آتا ہے اس کی آنکھیں آفتاب کی شعاعوں کی طرح روشن ہیں اور ان کا نور ایسا تیز ہے کہ اس کی وجہ سے ممکن نہیں کہ کوئی شخص اس کے چہرے کو نظر بھر کر دیکھ سکے۔ تحصیل علوم میں یہ شخص سارے یروشلم کے لئے عجوبہ اور حیرت کا منظر ہے۔ اس نے بظاہر کہیں تعلیم نہیں پائی لیکن بے عمل و دانش تمام علوم جانتا ہے۔ خود اسیری فرقہ جس کے نبوت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک سرگرم رکن تھے، خدمت خلق میں عام طور پر مشہور رہتا اور اس گروہ کا اثر اس قدر عالمگیر تھا کہ مصر اور فلسطین کے بڑے بڑے شخص اس کی عظمت اور طاقت کے قائل ہو گئے تھے! حضرت عمر فاروق اعظم باوجود کہ مربع میل کی سلطنت کے امیر المومنین ہو کر ہر شام مشک کندھے پر اٹھا کے بڑھیوں اور بیوہ کسوں کے گھر کا پانی بھرتے، ان کو سودا سلف بازار سے لا کر دیتے، گلی کوچوں میں رعیت کی تکالیف دریافت کرتے پھرتے لیکن اس انکساری کے باوجود ان کی حکومت کا جاہ و جلال اور شخصیت کا بدن پر لرزہ طاری کر دینے والا رعب اس قدر تھا کہ عباسی خاندان کے ذلت مدینہ میں ایک درخت کے نیچے زمین پر بیٹھ کر حکم جاری کرنا جنگ کا نقشہ سامنے ہوتا تھا، قاصد تیار کھڑے رہتے اور خود بخود کھڑا رہتا اور وہ احکام جاری

سوچیل دو میدان جنگ میں نازل ہوتے! صدر اسلام میں صحابہ صفہ کی بے پناہ روحانیت اور طاقت اسی خدمت خلق کے جذبے کے باعث تھی اور اس روحانیت کے زور اثر سے وہ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت سے خوفزدہ نہ ہوتے تھے۔ سرور کائنات کے عہد رسالت میں ایک صحابی کا قیصر روم کے برابر تخت پر جا بیٹھنا اور نیزے کی نوک سے قالین میں سوراخ کر دینا روحانیت کی اسی بے پناہ طاقت کی وجہ سے تھا جس کی منفعت سے بے نیازی اور خدا کی بندگی کی لازمت قرون اولیٰ میں مسلمان کو قوت اور جہانبانی کے لئے ڈھنگ سکھلاتی رہی۔ خلقت کی بے اجر خدمت دراصل خدا سے بستگی اور اللہ کی بندگی کا بے گمان اقرار ہے اور جس قوم نے اپنی قسمت ماسوا کو چھوڑ کر خدا سے وابستہ کی اس کے تنگ قسمت اور زوال بخت ہونے میں کیا شک ہے!

خاکسار تحریک میں خدمت خلق کا پروگرام خاکسار کو نڈر اور بے خوف و خطر کرنے کے لئے ہے۔ [illegible] کے موٹے نفس کو تیلا کرنے کے لئے ہے۔ خود سر اور مغرور منی کو رام کرنے کے لئے ہے۔ نفس کو مطیع کرکے دنیا کا مطاع بنانے کے لئے ہے۔ خاکسار سے خدمت کا بظاہر ذلیل کام کرا کر اس کی نظروں کو بلند کرنے کے لئے ہے! الغرض خاکسار کے ہاتھ میں بادشاہت کا پہلا اور آخری ہتھیار دینے کے لئے ہے قوم کو خادم بنا کر اس کو سپہ سالار اور سردار بنانے کے لئے ہے! جو قوم خدمت کرنا نہیں سیکھی اس سے سرداری کی توقع رکھنا سے وہ سردار ہونا ہے۔ [illegible] اس بات کی بے خطا دلیل ہے کہ وہ سردار کبھی محتاج اور بے بس رعیت کا بے عزت غلام ہے۔

خاکسار تحریک میں خاکسار کو سردار مشرقی صاحب کی ہدایت کیا گئی ہے کہ وہ بے دھڑک زنانہ وضع بنگلے اور انگریز کے بنگلے میں جا کر اسی طرح بیٹھے جس طرح کہ صحابی رسول نے اکا خطرے کے بے خوف و خطر تخت پر بیٹھ جانے کا نمونہ پیش کیا ہے۔ نیز کو بے اجر خدمت کے لئے پیش کرے تاکہ بے خوفی اور برابری کا [illegible] انگریز سے برابری کا اعلان کرے تاکہ اس کا رعب [illegible] بیٹھ پر خود [illegible] ہاتھ چھتیس کر فوجی سلام کرے تاکہ انگریز سے مساویانہ سلوک پیدا ہو۔ اگر نہ ہندوستانی انگریز سے خوف کھاتا ہے اور اس کے سامنے مرعوب ہو جاتا ہے تو اس وجہ سے کہ اس کے نزدیک انگریز حاجت روا ہے۔ [illegible] سمجھا جاتا ہے [illegible] عملی طور پر خدمت [illegible] کے۔ بلاشبہ غلام ہے مگر اگر محض انسان [illegible] اور اپنے برابر کرنے کا طریقہ ہے کہ اس سے غرض نہ رکھی جائے اور اس کی بے اجر خدمت کر کے اس کو محتاج کر دیا جائے! انگریز جب خاکسار سے خدمت کرانا مان لے گا اپنی کبریائی چھوڑ دے گا اس سے ماتحانہ برابری کا برتاؤ کرے گا۔ بلکہ اس خدمت سے اس کی نظر [illegible] جائیں گی، اس میں تکبر سے بولنے کی سکت نہ رہے گی۔ [illegible] غلام ہندوستانی کو ذلت اور حقارت کی نظر سے اس لئے دیکھتا ہے کہ اس کا سلام "[illegible] جز غرض نیست" کا مصداق ہے لیکن خاکساروں کے سلام کا سلام غرض اور عجز کا سلام نہیں، بے غرضی بے حجابی اور بے خوفی کا سلام ہے اس سلام کا نتیجہ انگریز کے دل میں خاکسار کا خوف ہے خاکسار کی اخلاقی جرأت پر تعجب ہے خاکسار کی طرف سے برابری کا مطالبہ ہے، خاکسار کی اجتماعی قوت کا بزور اقرار ہے، خاکسار کی بے پناہ روحانیت اس کی خدمت خلق سے پیدا ہوئی ہے جرأت اور جماعتی سپرٹ کا اظہار ہے۔ بلکہ انگریز کے دل میں یہ سلام انگریز کی دولت کو ہلکا کر دیتا ہے خاکسار کے دل میں خاکسار ہونے کی عزت پیدا کرتا ہے یہ سلام جس دن خاکساروں میں عام طور پر رائج ہو گیا جس روز ہر مسلمان نے انگریز سے خوف نہ کھا کر اللہ کے سوا سب سے بے خطر ہو کر انگریز سے مساویانہ ملاقات کی، اس بے حجابانہ کلام کی اور نڈر ہو کر بولا اس سے روایتی رعب کو خاطر میں نہ لا کر انگریز کو عرش سے فرش پر لے آیا، اسی دن انگریز کی سطحی عظمت کی عظیم الشان عمارت فنا ہو جائے گی۔ وہ ہندوستان کی سرزمین پر محض سیاح ہو کر رہے گا، شہنشاہی کے وقار قائم رکھنے کی فکر اس کے چہرے کے رنگ کو سیاہ کر دے گی، وہ بوکھلا بوکھلا کر بولے گا اور لڑکھڑا کر چلے گا، ہندوستان کی سیادت اس کی آنکھوں میں اندھیر ہو گی! قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے مگر ایران اور روم کی سلطنتوں کو چند برس کے اندر پاش پاش کر دیا تھا تو اس لئے کہ ہادی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمان کو چیتھڑوں میں رہنے کے باوجود قیصر و کسریٰ کے برابر بیٹھنے کا ڈھنگ سکھلا دیا تھا، اس کے دل میں دنیا کے متاع سے بے نیازی اور انسان کے جاہ و جلال سے بے خوفی پیدا کر دی تھی! مسلمان ایران کی سرزمین کو فتح کرنے کے لئے نکلے تو غافل یزدجرد شاہ ایران سمجھا کہ فقیروں کی ایک بھیڑ سرحد پر کچھ بھیک مانگنے کے لئے آئی ہے! تجویز ہوئی کہ ان کو کچھ [illegible]

دے کر رخصت کر دیا جائے۔ اس مضحکہ انگیز نخوت اور رعونت کے بعد یہ چند ہزار عرب نے کئی لاکھ کی سپاہ کو شکست دے کر جھکا دیا اور ایران کی عظیم الشان سلطنت کا پایہ تخت [illegible] میں پڑا تو رستم [illegible] نے غصے میں آکر [illegible] کے سر پر مٹی کی ٹوکری رکھوا دی۔ حضرت مقدم سفیر اس ٹوکری کو خوشی خوشی اٹھا لایا اور اپنے سردار کو بشارت دی کہ یزدجرد نے خاک پاک ایران تحفہ میں دے دی ہے۔ اب فتح کی منزل قریب ہے! اگر انگریز خاکسار کے سلام کو نخوت اور رعونت سے ٹھکرا دے گا تو اس میں [illegible] کا کھاتا ہے اگر غصے میں آکر خاکسار کو قابل توجہ نہ سمجھے گا تو اس میں انگریز کی [illegible] کا سامان ہے! خاکسار تحریک میں خاکسار کو یہ درس دیا جاتا ہے کہ وہ سب سے بے خوف و خطر ہو کر [illegible] اور سب کو اپنی بے خوفی سے خوفزدہ کر دے۔ جس روز ہر خاکسار میں یہ [illegible] کی یہ شان پیدا ہو گئی اور خاکسار سب جگہ چھا گئے وہ زمین خاکسار کی ہو گی [illegible] مغلوب [illegible] حاکموں کی نہ ہو گی!

خاکسار کا سلام اور آزادی کا زنانہ فلسفہ

نکتہ ناشناس [illegible] تنگ نظر مسلمان، مذہبی جماعتیں اور بد ذہن مسلمان خاکسار تحریک کے خلاف ایک مدت سے یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ اس تحریک میں مسلمان کو انگریز کے آگے جھکنا سکھلایا جاتا ہے اس میں انگریز کو سلام کرایا جاتا ہے! خاکسار تحریک غلامانہ ذہنیت پیدا کرنے کے لئے ہے، ہندوستانی کو پھر انگریز کا بندہ بنانے کے لئے ہے، خاکساری کا لفظ ہی زن [illegible] اور عاجزی کی دلیل ہے! ہم نے دیکھو اپنے شیروں کے کیا شاندار اور نہیں مارا مار رکھے ہیں! ابھی تحریک کا نصب العین ہندوستان کی کامل اور مکمل آزادی رکھا ہے، خاکسار کی طرح نابیوں کو صاف کریا اور قرآن [illegible] نہیں۔ کھا ہم جب انگریز خاوند سے لڑنے پر آتے ہیں تو دکھی ہوئی بیویوں کی طرح جیل خانوں کی کوٹھری میں خوشی سے اپنے آپ کو بند کر لیتے ہیں، بیوں کی طرح چرخہ کاتتے ہیں، عورتوں کی طرح بے پناہ شور مچاتے ہیں خوشامدوں کی طرح [illegible] کا کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ پولیس کی لاٹھیاں درجنوں خوب مزے سے کھاتے ہیں، بیوی کی طرح نافرمانی کو رحم دلانے کے لئے [illegible] کرتے ہیں [illegible] اٹھنے کا حکم دے تو بیٹھ جاتے ہیں [illegible] گھسیٹے جاتے ہیں [illegible] خود [illegible] وقت دیکھو کیا نشان ہوتی ہے گولیاں کھانے [illegible] بیٹھے تو آرام سے کھا بیٹھتے ہیں مگر کسی کو مار [illegible] کی جیبوں میں نہ کرنے [illegible] قرآن میں لکھا ہے کہ وہ اگر شہید بھی ہوتا ہے تو دس کو مار کر یا بیس کو تہ تیغ کر کے، مگر ہمارے عدم تشدد [illegible] ہر ایک کی یہ شان ہے کہ دس مرتے ہیں، دس کو شہید کا لقب دیتے ہیں لیکن ایک کو بھی نہیں مارتے۔ ہاں یہ ہوتا ہے کہ دس مرگ پر "صدائے احتجاج" کا ریزولیوشن ضرور پاس کر دیتے ہیں۔ ہمارا جرنیل [illegible] کی کیا ہے وہ عقل کا پورا ہے کہ بے لڑے پوری فوج کو دشمن کے سپرد کر دیتا ہے! ہم جیل خانوں میں پھر اپنے آپ کو بیوی سمجھنے کی بجائے "سرکار کا خانہ داماد" سمجھتے ہیں مزے سے روٹیاں کھا کھا کر سرکار کو کنگال کر دیتے ہیں، ہماری کمال آزادی کا طریقہ دیکھو کیا سہل ہے، سرکار کو جب مفت روٹیاں دینا پڑیں گی خود بمبئی کی راہ سے دم دبا کر بھاگے گی! آزادی حاصل کرنی ہے تو بے ہتھیار مرد بے تشدد مار کھا دو یا اپنے آپ کو جیل خانوں میں اور قید کر دو! بیلچوں اور انگریز کے بنگلوں پر جا کر سلام کرنے سے آزادی کہاں مل سکتی ہے!

ان زنانہ شیروں [illegible] پہننے والے مردوں اور مریدوں سے کہہ دو کہ نہ خاکساری کی سوار خاک جانو اور ہتھیار پر ہاتھ مار کر سلام کرنا کیا ہے تم ایک دو ہزار سال سے غلام اور زنانہ قوم کے زنانہ لیڈر کی وہ ما تحت پر ملک لگانے والی اور سدا مار کھانے والی امت ہو کر انگریز کو بمبئی کی راہ سے بھگانا دور کنار۔ اور اس کے خوفناک بنگلے پر جا کر اس کو باہر بلانا تو خیر، تم اگر سب کھڑے رہو اور صرف ایک انگریز تم میں اچانک آ نکلے تو ڈر کے مارے تمہارے پاجامے بھیگ جائیں کا نو تو بدن میں لہو نہ رہے تمہارے دل کی حرکتیں بند ہو جائیں تمہاری روحیں آزاد ہو جائیں، انگریز کا ایک ڈیم فول کا لفظ تمہیں "شہید" کرنے کے لئے کافی ہے۔ تمہارے ہندوستان کو آزاد کرانے میں کچھ شک ہے!

گاندھی کی زنانہ لیڈری اور ہندو فلسفہ کا عروج

تمہارا زنانہ لیڈر اس زنانہ قوم کا سردار تھا جس نے تمام عمر تلوار ہاتھ میں نہ پکڑی، مرد میدان ہو کر ایک جنگ نہ لڑی، صدہا سال سے ایک قلعہ فتح نہ کیا، وہ بیچارہ اپنی قوم کو آزادی کے طریقے اس کے سوا کیا سکھلاتا کہ تم مار کھانے کی نشانی

[illegible] سے کسی کو دکھ نہیں دیا اس نے عدم تشدد کیا کروا عورتوں کی طرح دوسرے دشمن کو خوب کوسا کرو اغصہ ... سے لونڈیوں کی طرح نافرمانی کروا تو یہ بات مشہور ... کا آمدشدہ ہے اس کا استعمال میں لاؤ مگر ... حاصل ... کا پیسہ لو کا ... نافرمانیوں اور غرور سے خاوند کا وہ ناک میں دم کر دو ... دوسرے ... وہ ... طلاق دے کر چلتا بنے اور کسی دوسرے گھر میں جا آرام لے۔ انصاف سے کہو کہ لنگڑی پینچ والا ... تھا ... حکم ... اس عربی نے اپنی قوم کو کسی اور کام کے لائق ... سول نافرمانی ... اصول ... فلسفہ کے نام سے جاری کئے کہ ایک دنیا ... گیا ... علیہ السلام ... تعلیم ... کر دنیا کا ... فلسفہ کا ایک ... قرآن ... [illegible] ... غلط ... غلط ... تمام فلسفہ ... غلط ہے اسلام غلط ہے ... ہندوستانی مسلمان سے ... مسلمان ... زندگی اختیار کر ... کانگریس ... مسلمان رہنماؤں کی وضع قطع بلکہ ... اسلام ... مسلمان کی ... مسلمان اگر ... دیکھتا تو ... تلوار اور ... کو دیکھتا ... مصطفیٰ کمال ... اسلامی ... کی کھلی ... [illegible]

کانگریس کی غلط بنیاد

کانگریس کی بنیاد کی پہلی اینٹ ہی غلط اور ... آزادی کے منافی تھی۔ کانگریس شروع میں ... کو ہندوستانیوں کے "حقوق" کی اطلاع ... کے ذریعے ... کی ایک انجمن تھی، اس میں انجمنوں اور مباحثہ کی ... کے آئین کے مطابق "جلسے" ہوا کرتے تھے۔ اس میں دونوں ... کے ذریعے سے کانفرنسوں پر حکومت کو دھمکیاں دی جاتی تھیں ... کے پاس نہ کوئی مجاہدانہ طاقت تھی، نہ لڑنے کے لئے تلوار ... اور ... منیکیں لگائے ہوئے اور مغربی تعلیم کے ... اس کانگریس کو چلانے والے تھے! اس زمانہ ڈیبیٹنگ کلب (DEBATING CLUB) کے ... آزادی کا دعوے کرنا ... کے ... کو جنگ کے میدانوں سے دور کا واسطہ بھی نہ ہو سکتا ... ایک ... میدان میں آیا اور اس کے ... انجمنوں اور مجلسوں کا ... محال ہے ... مصطفیٰ کمال یا کوئی اور مرد میدان ہوتا تو کانگریس کو ... آزادی کی بنیادیں کسی اور نظام پر رکھتا ... کانگریس ... انجمن اور ڈیبیٹنگ سوسائٹی ہی رہے گی، اس کی موت کا ... ہے لیکن اگر وہ آگے چل کر کچھ کرے گی تو ... ہندو فلسفہ ... میں پھنس کر ... اور ... کے ... سازیوں کے نتیجے ان کے حق میں کیا خوشگوار ... !

کانگریس کے نقصانات

اس وقت جو خطرناک نقصان اسلامی سیاست کو ہندو کانگریس سے پہنچ رہا ہے ... کے سامنے ہر رنگ میں ... پیش ... حکومت کو توڑنے کی ناکام آرزو میں جیل خانوں میں جانا ... کے لئے سامنے کر دینا، دشمن کو کچھ نقصان نہ پہنچانا اور آپ فنا ہو جانا!

لڑائی میں صرف مرنے کے لئے جانا ... گرفتار ہو جانا ... اور ... کو باعث عزت سمجھنا، سول نافرمانی سے اپنے مطالبات کے پورے ہونے کی امیدیں رکھنا، نعروں سے آسمان سر پر اٹھا لینا، جلوس نکالنا، ہڑتال کرنا، احتجاج کے ریزولیوشن پاس کرنا وغیرہ وغیرہ ہر اسلامی مذہبی اور سیاسی تحریک کے دستور العمل کا لب لباب ہے۔ مسلمان ... اس ... کی تقلید کے سوا کوئی دوسری شے وضع نہیں کر سکتے۔ اسلام کا ... عمل ... چکا ہے، ہندوانہ طریق کار ... ذہن ... ہے۔ گاندھی کی ذہنیت مسلمان قوم پر اب تک حاوی ہے۔ مسلمان ... اسلام کے ... اطاعت اور فرمانبرداری سمجھ کر ... یہ سمجھ نہیں سکتا کہ وہ جبریل ... اور نا حقیقت شناس تھا جس نے ... نافرمانی کا سبق ... نافرمانی کی ... نافرمانی دشمن ہی کی کیوں نہ ہو ... خطرناک سبق ہے ... سپاہی ... کرنے کے لئے اطاعت اور صرف اطاعت کا سبق دیا جا سکتا ہے، صرف ... بزدلی سکھلائی جا سکتی ہے۔ اس کو نافرمانی کی ہوا کھلانا اپنے نظام کو تباہ کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ... کانگریس ... کھا چکی ہے کانگریس کا ہر سپاہی ... سول نافرمانی کر رہا ہے۔ کانگریس کے اندر سول (یعنی خانگی) نافرمانی کی روح ... چکی ہے۔ بیٹا باپ سے نافرمانی کر رہا ہے، بیوی خاوند سے ... رہی ہے ... ہر گھر میں ... ہے۔ اگر غور سے دیکھو تو سپاہی کی ... جبریل کی کامل اطاعت ... کے تمام باقی جبریلوں کی نافرمانی ہی ہے ... اسی طرح اللہ کی کامل فرمانبرداری درحقیقت شیطان سے کامل ... ہے مگر اسلام نے مسلمان کو شیطان کی نافرمانی پر زور دینے کی بجائے اللہ کی اطاعت ہی کا سبق دیا ... کہ اطاعت لامحالہ ایک ... اور نافرمانی ایک شیطانی جذبہ ہے۔ کانگریس نے اپنے رہنما کی اطاعت کی روحانیت پیدا کرنے کی بجائے ... نافرمانی کی ... پیدا کرنے کا تہیہ کر کے ملک میں ... پھیلا دی۔ اگر سپاہی کو اطاعت کا سبق ملتا تو وہ ہر جگہ اطاعت ہی کرتا، اس کو نافرمانی کا سبق ملا اب ہر جگہ نافرمانی کر رہا ہے!

خاکسار تحریک کی مردانہ صفات

الغرض خاکسار تحریک ایک مردانہ تحریک ہے، مردانہ وار حرکت اس کا ... ہے۔ بے خطر تقدم اور بے خطا سبقت ہے حکومت اور بادشاہت کے لئے ... تیاری اور ... اور ... کے لئے ... وسیلہ ہے ... اور شیروں، سپاہیوں اور لڑاکوں کی تحریک ہے، عورتوں ... زنانوں لڑکوں اور ... کی تحریک ہرگز نہیں! اس تحریک کا ہر فعل مردانہ ہے اس کا بازاروں اور میدانوں میں کھلے ... ہونا مردانہ فعل ہے، ہر وقت ... اور ... رہنا مردانہ ہے۔ امیر اور غریب، عالم اور جاہل ... ایک قطار میں ... ایک ہو جانا مردانہ ہے ... نظریں ... بے خوف و خطر چلنا مردانہ ہے، سپاہیوں کی طرح بے خطر ... کرنا مردانہ ہے، ایک نظام سے چلنا اور ٹھہرنا مردانہ فعل ہے ... اور خطرناک خاکسار اور خود دار ہونا مردانہ ہے، مار کھانا ... کرنا مردانہ فعل ہے، دشمن سے دوستی، غیر ... سے رواداری، دلوں میں فراخی، ذہنوں میں بلندی، کمزور پر رحم اور ... سے ... مساوات پیدا کرنا مردانہ فعل ہے۔ آپس میں ایثار و قربانی کا ... اخوت کا بڑا احساس اور خدمت کا بے پناہ حوصلہ رکھنا مردانہ فعل ہے، قوم ... مانگنا اور قوم کو منظم کر دینا مردانہ فعل ہے، ہر شخص کا آپ جان کی قربانی کرنا اور ... اپنے مال کی قربانی بھی خود آپ کرنا مردانہ فعل ہے، اپنی مدد آپ کرنا، اپنا بوجھ آپ اٹھانا اور کسی شے کی حاجت کے وقت کسی کے ہاتھ کو دیکھنا ... مردانہ فعل ہے۔ خلقت کی خدمت کر کے خلقت سے ... نہ لینا مردانہ فعل ہے ... خدمت ... کر اور کام کر کے خدم اور ... کی ... پیدا کرنا مردانہ فعل ہے، نفس کو مطیع کرنا اور خواہشوں کا محکوم نہ بننا مردانہ فعل ہے ... خدا کا خاکسار بننا اور سب سے بے خوف و خطر ہو جانا مردانہ فعل ہے ... زمین کو ... اور ... قوم کو ... بنانا مردانہ فعل ہے ... اور بے کسی، عاجزی اور کمزوری، افلاس اور جہالت کے ... قوم کی ... بلند کر دینا مردانہ فعل ہے ... مزدور کی ... کو بلند کر دینا ... اس کی ... مردانہ ہے ... کو ... بالا کرنے کے لئے اس کی ... مردانہ ہے ... چلانے

کی بجائے اس کو سر بازار اٹھلانے کی شان مردانہ ہے! چرخے کو چلانے والے گھروں کے اندر چلا چلا کر زنانہ خصلت بنتے گئے، بیلچے کو اٹھانے والے میدانوں میں اٹھا اٹھا کر قوم کی زنانہ شرموں کو دور کر رہے اور قوم کو مردانہ قوم بنا رہے ہیں!

مردوں میں عام اصلاح کی ہوا

بحرالحقیقت اس تحریک میں قوم کے ہر شخص کو مرد بنا رہے ہیں، ہر شخص کو سر بازار بے حجاب کر کے اس میں مردانہ قوت اور فعل کی طاقت بھر رہے ہیں، خاکسار اصغر خاکسار دونوں کو روزانہ اس کے اپنے محلے میں یاد دلا رہے ہیں کہ مسلمان سپاہی تھا، اسلام سپاہیانہ زندگی ہے، مسلمانوں کو کسی شے سے عار نہیں، مسلمان مرد سپاہی مصلح تھا، مسلمان غالب اور فاتح تھا، اس کی نظر بیاوجی ہوا کرتی تھی، مسلمان ایک لڑی میں پرویا ہوا تھا، مسلمان اپنے خدا کا مطیع تھا، اپنے سردار کا مطیع تھا، خاموش رہا کرتا تھا، آجکل کے نابکار لیڈروں کی طرح ان کے مختلف رستے نہ تھے، ایک ہی تھی، ایک ہی پیر کہتا تھا، ایک خدا ایک رسول ایک کتاب، ایک مال رکھتا تھا، خاموش سننا اور خاموش کرنا تھا، مسلمانوں کے جلسوں میں آج کل کی طرح کوتوں کی کائیں کائیں نہ تھیں، لیڈروں کا بھانڈوں کی طرح ناچنا مسخروں کی طرح اترانا نہ تھا، صرف ایک آواز اور اس آواز پر عمل ہوا، مسلمان عورتوں کو گویا ان کے گھروں کے اندر گھس کر بتلا رہے ہیں کہ تمہارے خاوند اور بھائی اور بیٹے سپاہی ہوا کرتے تھے اب بگل بجا، قدم ملا، لیفٹ رائٹ اور بگل کی آواز سن کر پھر سپاہی بن رہے ہیں ان کو تم عورتیں میدان جنگ میں اکسا اکسا کر اور طعنے دے دے کر بھیجا کرتی تھیں، فتح حاصل کرنے کے بغیر ان سے راضی نہ ہوتی تھیں، تم ان کے ہتھیاروں کو گھروں میں سجا سجا کر رکھتی تھیں، گیت گا گا کر صاف کیا کرتی تھیں، تمہاری ٹھمریاں اور تمہارے دوہرے اسی جنگ و عشق کے رنگ میں تھے، تمہارے ڈھنگ زندہ قوم کے ڈھنگ تھے، تمہیں اپنے مردوں کے سپاہی ہونے پر ناز ہوا کرتا تھا، تم اپنے خاوندوں کے زخموں کے نشانوں کو خلوت کے وقت چوما کرتی تھیں، تمہارے منگیتروں کے سپاہی ہونے کی خبر تمہارے گالوں کو لال کر دیتی تھی، تمہاری سہیلیوں کو سن سن کر رشک آتا تھا! اب خاکسار کا بگل پھر وہی کئی سو برس پہلے کی جنگی آواز ہے، تم اس آواز کو پھر سنو اور اپنے گھروں میں بیٹھ کر اٹھو، تمہاری ادنیٰ سی معشوقانہ ادا اور نرم سا معصومانہ اشارہ مسلمان مرد کو سر سے پاؤں تک پھر ہشیار کر سکتا ہے، تمام قوم کی رگ غیرت تمہارے ہلکے سے طعنے پر پھر پھڑک سکتی ہے! مسلمان عورت آج کئی سو برس کے بعد پھر اپنے گھر میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کر رہی ہے کہ مرد کو سپاہی ہونا ہی سجتا ہے، وہ اس کی پیٹی اور وردی کو دیکھ کر حیران ہے، اس کی چستی اور چالاکی کو دیکھ کر متعجب ہے، اس کے بیلچے کو دیکھ کر شرمائی سی ہے، خاکسار فوجی سلام کرتا ہے تو ہنس پڑتی ہے، لیکن اس ہنسی اس تعجب اور اس حیرانی میں صدیوں کی بھول کے بعد وہ خاموش بیداری ہے جس کو ہزار برس کی واعظانہ شور و تبلیغ کبھی پیدا نہیں کر سکتی!

مسلمان عورت کو زندہ کر دینے والا سبق

ہم ہر مسلمان عورت کو کئی سو برس کے بعد پھر یہ سبق دے رہے ہیں کہ جہاں انسان کا وجود اور اس کی پرورش یکسر تمہاری وجہ سے ہے، جہاں اس کی زندگی اور زندگی کا آرام تمہاری ہی رحمت اور رافت سے ہے، جہاں تمہارے نرم نرم ہاتھوں کی تھپک تھکے ہوئے جسم کی راحت اور تمہاری مست کر دینے والی حرکتیں انسان کے ساز زندگی پر پیہم مضراب ہیں وہاں قوموں اور امتوں کی زندگی بھی تمہارے ہی اشاروں سے ہے! تم اپنے ادنیٰ سے اصرار اور چھوٹی سی تکرار سے قوم کے مردوں میں وہ بے پناہ عزم وہ عالمگیر اور آسمان رس حوصلے، وہ کوہ شکن ارادے پیدا کر سکتی ہو کہ ان کے سامنے پہاڑ پانی ہو جائیں، دریا پھٹ جائیں! تمہاری پسندیدگی انسان کے رہوار عمل کے لئے مہمیز کا کام دیتی ہے، تمہاری ناخوشی معمولی مرد کے راہ سعی میں سد سکندری کا حکم رکھتی ہے! تم باعث ایجاد انسان ہو اس لئے امت میں صحیح معنوں میں مرد پیدا کرو۔ تمہارا بڑا فخر یہ ہے کہ تمہارے بیٹے، تمہارے خاوند، تمہارے بھائی مرد ہوں، وہ دنیا میں خون اور آگ سے کھیلا کریں، تلواروں اور نیزوں، بندوقوں اور توپوں سے لیس ہوں، کمزور کی حفاظت تمہاری فطرت ہے، زور آوروں کے مقابلے تمہارے فلسفہ حیات کے لئے اکسانا تمہاری فطرت میں داخل ہے، مردوں میں شجاعت اور حمایت پیدا کرنا تمہاری جبلت کا ادنیٰ کرشمہ ہے، بعد لستم بعولتکن اذا لم تمنعوا[*]

* ترجمہ: تم تمہارے خاوند نہیں اگر تمہاری حفاظت نہیں کرتے۔

کا مقولہ تمہاری ہی زبان سے سجتا ہے، دنیا میں تمام جنگ و جدل کی بنا تمہاری حفاظت ہے، میدان جنگ میں زخم اور خون کے دریا تمہاری وجہ سے ہیں اور پھر دریا بہا کر ان زخموں پر مرہم رکھنے والی تم ہی ہو، تم ہی نفع ہو، تم گھر کی مالک ہو اور گھروالے ہیں جن کی حفاظت اور درستی کے لئے دنیا میں تمام اتحاد و اتفاق تمام سعی و عمل کا سلسلہ قائم ہے۔ قوم کا بننا تمہیں سے ہو سکتا ہے، قوم تم سے پیدا ہوئی ہے اور قوم کو قائم کرنا بھی تمہارا ہی کام ہے، تم مردوں کو سپاہی بنا دو پھر دیکھو قوم کیونکر نہیں بنتی

کانگریس کی ناکامی کے وجوہ

المختصر خاکسار تحریک قوم کے ہر فرد اور ہر مرد و زن میں سپاہیانہ احساس پیدا کر رہی ہے، ہر مرد ان کے دل میں یہ حس پیدا کر رہی ہے کہ ہم امت کی حفاظت کے لئے کھڑے ہیں، دشمن کو شکست دینے کے لئے اور زنجیروں کے توڑنے کے لئے ہیں، ہر فرد بشر کے دل میں جو داخل ہوتا ہے مردی اور دلیری پیدا کر رہی ہے، مردی اور مردانگی کے ساتھ ساتھ غالب بننے کی روحانیت پیدا کر رہی ہے، ہم اس حرکت میں ہر شخص کو باخدا بننا سکھلا رہے ہیں، خدا کی طرح زمین پر لاشریک بن کر رہنا، خدا کی طرح جبار اور قہار بننا، خدا کی طرح رحم اور رافت کے جذبات رکھنا، خدا کی طرح قوی اور عزیز ہونا، خدا کے حکم کے مطابق اشداء علی الکفار اور رحماء بینہم بننا، خدا کے کہنے پر بے اجرت خدمت کرنے کا جذبہ پیدا کر رہے ہیں۔ کانگریس کا رہنما گاندھی صرف آپ روحانی شخص تھا، صرف آپ اطاعت، رحم، رافت، محبت اور خدمت کے جذبات رکھتا تھا، صرف آپ اپنے نفس کو مارتا تھا، صرف آپ مجذوبوں اور عاشقوں کی طرح ننگ دھڑنگ رہتا تھا، لیکن اس نے قوم کو عشق کا شیوہ نہ سکھلایا، قوم میں روحانیت اور مجذوبیت پیدا نہ کی، قوم کو باخدا ہونا، قوم میں محبت رافت اور باہمی خدمت کے جذبات پیدا کرنا نہ سکھلا سکا، قوم کو مسلم اور مطیع نہ بنا سکا، الٹا قوم کو نافرمانی اور شیطنت کا سبق دیتا رہا، اس کو سپاہی نہ بنا سکا، سپاہیوں کو نافرمانی سکھلا کر ایک دوسرے کے مخالف بنا گیا، اب ہندو اور مسلمان ایک دوسرے سے زیادہ جدا ہیں، تحریک کانگریس سے پہلے کی نسبت ایک دوسرے کے زیادہ مخالف ہیں، چونکہ ہندو نے مسلمان کی اور مسلمان نے ہندو کی کوئی عملی خدمت نہ کی تھی اس لئے نہ ہندو مسلمان کا ممنون اور مسلمان ہندو کا کچھ شکر گذار نہیں۔ چونکہ اتحاد نظری اور سطحی پالیسی پر مبنی اور وہمی تھا۔ اب ہندو اور مسلمان ایک گلاس میں پانی پی لینے کے بعد ایک دوسرے کو اور کوس رہے ہیں، مسلمان اپنے ماتھے پر ٹیکا لگانے کا افسوس کر رہا ہے، ہندو اپنے بھرشٹ ہو جانے کا ماتم کر رہا ہے! اگر ہندوستان کے سب لوگ اور کچھ نہ سہی صرف گاندھی کی طرح ننگ دھڑنگ ہو جاتے، سب کے سب صرف ایک لنگوٹی پہن کر اپنے نفس کی اصلاح مہاتما کی طرح کر لیتے تو آج تمام ہندوستان آزاد ہوتا، انگریز کی نفاست اور وجاہت پسندی ہی تیتیس کروڑ انسانوں کو ننگا دیکھ کر ان کو اس ننگ تہذیب ملک سے سمندر پار بھاگنے پر مجبور کر دیتی۔ کانگریس کا رہنما اس لئے کامیاب نہ ہو سکا کہ عوام میں اصلاح نفس پیدا نہ کر سکا، تیتیس کروڑ انسانوں کی متفقہ روحانیت کا زور نہ دکھا سکا، وہ غلط سمجھا کہ آزادی قید خانوں میں جا کر ملا کرتی ہے، نہ سمجھ سکا کہ ادنیٰ سے ادنیٰ جرنیل کا پہلا فرض دشمن سے اپنے سپاہیوں کو بچانا ہے، دشمن کو اپنے سپاہی سپرد کرنا ہرگز نہیں، غلط سمجھا کہ انگریز خاوند اور رعیت بیوی ہے، غلط سمجھا کہ انگریز میں زنانہ بزدلی ہے وہ رعیت کو تکلیف دینے کے بعد عاشقانہ لطف و کرم کرے گا۔ رعیت کو ناراض دیکھ کر صلح کرے گا وغیرہ وغیرہ۔ خاکسار تحریک کی پہلی اور آخری تعلیم یہ ہے کہ مرد میدان بنو، روحانی بنو، بے پناہ زور پیدا کرو، آزادی صرف میدان جنگ میں ملا کرتی ہے، اس بنا پر میدان جنگ کے لئے صرف جنگی طاقتیں پیدا کرو، سب سے پہلے تمام مخالف قوتوں کو اپنے حسن اخلاق اور خدمت خلق سے رام کرو، جو روحانیت سے رام نہیں ہوتا اس کو کچلنے کے لئے بے پناہ مادی زور جمع کرو، تشدد کرنے والے کے خلاف تشدد کی تیاری کرو، عدم تشدد اہنسا، سول نافرمانی، نیدو بند، مجبوری گری اور مانگ کر آزادی لینے کا فلسفہ سراسر باطل ہے!

کانگریس تحریک کے ماسوا ہندوستان کے طول و عرض میں کوئی ایسی قابل ذکر تحریک مسلمانوں یا ہندوؤں میں پیدا نہیں ہوئی جس نے حصول آزادی کے ادنیٰ سامان بھی پیدا کئے ہوں۔ خلافت، ہجرت، مدرسہ شیونشی کی تحریکیں بلاشبہ بڑی اور قابل ذکر تحریکیں تھیں لیکن کانگریس کی تحریک بانند ان کی

وجہ سے پیدا ہوئی یا وہ جو کانگریس کی وجہ سے شروع ہوئی تھیں اور کانگریس کے زوال کے ساتھ ساتھ فنا ہو گئیں خاکسار تحریک کی ابتدا اپریل ۱۹۳۱ء میں کانگریس کے زوال کے بعد ہوئی تھی۔ ۱۹۱۹ء کے وسط میں کانگریس کے بعض ادنیٰ درجے کے تنخواہ دار کارندوں نے کانگریس میں مزید نفع نہ دیکھ کر پنجاب کے ایک بڑے حصے میں "آزادی" کے نام پر تمام مسلمانوں میں کئی منافقتیں نکالیں سے پیدا کئے ہزارہا مسلمانوں کو جوش دلا دلا کر چندے وصول کئے صد ہا کو حکومت سے دردناک طور پر ٹکرا کر ان کے گھروں کو برباد اور ... ان کا انتظام زبانی جمع خرچ کے طور پر "فتح" یعنی آزاد رکھا ... سادہ لوح مسلمانوں کو کئی دفعہ آزادی کی امید پر ہم آہنگ کیا لیکن ... بالآخر تحریک ... دار ... دشیار رہنماؤں کی ایک ریلی بھگت تھی جس میں مولویت کی بے عملی ... علاوہ انتہائی درجہ کا ڈھنگ بھی تھا۔ ان لوگوں کا منتہا ... نہ تھا یہ قوم کو ایک قدم آگے نہ بڑھا سکے ایک خلاص ... پیدا نہ کر سکے۔ بعض کو شک ہے کہ ان کی سازش ... حکومت سے تھی کیونکہ انگریز کو ان کی حرکتوں سے خلاف امید نفع پہنچا۔ ہا، سر سید احمد خان، نواب وقار الملک اور سر آغا خان کی لیڈری کے بعد بعض بے عمل اور بے رحم رہنماؤں کی پیروی ہندوستانی مسلمانوں کے خطرناک زوال کی ایک اور علامت تھی لیکن ان لوگوں کا اثر آخر زائل ہو چکا ہے اور امید نہیں کہ اب مسلمان ان کی باسی ... لیڈری کی سرداری قبول کریں۔

کانگریس، خلافت اور سرخپوش تحریکیں حکومت سے ٹکرانے کا فوری منتہا رکھنے کے باوجود قوم میں سپاہیانہ تربیت پیدا کر سکیں۔ خاکسار تحریک کا فوری منتہا حکومت سے ٹکرانا نہیں لیکن اس کا ہر رکن سپاہی ہے! اور تحریکیں ... جدوجہد ... ہو گئیں کہ وہ بالآخر قوم میں سپاہیانہ قوتیں پیدا کر دیں، خاکسار تحریک کی ابتدا سپاہی بننا ہے، جہاں اور دل کا انجام ہوسکتا تھا وہاں ہمارا آغاز ہے، جہاں اور دل کی ... ہے وہاں ہمارا ... ہے تو سوچ لو کہ اس کا منتہا کیا ...

دنیا کی سب سے بڑی طاقتور قوم کی توپوں اور بندوقوں کے بالمقابل آ ملتے اور چند لمحوں کے اندر برسات کے کیڑوں کی طرح ہلاک ہو جاتے۔ مہاتما گاندھی نے بالآخر اپنے نفس کو منقصد ہو کر دیا کر رعیت کا برسات کے کیڑوں کی طرح ہلاک ہو جانا ہی "فتح" سمجھ لیا۔ تین سو برس کی سات دن کی محنت سے تیار ہوئی ہوئی فوج اور قوم کے مقابلے میں ایک رات کے اندر اندر بیٹر کائے ہوئے بھیڑوں کے گلے کو لا کھڑا کرنا اور ایک ہنگامی اور فوری مقصد کو سامنے رکھ کر قوم سے دائمی حرکت بلکہ ہندوستان پر حکومت کرنے کی دائمی اہلیت پیدا ہونے کی توقع رکھنا وہ پہلے درجہ کی حماقت اور مسخرہ پن ہے جس کو ہندوستان کا بڑا سے بڑا لیڈر آج تک نہیں سمجھا۔

ہندوستان کا ایک لیڈر آج تک نہ سمجھ سکا کہ ہر ہے کو ہیرا ہی کاٹ سکتا ہے لوہا لوہے ہی کو کاٹا جا سکتا ہے۔ اس لئے انگریز سے عہدہ برآ ہونے کے لئے انگریز کی سی طاقت حاصل کرنا ضروری ہے۔ نہ سمجھ سکا کہ کسی طاقت نے آج تک اپنی فوج اعلان جنگ کے بعد نہیں بنائی کوئی حکومت خاص "مقصد" سامنے رکھ کر سپاہی بھرتی نہیں کرتی۔ ہر حکومت اور طاقت اپنی فوج پہلے سے اور بغیر مقصد ظاہر کرنے کے تیار رکھتی ہے وہ فوج ہر "مقصد" کے لئے جو سامنے آ جاتے تیار ہے۔ سپاہی کو ایک خاص مقصد کے لئے تیار کرنا دراصل چند لمحوں کے لئے ایک عارضی اور غیر مستقل کمزور اور ناکامیاب طاقت پیدا کرنا ہے جو فوج کسی ایک مقصد کے لئے جمع ہو گی اس مقصد کے حاصل ہونے یا شکست کھانے کے بعد خود بخود بکھر جائے گی! سپاہی کے اخلاق کا بڑا جزو توکل ہونا چاہیئے اس کو معلوم نہ ہو کہ کس ملک سے کس لڑائی ہو اور کس وقت تک لڑتے رہنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کی پچھلی بیس برس کی سب تحریکیں نامراد گئیں وہ ہندوستان کو منزل مقصود تک اس لئے نہ پہنچا سکیں کہ ان کے بھرتی کئے ہوئے سپاہی کسی خاص مقصد کو پیش نظر رکھ کر بھرتی ہوتے تھے، جنگ سے چند لمحے پیشتر بھرتی کئے گئے تھے، نا منظم تھے، ہنگامی اور انتقامی جذبے رکھتے تھے، صبر اور استقلال کے خوگر نہ تھے، اطاعت امیر اور اتحاد عمل کچھ نہ سمجھتے تھے۔ ایسی بھیڑ سے کیا بنتا اور وہ بھیڑ دشمن کا کیا بگاڑ سکتی۔ دشمن نے مسکرا کر ان سب کو جیل میں بھیج دیا اور قصہ ختم ہوا!

خاکسار تحریک دائمی طاقت ہے

آج اس لئے ہے کہ ہندوستان کی باقی سب تحریکیں ناکام ہو کر بکھر چکیں اب ایک نہ بکھرنے والی اور وسیع معنوں میں تیار فوج کی ضرورت ہے تاکہ ہر دشمن کے مقابل ہر وقت ... رہے ... سپاہی کو معلوم نہیں کہ کس سے لڑائی کے لئے بھرتی کیا گیا ہے یا جرمنی سے، وہ ہر نوع اور ہر حالت تیار ہے اور صرف حکم کا بندہ ہے بعینہ اسی طرح خاکسار کو معلوم نہیں کہ دنیا میں اس کے کھڑے ہونے کا کیا مقصد ہے؟ وہ ہر مقصد کے لئے تیار ہے اور حکومت کی فوج کی طرح اپنی قوم کا ہر آن محافظ ہے خاکسار کو حکم کی نوعیت سے بحث نہیں، نفس حکم سے بحث ہے۔ جب حکم مل گیا خاکسار کا کام صرف اس حکم پر عمل کرنا ہے۔

خاکسار تحریک پیدا نہ ہوتی اگر پہلی تحریکیں دردناک طور پر ہنگامی بن کر فنا ہو جاتیں۔

ضرورت

... تحریکوں ...

... ہی تھیں اور یہ سب ... یا غرضِ ... ظلم کی بنا پر اٹھی تھیں، انگریز کے جور و ستم کا احساس یا انگریز کی جنگ عظیم میں خلاف امید فتح کا رنج بلکہ حسد لوگوں میں پیدا ہوا اور بے قدر و قیمت مجاہروں یا دور اندیش رہنماؤں (AGITATORS) نے موقع کو غنیمت سمجھ کر رعیت کے انتقامی جذبات کو بھڑکایا اس بھڑک اٹھنے سے بے بس اور نہتیا نا منظم اور سادہ لوح رعیت کو منبر پر چڑھ کر یہ دھوکا دیا گیا کہ "تم تیار فوج ہو، نہایت مظلوم ہو، گو کہ عاجز ہو، ۱۸۵۷ء کا ہنگامہ غدر پھر برپا کر سکتے ہو، برسات کے کیڑوں کی طرح لا تعداد ہو، دنیا کے سب سے بڑے اور دولتمند ملک میں رہنے کے باوجود خوشحال نہیں رہے، تمہارے ملک کے پچاس فیصدی لوگوں کو دو وقت کی روٹی نصیب نہیں، انگریز سب کچھ لوٹ کر ملک کو کنگال کر چکا ہے اس لئے تم اگر چاہو تو اپنی عاجزی میں تیوں سے شیر کی آنکھیں نکال سکتے ہو، تم پینتیس کروڑ اگر صرف پاجامے کھول دو تو یہ انگریز تمہارا پیشاب میں بہہ جائیں، اگر چاہو تو صرف پھونکوں سے ان کو بمبئی کے پار اڑا دو، پینتیس کروڑ رعیت پر ایک لاکھ انگریز ... کے بغیر کیونکر حکومت کر سکتے ہیں؟ کیونکر ایک دن راضی ... رہ سکتے ہیں؟" الغرض ان لوگوں نے ... ایسے اور نتیجہ خیز طریقے ... کر کے اپنے نفس اور قوم کو دھوکہ دینا چاہا۔ انگریز کی بلند ہمت، اسکے بلند عزم اور بلند کیریکٹر کا کچھ مطالعہ نہ کیا۔ انگریز کی ڈھائی سو برس کی ہندوستان گیری کی تاریخ پر غور کر کے نہ دیکھا، انگریز ... کے بعد ہی کچھ ہے، انگریز کے بے مثال ہنر اس کی بے پناہ تیری اور جری فوج اس کے بے گمان ... اس کی بلندی اور ... کے باوجود "مطیعت" کی طرف دھیان نہ کیا، نہ سمجھا کہ وہ اس وقت ان خوبیوں کی وجہ سے بادشاہ ہے، خدا کی مرضی اور پسندیدگی کے باعث حکمران ہے۔ انگریز کو ہندوستان سے نکالنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ یہ پینتیس کروڑ قوم خدا کی نظروں میں انگریز سے ہر لحاظ سے بہتر نہ ہو۔ الغرض یہ ہنگامی تحریکیں کسی نہ کسی شر سے اور ہنگامہ خیز مقصد کو سامنے رکھ کر پیدا کی گئی تھیں، انگریز کا کوئی ظلم نمایاں ہوتا تو یہ گھات میں بیٹھے ہوئے فنکاری لیڈر جھٹ میدان میں کود پڑتے، اسی نمایاں ظلم کو دور کرنا قوم کا "مقصد" قرار دے کر ایک رات کے اندر اندر اس کو اپنے گمان میں تیار فوج بنا دیتے، وہ "مقصد" خود بخود ہزاروں اور لاکھوں کو آرام کے گوشوں سے یکدم باہر نکالتا، چند لمحوں کے اندر اندر یہ میدان نادیدہ رنگروٹ ...

تو انگریزوں کے ہندوستان پر قبضہ کرنے کی مختصر اور عبرت انگیز تاریخ یہاں پر لکھ دی جاتی ہے کہ لوگ اس قوم کے حیرت انگیز عزم اور استقلال سے جو انہوں نے ڈھائی سو برس میں ظاہر کیا عبرت حاصل کر سکیں اور اپنے ارادوں کو مضبوط کر کے قوم کو فتح و ظفر کی منزل تک پہنچا سکیں۔ ۱۶۰۰ء میں ملکہ الزبتھ نے ایسٹ انڈیا کمپنی کو ہندوستان میں تجارت کرنے کا پروانہ عطا کیا۔ آٹھ سال بعد انگریزوں نے اپنی پہلی کوٹھی سورت کے مقام پر تجارت کرنے کے بہانے سے قائم کی۔ ۱۶۳۲ء میں مسولی پٹم میں انگریزی کوٹھی قائم ہوئی۔ ۱۶۴۲ء میں بالاسور اور ہگلی یعنی کلکتہ میں کوٹھیاں قائم ہوئیں۔ دو برس بعد انگریزوں نے مدراس کا مقام خرید لیا۔ ۱۶۶۱ء میں بمبئی کا جزیرہ جہیز میں قبضہ آیا۔ اسی سال انگریزوں نے انگریزی آبادی میں تبادلہ کے لئے اپنا سکہ جاری کیا۔ ۱۶۸۵ء میں انگریزوں نے اپنے بادشاہ جیمز سے ہندوستان سے جنگ کرنے کی اجازت حاصل کی گویا پروانہ تجارت حاصل کرنے کے ۸۵ برس بعد انگریز جنگی قوم بن گئے۔ ۱۷۰۰ء میں یعنی پورے سو برس بعد کلکتہ میں انگریزوں نے مشہور قلعہ فورٹ ولیم تعمیر کیا۔ ۱۷۴۶ء میں انہوں نے فرانسیسی جرنیل ڈوپلے کی تقلید کر کے فوج میں ہندوستانی سپاہی بھرتی کئے اور ان کو بھی قواعد سکھلانی شروع کی۔ ۱۷۵۷ء میں پلاسی کی مشہور لڑائی ہوئی جس کے باعث انگریزوں کے قدم تمام بنگال میں جم گئے۔ ۱۸۰۳ء تک بنگال، اودھ، یوپی الا آباد، تمام اضلاع مدراس، ساحل مالابار اور سندھ پر قبضہ ہو گیا۔ ۱۸۴۹ء میں انگریزوں نے سکھوں سے آخری معرکہ کر کے تمام پنجاب ہاتھ آیا۔ ۱۸۵۷ء میں مغل سلطنت کا چراغ گل ہو گیا گویا پروانہ تجارت حاصل کرنے کے بعد انگریزوں کو ہندوستان پر مکمل قبضہ کرنے میں دو سو ساٹھ برس لگے!

فاعتبروا یا اولی الابصار

قوم کی کامیابی کا راز ایک ایسی حرکت میں ہے جو دائمی ہو بے غرض و بے مقصد ہو، سالہا سال کی تربیت اور عمل سے پیدا ہوئی ہوئی ہو، قانون وقت کے خلاف نہ ہو، دشمن کو اسکی طاقت کا ہر دم محسوس ہوتی رہنے ہر دشمن اس سے ہر لحظہ خوفزدہ رہے کوئی دشمن اسکو چھیڑنے کا خیال نہ کرے، قوم کی بڑی سے بڑی مشکل صرف اس کے موجود ہونے سے حل ہوتی جائے، حتی الوسع کسی سے ٹکرائے نہیں لیکن جس وقت سے ٹکرانا اٹل ہو جائے اس کو پاش پاش کر دے۔ قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی، نہیں مسلمان کبھی مسلمان نہیں ہو سکتا، نہیں، اسلام اور قرآن پر کبھی عمل نہیں ہو سکتا، جب تک مسلمان مذہب سمجھکر پھر ایسی حرکت پیدا نہ کریں۔

خاکسار تحریک پچھلی تمام تحریکوں کا نچوڑ ہے

خاکسار تحریک پچھلی تمام تحریکوں کی غلطیوں اور غلط اندیشیوں کو پیش نظر رکھکر جاری کی گئی ہے، پچھلی تمام تحریکوں کی خوبیاں اور اچھائیاں اس میں شامل ہیں، پچھلی سب تحریکوں کے تلخ تجربوں کو سامنے رکھا گیا ہے، پچھلی سب تحریکوں کے مقاصد اس میں داخل ہیں لیکن باایں ہمہ خاکسار کو جب پوچھا جائے گا کہ وہ کس مقصد کے لئے کھڑا ہے تو وہ جواب دے گا خدا اور رسول کے لئے، قوم اور جماعت کیلئے غلبہ اور بادشاہت کے لئے، صلح اور امن کے لئے، حکم پر عمل کرنے کے لئے، اللہ کی راہ میں جان و مال دینے کے لئے، ملک کے لئے، بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے الغرض اس کا مقصد قوم اور ملک کی ہر گتھی کو مذہب سمجھ کر سلجھانا اور قوم اور ملک کے لئے تیار اور مطیع فوج بن کر رہنا ہے۔ ہم اس تحریک کے اندر کم ازکم دس لاکھ سپاہیوں کی ایک پر امن، با عمل، باقاعدہ، قواعد دان، مطیع خدا، منکر ماسوا، بیلچہ بردار، حکم ماننے والی، خادم خلق، ہندو، مسلمان، سکھ، پارسی، عیسائی، اچھوت سب پر مشتمل ایک جماعت تیار کرنا چاہتے ہیں جو صحت کا عالمگیر جذبہ رکھتی ہو، جس کا منتہا خدا کے وجود کا اقرار ہو، جس کو روز قیامت کے واقع ہونے پر یقین ہو، جو عمل اس لئے کرے کہ خدا کی نظروں میں پسندیدہ بنے، جس کا روز قیامت پر یقین ہو اس کے نیک عملوں کا باعث ہے۔ ہمارے نزدیک اس شخص سے نیکی کی توقع عبث ہے جو خدا کو نہیں مانتا یا روز جزا کا قائل دل سے نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خاکسار تحریک میں غیر قوم کا شخص اس وقت تک شامل نہیں ہو سکتا، جب تک کہ وہ خدا اور روز قیامت کا کھلا اقرار مجمع میں نہ کرے، ایسا شخص ہی ہر نیک عمل کو مذہب سمجھ کر کر سکتا ہے اور جب مسلمان خاکسار کے دوش بدوش ہندو اور سکھ خاکسار نیک عمل کرنے کے لئے تیار ہو گیا، جب ہندو نے مسلمان کو اور مسلمان نے ہندو کو اپنا خدا اور یوم آخرت کو ماننے والا بھائی تصور کر لیا اور سب کے سب نیک عمل پر متفق ہو گئے تو میری دانست میں اس ملک کا بیڑا پار ہے۔

خاکسار تحریک اور ہندو مسلم اتحاد

اب بھی مسلمان خاکساروں کی ہندو کی بے لاگ خدمت صدہا ہندوؤں کے دل اس حرکت کی طرف کھینچ رہی ہے۔ ہزارہا ہندو اس تحریک کے سپاہیوں سے دلی انس رکھتے ہیں، ہزارہا اس کے مظاہروں کو دیکھ کر عش عش کر اٹھتے ہیں، ۱۹۳۷ء میں راوی کے سیلاب کے موقع پر لاہور کے کئی سو مسلمان خاکساروں نے دو دن اور دو رات پانی میں کھڑے رہ کر آٹھ لاکھ مالیت کے مکانوں اور بنگلوں کو غرق ہونے سے بچایا جو ہندوؤں کے تھے، ہندوؤں نے ان کی خاطر تواضع کے لئے کھانے پینے کا سامان تیار کر رکھا تھا لیکن خاکساروں نے بے اجرت خدمت کی اور ہندو اور سکھ دنگ رہ گئے۔ غیر قوموں کی خدمت کے صدہا موقعے آج تک پیش کئے ہیں اور ان کے دل اس عمل سے اس تحریک کی طرف کھنچ رہے ہیں۔ کانگریس ہندو مسلم اتحاد اس لئے نہ پیدا نہ کر سکی کہ اتحاد کے لئے عمل کی ضرورت ہے، جب تک مسلمان عملی طور پر ہندو کی مدد نہ کرے گا، مصیبت میں اس کا ہاتھ نہ بٹائے گا، ہندو کو خدا کی مخلوق نہ سمجھے گا، خدا کو رب العالمین نہ سمجھے گا، جب تک یہ نہ سمجھے گا کہ خدا کا فیض، خدا کی رحمت، خدا کا سورج خدا کا بادل ہر قوم پر عام ہے اس لئے اس کی خدمت کا جذبہ بھی عام ہونا چاہیئے الغرض جب تک مسلمان کا اخلاق وسیع اور عالمگیر نہ ہوگا وہ صحیح معنوں میں ہندو مسلم اتحاد نہ پیدا کر سکے گا۔ ہندوستان کی قسمت اسی وقت جاگ اٹھیگی جس دن یہ پیدا ہو گیا اور خاکسار تحریک کے اندر اس اتحاد کا کافی اور وافر سامان موجود ہے۔

خاکسار تحریک میں جہاں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان رواداری اور اتحاد پیدا کرنے کا کانگریسی نصب العین موجود ہے وہاں اس میں کانگریس تحریک کی باقی سب خوبیاں بھی بدرجہ اتم موجود ہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو صرف بیلچہ کے سادگی پیدا کرنے والے ہتھیار میں نصف کانگریس موجود ہے۔ جو شخص بیلچہ اٹھا کر سر بازار چلنا گوارا کرے گا اس کو کوٹ پتلون اور نکٹائی سے کیمل سروکار رہے گا، وہ کیوں یورپ کی جھکدار چیزوں کو پسند کریگا، کیوں ولایت کا بنا ہوا کپڑا پہنے گا، اس کی رگ رگ میں سادگی، اپنے وطن کی ہوئی اشیا سے محبت، اپنے ملک کے بنائے ہوئے سوت کی قدر، دور سے الفت، کفایت شعاری، سادہ معاشرت، سادہ کھانا، سادہ پہننا، مکمل جسمانی صحت، بلند خیالی (LOWLIVING AND HIGHTHINKING) الغرض وہ موجود ہوگا جو کانگریس کے بلند سے بلند نصب العین میں موجود نہیں۔ اسی طرح اگر غور سے دیکھا جائے تو خلافت، ہجرت، سرخ پوش، احرار سب تحریکوں کی بڑی سے بڑی آرزوئیں اور ارمان خاکسار تحریک کے ادنی عمل میں موجود ہیں۔ اگر یہ تحریکیں سب کی سب ناقص اور نامکمل ہونے کی وجہ سے فنا نہ ہو جاتیں تو خاکسار تحریک ہرگز پیدا نہ ہوتی۔ خاکسار تحریک ہندوستان کی پچھلے پچاس برس کی ناکامیوں کا نتیجہ ہے۔ خاکسار تحریک کی ضرورت نہ تھی اگر ہندوستان کی جمعیت ناکامیاب نہ ہوتی، خاکسار تحریک ہر ممکن مقصد تک پہنچ کر رہے گی کیونکہ یہ کوئی ایک غرض و مقصد پیش نظر رکھکر شروع نہیں ہوئی بلکہ اس لئے کہ ہر خاکسار سپاہی بے غرض و بے مقصد ہو کر کھڑا ہے۔ اس کے اندر کوئی نفسانی غرض قطعاً موجود نہیں۔

تحریک کے طے شدہ مرحلے اور فتوحات

اب بھی جبکہ اس کو چلتے ہوئے صرف چار سال گذرے ہیں خاکسار تحریک کئی اہم مرحلوں سے گذر چکی ہے، کئی خاموش مگر اہم فتوحات حاصل کر چکی ہے اور کئی خلاف فتح کی کئی منزلیں طے کر چکی ہے۔ ہم نے مسلمان کے دل میں کئی قرنوں کے بعد آج پھر ہتھیار رکھنے کی جرأت پیدا کر دی ہے۔ ہم نے ہزاروں بلکہ لاکھوں کے دلوں میں سپاہیانہ زندگی کا ارمان پیدا کر دیا ہے، ہم صدہا سالار پیدا کرکے ان کو حکومت کرنے کا ڈھنگ سکھلا رہے ہیں، ہم نے مسلمان کے سامنے بادشاہت اور وراثت زمین کا جیتا جاگتا نصب العین پھر پیش کر دیا ہے، پابندی وقت اور اطاعت امیر کا تکلیف دہ خلاق پھر پیدا کر رہے ہیں، ہم قرآن کو اس کے اصلی اور نبوی مذہب پر پھر چلا کر دور ہیں۔ نسل اور مذہب سے نفرت پھر پیدا کر رہے ہیں ۔۔۔ سوال کے مذہب کو پھر زندہ مذہب ثابت کر کے قرآن کو سرے سے پھر پڑھوا رہے ہیں۔

خارجی فتوحات اس سے زیادہ دل خوش کن ہیں۔ پہلی کڑی منزل یہ بھی کہ حکومت اس تحریک کو سرے سے چلنے نہ دیتی، یہ منزل بھی گذر چکی ہے حتی کہ صوبہ سرحد میں بھی حکومت مجبور ہو گئی ہے کہ اس کو چلنے دے۔ حکومت صرف اس وقت دخل دے سکتی ہے جب ہم کوئی شئے خلاف قانون کریں اور خلاف قانون نہ ہونے کا ہم نے اپنے دل میں عہد کیا ہوا ہے۔ طاقت اور نظام پیدا کرنا صرف انگریز کا حق نہیں، ہر قوم کا حق ہے۔ انگریز اس اصول کو بخوشی پسند کرتا ہے اس لئے انگریز ہمارے منظم ہو جانے پر ناخوش نہیں ہو سکتا۔ ہاں ہم اس منزل سے گذر چکے ہیں۔ دوسری منزل مسلمان کے ہاتھ میں کئی قرنوں کے بعد پھر ہتھیار دینے کی تھی، سکھوں نے پنجاب میں کرپان کو بڑی جانی اور مالی قربانیوں کے بعد لیا، کئی سال اس جدوجہد میں لگے رہے، کئی لڑائیاں حکومت سے لڑیں۔ ہمیں نے صرف اپنی ملازمت قربان کر دی اور بیلچہ مسلمانوں کو خود بخود مل گیا۔ بیلچہ کرپان اور تلوار سے بدرجہا اچھا ہے اور اس میں وہ نری روحانیت اور خدا پرستی موجود ہے جو اور کسی اوزار میں نہیں۔ تیسری منزل سست اور غافل مسلمان کو جو اس سے پہلے تنکا دہرا کرنے کا عزم نہ رکھتا تھا ایک نہایت مشکل اور تکلیف دہ تحریک سے آشنا کرنے کی تھی، الحمدللہ کہ یہ منزل بھی گذر چکی ہے، مسلمان اب غفلت اور سستی کے نقصانات کو سمجھ رہا ہے، تحریک کے فائدہ مند ہونے کا قائل ہے، خدا سے اس میں شامل ہونے کی "توفیق" مانگتا ہے، خاکساروں کے مظاہروں کو دیکھ کر سبحان اللہ اور جزاک اللہ کہہ دیتا ہے۔ دوسروں کو شوق سے کہتا ہے کہ یہ تحریک ضرور کسی نہ کسی دن رنگ لا کر رہے گی، خود شامل ہوتا ہے، اوروں کو شامل ہونے کی ترغیب دیتا ہے، الغرض یہ مرحلہ خوبی سے طے ہو رہا ہے، آئے دن ادارہ علیہ میں نئے شہروں اور قصبوں میں حرکت شروع ہونے کی اطلاعیں آتی ہیں۔ چوتھی منزل جس کے بغیر خاکسار تحریک کامیابی کی کسی منزل تک نہ پہنچ سکتی تھی، ہندوؤں اور برادران وطن کو اس تحریک کے متعلق مطمئن کرنا تھا، ہمیں اس بات کا اطمینان دلانا ضروری تھا کہ خاکساروں کی تحریک فرقہ وارانہ تحریک نہیں، نہ اس سے مقصود ہندوؤں کے خلاف چلنا ہے، نہ ہندوؤں کی مخالفت کرنا اس کے پروگرام میں داخل ہے تحریک کے ابتدا میں ہندوؤں نے مسلمانوں کے کندھوں پر بیلچے دیکھ کر گمان کیا تھا کہ یہ ان کو مارنے کے لئے اسلحہ لئے گئے ہیں، ایک مشہور مہا سبھائی اخبار

سلے بھی [illegible] حکومت اور ہندوؤں کے خلاف خفیہ سازش کا لقب دے کر خطرناک کہا [illegible] حکومت کی توجہ اس کی طرف دلائی ایک فیصلے کے [illegible] کے [illegible] میں [illegible] کہ حکومت کی بارگاہ میں محضرنامہ پیش کیا اور کہا کہ علامہ [illegible] المشرقی نے اعلان کیا ہے کہ آج کئی ہزار مجرموں (یعنی بیلچوں) کے کئی جھنڈے [illegible] اٹھانے والے مسلمان قصبے کی گلیوں میں اس زور اور [illegible] سے مارچ کرتے ہیں کہ ہم فدویاں میں سے ایک کی استری کا حمل گر گیا ہے [illegible] حمل نہیں ہو سکتے [illegible] اس کو بند کر دیا جائے وغیرہ [illegible] خدمت خلق کو دیکھ کر [illegible] ہندو خاموش ہو گئے [illegible] کی [illegible] بلکہ صاف [illegible] ہو کے جھوٹے ہو چکے [illegible] اور امید [illegible] کہ ہندو کسی [illegible] کھلے الفاظ میں پسند [illegible] بلکہ ایک [illegible] ہندو [illegible] مسلمان [illegible] قوم [illegible] ان کا اگر [illegible] کی [illegible] پیش کی جائے [illegible] دو [illegible] ہندو [illegible] سے شامل ہو جائیں [illegible] تحریک کا [illegible] ان سے کا گر ہی کے [illegible]

[illegible] تحریک [illegible] گزر رہی بلکہ گزر چکی ہے [illegible] خود [illegible] رہنماؤں اور اپنے [illegible] سبیل اللہ مخالفت ہے۔ ملاؤں [illegible] مثال [illegible] بیں [illegible] کی ہے کہ جب [illegible] کا [illegible] کو اپنی طرف کھینچ رکھا

[illegible] تمام [illegible]
[illegible] خلوص سے پہنچا [illegible]
غرضمند لوگ [illegible]
[illegible] ادنی بات پر منفق
[illegible] کر اپنی دکان سجانا او

[illegible] منفق نظر آتے ہیں کہ [illegible] جھگڑا ہی نہ تھا۔ ان کے ساتھ دوسرے غرضمند لوگوں نے اس طرح قارورہ ملایا کہ گویا سب ماں جائے بھائی تھے۔ ایک غرضمند [illegible] سے ایک من چلے [illegible] سے کچھ [illegible] ہوئی پوچھا "بھائی تم تو ان ملاؤں کے بڑے دشمن تھے، تم آج کیوں ان کو ساتھ لگائے بیٹھے ہو" جواب ملا "ہم ان کے دشمن ہیں اور دشمن رہیں گے لیکن اب خاکسار تحریک کے خلاف ان کو پیش پیش کر کے ان کا قول بنا رہے ہیں" الغرض چوہدوں کی یہ بلی [illegible] اپنا تمام زور ایڑی تک لگا کر تھک چکی ہے اور تحریک کا ایک بال بیکا تک نہیں کر سکی۔ ہماری کامل اور مکمل خاموشی نے ان کے چھکے چھڑا دیئے ہیں۔ آخری شکست فاش مل چکی ہے اور کوئی دن جاتا ہے کہ یہ لوگ ہار کر خاموش ہو جائیں۔

خاکسار تحریک کا سلوک مخالفت کے باوجود ان سے نہایت فیاضانہ رہے گا۔ ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ ہماری کسی کلمہ گو سے دشمنی نہیں۔

تحریک کے متعلق عوام کے شکوک کے جوابات

خاکسار تحریک کے متعلق یہ "قول فیصل" اس وقت تک صحیح معنوں میں فیصلہ کن قول نہیں ہو سکتا جب تک کہ عوام الناس کے شکوک کا مختصر جواب یا بدنیت لوگوں کے اعتراض کا دو حرفہ رد بیکبارگی کر دیا جائے۔ دشمن اور حاسد کو کوئی جواب مطمئن نہیں کر سکتا اس لئے اس کو ہمارا براہ راست جواب خاموشی ہے۔ بایں ہمہ بعض لوگ ضمیر فروش دشمنوں کے غلط پروپیگنڈے کے بعد بھی جواب کی امید رکھتے ہیں اور صلح پسند لوگ اس پروپیگنڈا کا علانیہ رد چاہتے ہیں اس لئے صرف خاموش رہنا کافی نہیں۔ میں بالعموم حاسد کے بالمقابل خاموشی کو بڑا موثر ہتھیار سمجھتا ہوں اس سے دشمن بڑا کھسیانا اور پیچ و تاب ہو جاتا ہے۔ اسی غم میں گرفتار رہتا ہے کہ اس کو جواب کا اہل نہیں سمجھا گیا لیکن خاکسار تحریک کے حاسد خوش قسمتی سے صرف کم علم اور بے مایہ لوگ ہیں اور ان سے دوبدو ہونا تحریک کے وقار کے خلاف ہے۔ ان تمام باتوں کے باوجود قرآن میں نبی کریمؐ اور اسلام کے خلاف رکیک اعتراضات کے رد بلکہ شکوک کے مختصر جواب موجود ہیں مثلاً "وما علمنٰہ الشعر" کہ رسول خدا کے شاعر ہونے سے انکار کیا ہے کہیں "قالوا ساحر او مجنون" کہہ کر الزام کو دہرایا ہے۔ قرآن حکیم کے اسی طرز عمل کو پیش نظر رکھ کر میں بھی جواب دیتا ہوں:-

۱۔ مجھ پر اعتراض ہے کہ "میں نبی یا مہدی بننا چاہتا ہوں" (جواب) میں نہ مہدی ہوں نہ آئندہ چل کر بننے کا نہ بننے کی خواہش رکھتا ہوں۔

۲۔ مجھ پر اعتراض ہے کہ "میں مہدی کے آنے کا قائل نہیں" (جواب) مہدی علیہ السلام جب آئیں بسم اللہ لیکن ان کے انتظار میں بیٹھے رہنا اور عمل نہ کرنا گناہ عظیم سمجھتا ہوں۔

۳۔ مجھ پر اعتراض یہ ہے کہ "میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا قائل ہوں" (جواب) میں نے اپنی کسی تصنیف میں حیات مسیح یا وفات مسیح پر بحث نہیں کی۔ تذکرہ کے دیباچے میں صرف ایک تاریخی لوح پر تبصرہ کیا ہے جو مصر کی مسیح سے [illegible] کہا تھا

۴۔ مجھ پر سوال ہے کہ "میرے عقائد کیا ہیں" (جواب) میرا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ ایک اور لاشریک ہے محمد صلعم آخری نبی ہیں روز قیامت برحق ہے اسلام کے پانچ ارکان (یعنی کلمہ شہادت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) پر عمل صحیح ہے۔ اس کے ماسوا جس عقیدے پر تمام دنیا کے مولوی اپنا اتفاق ثابت کر دیں وہی عقیدہ میرا ہے۔

۵۔ مجھ پر الزام ہے کہ "میں اچھرہ کے گاؤں کو (جہاں میں چار برس سے رہتا ہوں) مکہ معظمہ سے بہتر سمجھتا ہوں" (جواب) میں اچھرہ کی [illegible] کو جانتا ہوں [illegible] کیونکہ اس میں بعض نہایت بداعمال لوگ بستے ہیں جن کی ظاہری صورت [illegible] والی ہے۔ اچھرہ کو برا کہنے کی وجہ سے ایک اچھرہ والے نے مجھ پر عدالت میں مقدمہ چلایا تھا۔

۶۔ مجھ پر الزام ہے کہ "تذکرہ میں برے عقیدوں کا اظہار کیا گیا ہے" (جواب) تذکرہ میں کسی عقیدے کی تبلیغ کے متعلق ایک لفظ موجود نہیں نہ وہ عقائد کی کتاب ہے۔ نہ اس میں خاکسار تحریک کی تشریح ہے نہ کم علم کو چاہیے کہ اسے پڑھے [illegible]

[illegible] "خاکسار تحریک کا مقصد کیا ہے" (جواب) مقصد قوم کا اتحاد، غلبہ اور سربلندی جیسا کہ قرون اولی میں تھا۔

[illegible] "میں انگریز کو فاتحانہ سلام کراتا ہوں" (جواب) [illegible]

[illegible] "جب تحریک میں چندہ نہیں تو خرچ کہاں سے آتا ہے" [illegible] اپنا خرچ آپ کرتا ہے۔

[illegible] سوال ہے "جب آپ چندہ نہیں لیتے تو آپ کھاتے کہاں سے ہیں" (جواب) میں اپنا کھاتا ہوں بلکہ کئی اوروں کو کھلا سکتا ہوں۔ میں ایک آسودہ حال اور بلند خاندان سے ہوں بھیک منگا نہیں ہوں۔ میرے آبا و اجداد مغل اور سکھ سلطنتوں میں اعلیٰ عہدوں پر رہے ہیں [illegible] سال سے کئی پشتوں سے آسودہ ہوں۔

۱۱۔ مجھ پر سوال ہے کہ "اور لیڈروں کو آپ کیوں اپنے ساتھ نہیں ملاتے" (جواب) جو لیڈر آنا چاہے بسم اللہ۔ میں کئی دعوتیں دے چکا ہوں۔

۱۲۔ مجھ پر اعتراض ہے کہ "میں مولویوں کے خلاف ہوں" (جواب) میں ان تمام لوگوں کے خلاف ہوں جو مسلمانوں میں کمزوری اور تفرقہ پیدا کرتے ہیں خواہ وہ مولوی ہی ہوں۔

۱۳۔ مجھ پر سوال ہے کہ "آپ تقریریں کیوں نہیں کرتے" (جواب) تقریر سے صرف گفتگو پیدا ہوتی ہے عمل پیدا نہیں ہوتا۔

۱۴۔ مجھ پر سوال ہے کہ "آپ اسلام کے کونسے فرقے میں سے ہیں" (جواب) قرآن میں لکھا ہے کہ فرقہ بند لوگ مشرک ہیں اور ان کو کبھی بخشش نہ ہوگی اس لئے میں کسی فرقے سے نہیں۔ صرف مسلمان ہوں۔

۱۵۔ مجھ سے پوچھا گیا ہے کہ کیا آپ حکومت سے کسی بڑے عہدے کا خواہاں تو نہیں (جواب) نہیں۔

۱۶۔ لوگ پوچھتے ہیں کیا آپ بیت المال بنائیں گے اور کب (جواب) ہاں جب ضرورت ہوگی۔ بیت المال کا ابھی اعلان نہیں کیا لیکن لوگ اس مجوزہ بیت المال میں روپیہ بھیجتے رہتے ہیں وہ جمع ہو جاتا ہے۔

۱۷۔ "کیا آپ اس بیت المال میں سے کچھ خرچ کرتے ہیں" (جواب) نہیں بیت المال کا روپیہ صرف بڑے کاموں میں صرف ہوگا۔

۱۸۔ مجھ پر سوال ہے کیا آپ اس تحریک کی رہنمائی ہمیشہ خود کریں گے (جواب) ہاں جب تک کہ کوئی دوسرا شخص اس کو بہتر طور پر چلانے کا ذمہ نہ لے۔

۱۹۔ مجھ پر اعتراض ہے کہ "آپ کی تحریر میں سختی کیوں ہے" (جواب) پیغمبر اسلام کو خدا نے کہا تھا کہ منافقوں سے سخت ہو جاؤ۔ قرآن اچھے مخاطبوں

کے حق میں تحت ہے اس لئے میں بھی ہوں۔ کل کے مسلمان قرآن پر عمل کرنے سے انکار کرتے ہیں اس لئے ان کو سختی سے بیدار کرتا ہوں۔ جو آج سے مریض [illegible]

۲۰۔ مجھ پر اعتراض ہے کہ خاکسار تحریک مسلمانوں کو سیاست سے روکتی ہے۔ (جواب) خاکسار تحریک میں مسلمان کے سامنے قرآن اور اس کا مذہب پیش کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ جب تک حکومت ہمارے اس مذہب میں مداخلت نہیں کرتی خاکسار قانون وقت کا پابند ہے۔ مسلمان کو اس کا مذہب کافی ہے۔ اس کا مذہب ہی سب سے بڑی سیاست ہے۔

۲۱۔ مجھ پر اعتراض ہے کہ "الاصلاح" میں ایسے مضامین چھپتے ہیں جو دوسرے فرقے کے مسلمانوں پر ناگوار گذرتے ہیں۔ (جواب) خاکسار تحریک کا مدعا سب مسلمان فرقوں کو متحد العمل کرنا ہے "الاصلاح" میں ہر فرقے کے مسلمانوں کے مستقل مضامین چھپیں گے تاکہ ہر دوسرے فرقے کے معتقدات کو مسلمان تحمل [illegible] رواداری سے سنیں اور اپنی رائے [illegible] عقیدے پر مضبوطی [illegible] جب تک [illegible] دوسرے فرقے کی [illegible] اتحاد عمل پیدا نہیں ہو سکتا [illegible] کوئی مضمون ناگوار ہے اس کا معقول رد لکھا جائے "الاصلاح" میں چھپتا رہے گا۔ "الاصلاح" کسی فرقہ [illegible] کی حمایت نہیں کرتا مسلمانوں کا [illegible]

مضمون میں سے جو ابھی سنے ہیں لے لے جو نہیں عقل سے رد کر دے۔

۲۲۔ مجھ سے پوچھا گیا ہے کہ "آپ کی آئندہ تجویز و تدبیر کیا ہوگی"۔ (جواب) [illegible] کو حاصل کرنے کے قابل یقینی طور پر ہونگے حاصل کیا گیا ہے۔ میں پیشگوئی کرنے کے قابل نہیں اور اینٹ جوڑنا گارا جمع کرنے سے پہلے مکان کا نقشہ نہیں بنا سکتا۔ پہلے دیکھونگا کہ مصالحہ کس قدر موجود ہے۔

۲۳۔ مجھ سے پوچھا گیا ہے کہ ختم نبوت کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ جواب: اس سوال [illegible] کسی نبی کے آنے کا قائل نہیں۔ جو مانتا ہے میرے نزدیک منکر اسلام ہے۔

۲۴۔ یہ بھی مشہور کیا گیا ہے کہ میں آگے چل کر نبوت کا دعویٰ کرونگا (جواب) جو لوگ پیشگوئی کرنے اور غیب جانتے ہیں وہ محمد متنبی بلکہ (معاذ اللہ) خدا ہونے کا دعوے کر رہے ہیں۔

۲۵۔ مجھ پر یہ گلہ ہے کہ میں آئندہ چل کر مسلمانوں کے عقائد بدل ڈالونگا۔ (جواب) مجھے کسی مسلمان کے کسی عقیدے سے کسی وقت بحث نہ ہوگی وہ جو عقیدے چاہیں رکھیں لیکن عمل ملکر کریں خاکسار تحریک صرف اتحاد عمل کے لئے ہے اتحاد عقائد کے لئے نہیں۔

یہ اعتراضات ہیں جنکے متعلق مجھے اطلاع ملی ہے شاید کوئی اور اعتراض بھی ہونگے انکو خدا پر چھوڑتا ہوں۔

۸ نومبر ۱۹۳۵ء

عنایت اللہ خان المشرقی

تاریخ و عبرہ

علامہ مشرقی کے سوانح حیات

بانی خاکسار تحریک حضرت علامہ عنایت اللہ خان ایم اے (کینٹب) بی اے آنرز [illegible] ایف اے [illegible] کرائسٹ کالج کیمبرج کے سوانح حیات کے متعلق استفسار [illegible] کہ ہم ان سوانح کو وقتاً فوقتاً شائع کرنے پر [illegible] سوانح حیات جناب [illegible] ایم ایس سی [illegible] کے [illegible]

(از محمد سرفراز خان ایم ایس سی ایل ایل بی)

خاکسار تحریک [illegible] "الاصلاح" کا مقصد [illegible] نہیں ہو سکتا جب تک کہ بانی تحریک کے متعلق یہ نہ بتلایا جائے کہ وہ کون ہے اہل علم حلقے میں علامہ مشرقی کی شہرت اس قدر بین الاقوامی ہو چکی ہے جرمنی فرانس امریکہ اور انگلستان کے بڑے بڑے پروفیسر اور سائنسدانوں نے ان کی [illegible] تذکرہ کو اس صدی کی سب سے بڑی کتاب [illegible] لیکن [illegible] ہندوستان میں اسلام کا یہ فرزند جلیل جب اپنی [illegible] کی سوئی خاک چھانیں اور خاک کی بیلچے میں اور ایک [illegible] سال سے [illegible] اس [illegible] قوم کا وعظ [illegible] کے متعلق کچھ نہیں [illegible] کہ یہ کوئی مولوی ہے جو نیا فتنہ پیدا کر رہا ہے اسمیں کچھ ناشدنی نظر آتا ہے [illegible] وغیرہ [illegible] لوگوں کی ناشناسی کی یہ حالت ہے تو "الاصلاح" [illegible] سوانح [illegible]

پیدائش اور ابتدائی تعلیم

اسلام کا یہ فرزند جلیل [illegible] ۲۵ اگست ۱۸۸۸ء میں پیدا ہوا [illegible] امرتسر کے [illegible] ابتدائی تعلیم [illegible] کے بعد آپ لاہور تشریف لے آئے [illegible] کی عمر [illegible] برس [illegible] میں آپ نے بی اے [illegible] حاصل کیا اس وقت [illegible] کا یہ حال [illegible] ریاضی میں [illegible]

[illegible] برس کی عمر میں ایم اے کی ڈگری

[illegible]

آپ نے [illegible] میں اول رہے بلکہ یونیورسٹی کی [illegible] تاریخ میں پہلی دفعہ [illegible] کلاس یعنی اول درجہ لیا اور ریکارڈ نمبر حاصل کئے۔ [illegible] نے اس کامیابی پر [illegible] کہ کوئی شخص ایسی [illegible] مسلمان [illegible] نہیں جانتے۔

اس [illegible] کامیابی نے آپ کی غیر معمولی ذہانت کی [illegible] [illegible] کی [illegible] کے اخراجات [illegible] ہوئے آپکے والد ماجد نے اپنے خرچ پر آپکو انگلستان بھیجکر دیا۔

انگلستان میں حیرت انگیز اعزازات

ہندوستان میں آپکی تعلیمی زندگی کی داستان [illegible] کامیابی کی داستان تھی انگلستان میں ان شاندار روایات کو اور جلا دی [illegible] [illegible] آپ نے ہندوستانی قابلیت کا [illegible] ۱۹۰۷ء سے لیکر ۱۹۱۲ء تک انگلستان کو [illegible] کے اعتراف سے مجبور ہے۔

[illegible] میں آپ کیمبرج یونیورسٹی کے کرائسٹ کالج میں داخل ہوئے پہلے سال ہی آپ کی قابلیت [illegible] [illegible] وظیفہ حاصل کیا اور فاؤنڈیشن سکالر کا لقب ملا [illegible] ریاضی کے ٹرائی پوس آنرز کا امتحان جو دنیا میں علم حساب کا سب سے بڑا امتحان تسلیم کیا گیا ہے تین سال کی بجائے دو سال ہی میں صرف پاس کیا بلکہ اول درجہ میں رہے اور رینگلر یعنی پہلوان کا خطاب حاصل کیا تمام ہندوستان میں اس وقت رینگلروں کی تعداد شاید ایک درجن سے زیادہ نہیں اور انمیں مسلمان زیادہ سے زیادہ تین یا چار ہیں اس کامیابی پر یونیورسٹی کیطرف سے علامہ موصوف کو ایک اور وظیفہ پہلے سے زیادہ مقدار کا دیا گیا اور آپ "بیلے سکالر" کہلائے۔

اس کامیابی کے بعد آپ صرف دو سال میں بیک وقت ٹرائی پوس آنرز کے دو امتحانات میں شریک ہوئے کسی ٹرائی پوس امتحان کی تمام میعاد تین سال ہوتی ہے چنانچہ دو برس کی قلیل مدت میں چھ سال کا کام کر کے درجہ اول کی کامیابی حاصل کرنا حیرت انگیز امر تھا۔ اس کار نمایاں پر "ڈیلی میل" نے آپکی کامیابی کی خبر ان الفاظ میں شائع کی۔ [illegible] عنایت اللہ خان نے ٹرائی پوس میں بیک وقت کامیابی کا غیر معمولی امتیاز حاصل کیا ہے جو اس سے پیشتر کبھی حاصل نہ ہوا تھا اسطرح پر آپ نے ٹرائی پوس یعنی السنہ شرقیہ (عربی و فارسی) کا ٹرائی پوس درجہ اول میں پاس کر لیا حالانکہ کسی ہندوستانی سے [illegible] اور سائنس [illegible] علم طبیعات میں بی ایس سی کی ڈگری آنرز کے ساتھ حاصل کی اور کالج سے ادبیت کا انعام عطا ہوا۔

۱۹۱۲ء میں آپ نے میکینیکل سائنس ٹرائی پوس یعنی انجنیری کے سب سے بڑے امتحان میں [illegible] اور صرف ایک سال میں بی اے آنرز کی ڈگری حاصل کی

عظمت [illegible] سال کی قلیل مدت میں [illegible] حاصل کر لینا کوئی آسان امر نہ تھا انگلستان کے علمی حلقوں پر [illegible] پر سنسنی پھیل گئی

لندن کے اخبارات

آپکے ان اعزازات کو [illegible] انگلستان کے اہل حلقے [illegible] نظر سے دیکھتے ہیں اسکا کچھ اندازہ حسب ذیل اقتباسات سے ہو سکتا ہے جو اخبارات میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے۔

روزنامہ "سٹینڈرڈ" لندن آپکی کامیابی کے متعلق لکھتا ہے [illegible] ناممکن خیال کیا جاتا تھا کہ پانچ سال کی قلیل مدت میں کوئی شخص [illegible] میں چار اعزاز حاصل کر سکے لیکن بے نظیر ہندوستان کے سپوت عنایت اللہ خان نے اس ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔

روزنامہ "ڈیلی کرانیکل" لندن اپنی اشاعت میں رقمطراز ہے "میکینیکل سائنس ٹرائی پوس کا نتیجہ جو کیمبرج میں کل شائع ہوا عنایت اللہ خان کی کامیابی کو بہترین نظر سے دیکھنا قابل لحاظ ہے دنیا کی تمام اقوام میں عنایت اللہ خان پہلا شخص ہے جس نے چار مختلف اعزاز حاصل کئے [illegible] مسٹر [illegible] لکھتا ہے "[illegible] ہندوستانی سکالر عنایت اللہ خان [illegible] [illegible] کے [illegible] میں سب سے پہلے کیمبرج یونیورسٹی میں شہرت دوام حاصل کی [illegible] کیمبرج ڈیلی نیوز" جامعہ کیمبرج کے نتائج شائع کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ جس کامیاب طلبا کی ایک فہرست شائع ہوئی ہے اسمیں عنایت اللہ خان آف کرائسٹ کالج کا شاندار کارنامہ خاص دلچسپی کا مرکز ہے۔

عنایت اللہ خان ان تمام ہندوستانیوں میں سے جنہوں نے کیمبرج میں تعلیم حاصل کی بازی لے گیا ہے اور اقوام عالم کے افراد میں پہلا بشر ہے جس نے چار مختلف علوم میں انتہائی اعزاز حاصل کئے۔"

انگلستان سے واپسی پر اعزازات

۱۹۱۲ء کے آخر میں ایک بڑی ریاست کے مہاراجہ نے آپکو خاص طور پر مدعو کر کے خواہش ظاہر کی کہ آپ ریاست کی وزارت کو ایک ہزار روپیہ ماہوار کی ابتدائی تنخواہ پر قبول کریں لیکن آپنے شخصی ملازمت کرنے سے انکار کر دیا اور بمبئی پہنچنے کے چند دن بعد سر جارج روس کیپل گورنر سرحد کی طرف سے اسلامیہ کالج پشاور کی وائس پرنسپلی کی دعوت موصول ہوئی۔ خدمت اسلام کا بے پناہ جذبہ آپکو سرحد لے پہنچا اور ۱۹۱۳ء سے ۱۹۱۵ء تک وائس پرنسپل کے فرائض انجام دیتے رہے

حکومت ہند کی نائب وزارت پر تقرری

۱۹۱۵ء میں گورنمنٹ آف انڈیا نے آپکو اچانک ایک ہزار روپیہ ماہوار پر شملہ میں سر جارج اینڈرسن کی جگہ پر بلا لیا اور ۱۹۱۷ء تک آپ نے حکومت ہند کے انڈر سیکرٹری کے عہدے پر [illegible] اب نائب وزارت یعنی عہدہ انڈر سیکرٹری کی میعاد ختم ہونے والی تھی اور سر ایڈورڈ میکلیگن نے جو بعد میں پنجاب کے گورنر ہوا علامہ موصوف کے اس سرمایہ کام کے متعلق وائسرائے ہند کو لکھا کہ عنایت اللہ خان نے حکومت ہند میں انتہائی درجہ کی ذہانت ظاہر کی ہے اور عہدہ وزارت کے کام کو بہادری کا مل [illegible] کیا ہے"۔ چنانچہ ۱۹۱۷ء میں آپکو [illegible] انڈین ایجوکیشنل سروس (آئی ای ایس) کا مستقل عہدہ [illegible] بھیجا گیا۔ یہ تنخواہ [illegible] سروس [illegible] [illegible]

چھبیس برس کی عمر میں سر کا خطاب اور انکار

[illegible]

تذکرہ کی تصنیف اور عالمگیر شہرت

[illegible]

علامہ مشرقی کا پیغام

[illegible]

خاکسار تحریک اور اشارات کی تصنیف

[illegible]

خاکساروں کی ضروریات اور خبریں

خاکسار کی وردی۔ [illegible]

سالار محلہ کی وردی۔ [illegible]

سالار دستہ کی وردی [illegible]

سالار ادارہ کی وردی [illegible]

سالار اعلیٰ کی وردی [illegible]

سالار اکبر کی وردی [illegible]

سالار اعظم کی وردی [illegible]



دہلی میں ... خاکسار سپاہیوں کا عظیم الشان اجتماع — ایک ہزار حاجیوں ...

[illegible]